Postal Reg.No.GDP/001/2016-18

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 65

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ بدر قادیان
The Weekly BADAR Qadian

www.akhbarbadrqadian.in

شمارہ 49

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

7 ربیع الاوّل 1438 ہجری قمری   8 فتح 1395 ہجری شمسی   8 دسمبر 2016ء

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔

حضور انور نے 2 دسمبر 2016 کو مسجد بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ نمبر 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ یَبۡعَثُ لِھٰذِہِ الۡاُمَّۃِ عَلٰی رَأۡسِ کُلِّ مِائَۃِ سَنَۃٍ مَنۡ یُّجَدِّدُ لَھَا دِیۡنَھَا

یہی وقت مسیح موعود کے ظہور کا وقت ہے اور مَیں ہی وہ ایک شخص ہوں جس نے اِس صدی کے شروع ہونے سے پہلے دعویٰ کیا

مَیں ہی وہ ایک ہوں جس نے عیسائیوں اور دوسری قوموں کو خدا کے نشانوں کے ساتھ ملزم کیا

پس جب تک میرے اس دعوے کے مقابل پر انہیں صفات کے ساتھ کوئی دوسرا مدعی پیش نہ کیا جائے

تب تک میرا یہ دعویٰ ثابت ہے کہ وہ مسیح موعود جو آخری زمانہ کا مجدّد ہے وہ میں ہی ہوں

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

(۱) پہلا نشان — قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ یَبۡعَثُ لِھٰذِہِ الۡاُمَّۃِ عَلٰی رَأۡسِ کُلِّ مِائَۃِ سَنَۃٍ مَنۡ یُّجَدِّدُ لَھَا دِیۡنَھَا۔ رواہ ابو داؤد یعنی خدا ہر ایک صدی کے سر پر اِس اُمّت کے لئے ایک شخص مبعوث فرمائے گا جو اُس کے لئے دین کو تازہ کرے گا اور اب اِس صدی کا چوبیسواں سال جاتا ہے اور ممکن نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودہ میں تخلّف ہو۔ اگر کوئی کہے کہ اگر یہ حدیث صحیح ہے تو بارہ صدیوں کے مجدّدوں کے نام بتلاویں۔ اِس کا جواب یہ ہے کہ یہ حدیث علماءِ اُمت میں مسلّم چلی آئی ہے اب اگر میرے دعوے کے وقت اس حدیث کو وضعی بھی قرار دیا جائے تو ان مولوی صاحبوں سے یہ بھی سچ ہے بعض اکابر محدّثین نے اپنے اپنے زمانہ میں خود مجدد ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ بعض نے کسی دوسرے کے مجدّد بنانے کی کوشش کی ہے۔ پس اگر یہ حدیث صحیح نہیں تو انہوں نے دیانت سے کام نہیں لیا اور ہمارے لئے یہ ضروری نہیں کہ تمام مجدّدین کے نام ہمیں یاد ہوں یہ علمِ محیط تو خاصہ خدا تعالیٰ کا ہے ہمیں عالم الغیب ہونے کا دعویٰ نہیں مگر اُسی قدر جو خدا بتلاوے۔ ماسوا اسکے یہ اُمت ایک بڑے حصہ دنیا میں پھیلی ہوئی ہے اور خدا کی مصلحت کبھی کسی ملک میں مجدّد پیدا کرتی ہے اور کبھی کسی ملک میں پس خدا کے کاموں کا کون پورا علم رکھ سکتا ہے اور کون اُس کے غیب پر احاطہ کر سکتا ہے۔ بھلا یہ تو بتلاؤ کہ حضرت آدم سے لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک ہر ایک قوم میں نبی کتنے گذرے ہیں۔ اگر تم یہ بتلا دو گے تو ہم مجدّد بھی بتلا دیں گے۔ ظاہر ہے کہ عدم علم سے عدم شئے لازم نہیں آتا اور یہ بھی اہل سنت میں متفق علیہ امر ہے کہ آخری مجدد اِس اُمت کا مسیح موعود ہے جو آخری زمانہ میں ظاہر ہوگا۔ اب تنقیح طلب یہ امر ہے کہ یہ آخری زمانہ ہے یا نہیں۔ یہود و نصاریٰ دونوں قومیں اس پر اتفاق رکھتی ہیں کہ یہ آخری زمانہ ہے اگر چاہو تو پوچھ کر دیکھ لو۔ مَری پڑ رہی ہے زلزلے آرہے ہیں۔ ہر ایک قسم کی خارق عادت تباہیاں شروع ہیں پھر کیا یہ آخری زمانہ نہیں؟ اور صلحاءِ اسلام نے بھی اس زمانہ کو آخری زمانہ قرار دیا ہے اور چودھویں صدی میں سے بھی تیئیس سال گذر گئے ہیں۔ پس یہ قوی دلیل اِس بات پر ہے کہ یہی وقت مسیح موعود کے ظہور کا وقت ہے اور مَیں ہی وہ ایک شخص ہوں جس نے اِس صدی کے شروع ہونے سے پہلے دعویٰ کیا۔ اور مَیں ہی وہ ایک شخص ہوں جس کے دعوے پر پچیس برس گذر گئے اور اب تک زندہ موجود ہوں اور مَیں ہی وہ ایک ہوں جس نے عیسائیوں اور دوسری قوموں کو خدا کے نشانوں کے ساتھ ملزم کیا۔ پس جب تک میرے اِس دعوے کے مقابل پر انہیں صفات کے ساتھ کوئی دوسرا مدعی پیش نہ کیا جائے تب تک میرا یہ دعویٰ ثابت ہے کہ وہ مسیح موعود جو آخری زمانہ کا مجدّد ہے وہ میں ہی ہوں۔ زمانہ میں خدا نے نوبتیں رکھی ہیں۔ ایک وہ وقت تھا کہ خدا کے سچے مسیح کو صلیب نے توڑا اور اس کو زخمی کیا تھا اور آخری زمانہ میں یہ مقدر تھا کہ مسیح صلیب کو توڑے گا یعنی آسمانی نشانوں سے کفارہ کے عقیدہ کو دُنیا سے اُٹھاوے گا۔ عوض معاوضہ گلہ ندارد۔

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، جلد 22 صفحہ 200 تا 202)

جلسہ سالانہ قادیان

122 واں جلسہ سالانہ قادیان 26، 27، 28 دسمبر 2016ء کو قادیان دار الامان میں منعقد ہوگا۔

احباب جماعت کثرت سے اس جلسہ میں شمولیت فرما کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کے وارث بنیں۔ جزاکم اللہ (ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

میں آپ کو تربیتِ اولاد کی نصیحت کرنا چاہتا ہوں

نیک نمونہ سے اور نیک باتوں کی نصیحت کے ذریعہ اپنی اولاد کو دین کی طرف رغبت دلانا بہت ضروری ہے

اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایم ٹی اے کی نعمت سے نوازا ہے، اس نعمت سے خود بھی استفادہ کریں اور اہل وعیال کو بھی اپنے ساتھ شامل کریں

آپ اپنے اہل خانہ کو پابند کریں کہ وہ دین کے معاملہ میں آپ کی باتیں مانیں، انہیں باقاعدگی کے ساتھ نمازیں پڑھنے اور روزانہ تلاوت کی عادت ڈالیں

پیغام سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بر موقع 29واں سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ ہالینڈ منعقدہ 3 تا 5 جون 2016

مجلس انصار اللہ ہالینڈ کو اپنا 29واں سالانہ اجتماع 3 جون تا 5 جون 2016 بیت النور نن سپیٹ میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ مکرم امیر صاحب جماعت ہالینڈ نے ہالینڈ کا اور مکرم صدر مجلس انصار اللہ ہالینڈ نے مجلس انصار اللہ کا پرچم لہرایا۔ تینوں روز درس قرآن مجید، درس حدیث، اور مختلف علمی وتربیتی موضوعات پر امیر جماعت، صدر مجلس انصار اللہ وعلماء کرام کی تقاریر ہوئیں۔
مہمانوں کے کھانے کے لئے لنگر خانہ جاری کیا گیا۔ مختلف علمی وورزشی مقابلہ جات ہوئے۔ ''اسلام میں مساجد کی تعمیر کی اہمیت'' کے حوالے سے ایک خصوصی نمائش کا بھی اہتمام کیا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اجتماع کے لئے خصوصی پیغام عطا فرمایا تھا جو ذیل میں الفضل انٹرنیشنل 16 ستمبر 2016 کے شکریہ کے ساتھ پیش ہے۔ (ایڈیٹر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

لندن/16-6-2

ھو النّاصر

پیارے انصار بھائیو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میرے لئے یہ امر بہت باعثِ مسرت ہے کہ مجلس انصار اللہ ہالینڈ کو امسال بھی اپنا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کا انعقاد ہر لحاظ سے بابرکت بنائے۔ آمین۔ مجھ سے اس موقعہ پر پیغام بھجوانے کی درخواست کی گئی ہے۔ میں آپ کو تربیتِ اولاد کی نصیحت کرنا چاہتا ہوں۔

یہ دور سائنسی ترقی کا دور ہے۔ نئی سے نئی ایجادات اور سہولیات نے لوگوں کی مصروفیات اور دلچسپیوں کو اپنی گرفت میں لیا ہوا ہے۔ بچے اپنے زیادہ تر اوقات سکولوں اور تعلیمی اداروں میں گزارتے ہیں اور گھروں میں واپس آکر انٹرنیٹ، ٹی وی چینلز، ویڈیو گیمز اور فون وغیرہ کے ساتھ چمٹے دکھائی دیتے ہیں۔ ہر وقت انہی باتوں میں مگن رہنے سے مزاج بگڑ جاتے ہیں۔ اخلاق خراب ہو جاتے ہیں اور دین سے دوری اور عدم دلچسپی کا رجحان پیدا ہوتا ہے۔ ایسے ماحول اور معاشرے میں نیک نمونہ سے اور نیک باتوں کی نصیحت کے ذریعہ اپنی اولاد کو دین کی طرف رغبت دلانا بہت ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایم ٹی اے کی نعمت سے نوازا ہے۔ اس پر میرے خطبات، تقاریر اور کلاسیں وغیرہ آتی ہیں اسی طرح اور بہت سے مفید پروگرام نشر کئے جاتے ہیں جن سے دینی تعلیمات اور عقائد کا پتہ چلتا ہے۔ اس نعمت سے خود بھی استفادہ کریں اور اہل وعیال کو بھی اپنے ساتھ شامل کریں۔ اسی طرح جب آپ اپنے اہل خانہ کی ضروریات اور خواہشات کا خیال رکھتے ہیں تو انہیں بھی اس بات کا پابند کریں کہ وہ دین کے معاملہ میں آپ کی باتیں مانیں۔ انہیں باقاعدگی کے ساتھ نمازیں پڑھنے اور روزانہ تلاوت کی عادت ڈالیں۔ عموماً دیکھا گیا ہے کہ وہ لوگ جو اپنی اولاد کی دنیوی فلاح وبہبود کے ساتھ ساتھ ان کی دینی حالت بہتر بنانے کی بھی فکر کرتے ہیں ان کی اولادیں ان کے لئے ہر پہلو سے قرۃ العین ثابت ہوتی ہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ''اولاد کی خواہش صرف نیکی کے اصول پر ہونی چاہئے ......لوگ اولاد کی خواہش تو کرتے ہیں، مگر نہ اس لئے کہ وہ خادمِ دین ہو بلکہ اس لئے کہ دُنیا میں ان کا کوئی وارث ہو اور جب اولاد ہوتی ہے تو اس کی تربیت کا فکر نہیں کیا جاتا۔ نہ اس کے عقائد کی اصلاح کی جاتی ہے اور نہ اخلاقی حالت کو درست کیا جاتا ہے۔ یہ یاد رکھو کہ اس کا ایمان درست نہیں ہو سکتا جو اقرب تعلقات کو نہیں سمجھتا۔ جب وہ اس سے قاصر ہے تو اور نیکیوں کی امید اس سے کیا ہو سکتی ہے؟'' (ملفوظات جلد اوّل صفحہ 562)

پس اپنی اولاد کی نیک تربیت پر خاص توجہ دیں۔ ان کو نیک نمونہ پیش کریں۔ ابھی چند دنوں تک انشاء اللہ رمضان کا بابرکت مہینہ شروع ہونے والا ہے۔ یہ نیکی اور روحانیت میں ترقی کا بہترین ذریعہ ہے۔ اس میں عبادات اور نیک کاموں کی مشق ہوتی ہے۔ جن پر روزے فرض ہیں اور انہیں کوئی عذر نہیں ہے وہ روزے رکھیں۔ فرض نمازوں اور نوافل کا اہتمام کریں اور دعاؤں پر زور دیں۔ قرآن کریم کی زیادہ سے زیادہ تلاوت کریں۔ بچوں سے قرآن کا دور مکمل کروائیں اور پھر ان نیک باتوں کو رمضان کے بعد بھی جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو عمل کی توفیق دے۔ آمین۔

والسلام خاکسار

مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

10 Years Quality Service 2003-2013
Study Abroad
سٹڈی ابراڈ
• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.
Study Abroad
10 Offices Across India
All Services free of Cost
Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.
About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years
Achievements
• NAFSA Member Association , USA.
Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.
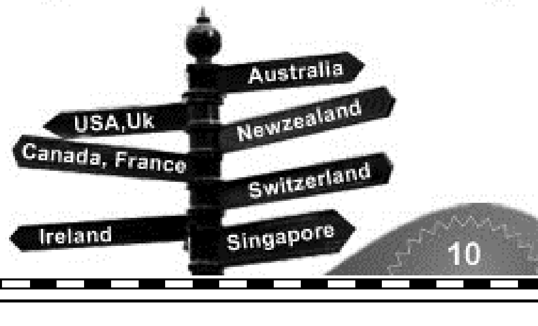

بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں
CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

خطبہ جمعہ

گزشتہ دنوں مَیں کینیڈا کے دورے پر تھا، تقریباً چھ ہفتے کا پروگرام تھا

اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ دورہ ہر لحاظ سے، جماعتی پروگراموں کے لحاظ سے بھی اور غیروں کے ساتھ پروگراموں کے لحاظ سے بھی بابرکت رہا

اللہ تعالیٰ کے فضل سے کینیڈا کی جماعت بھی دنیا کی بہت سی دوسری جماعتوں کی طرح اخلاص و وفا میں آگے قدم بڑھانے والی جماعتوں میں سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نوجوان لڑکے بھی اور لڑکیاں بھی جماعتی کاموں کے لئے آگے بڑھنے کی روح لئے ہوئے ہیں۔ خاص طور پر پریس اور میڈیا کے حوالے سے نوجوانوں نے بہت کام کیا ہے۔ وسیع پیمانے پر تعارف کی کوشش کی ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان کی ان کوششوں کو پھل بھی لگایا۔ لیکن اصل بات یہ ہے کہ یہ خالصۃً اللہ تعالیٰ کا فضل ہوا ہے۔ ان لوگوں نے تو انگلی لگائی تھی اور اللہ تعالیٰ نے اس میں بے انتہا برکت ڈالی۔ بلکہ یہ کام کرنے والے لڑکے خود اعتراف کرتے ہیں کہ ہماری توقعات سے بہت بڑھ کر ہمیں رسپانس ملی ہے

اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہاں تین نئی مساجد بنائی ہیں لیکن دو کا ایسا فنکشن تھا جس میں غیروں کو بلایا گیا تھا۔ پارلیمنٹ میں بھی ایک فنکشن ہوا۔ York یونیورسٹی میں بھی خطاب ہوا۔ ٹورانٹو میں پیس سمپوزیم ہوا۔ کیلگری میں پیس سمپوزیم ہوا جن میں غیروں کے سامنے اسلامی تعلیمات پیش کرنے کا موقع ملا اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر جگہ لوگوں نے اسلامی تعلیمات کی خوبصورتی کا اعتراف کیا

ٹورانٹو میں تین انٹرویوز ہوئے، جن میں ایک گلوبل نیوز ٹورانٹو کا تھا، دوسرا انٹرویو CBC کا تھا جو وہاں کا نیشنل نیوز چینل ہے اسی طرح گلوب اینڈ میل ایک نیشنل اخبار کا انٹرویو ہے

پارلیمنٹ ہِل اور دیگر مختلف پروگراموں کی کسی قدر تفصیل اور ان میں شامل ہونے والے معزز مہمانوں کے تأثرات کا دلچسپ اور روح پرور تذکرہ

کینیڈا کے دورے کے دوران جو مجموعی طور پر میڈیا کی کوریج ہوئی ہے اس میں 32 ٹی وی چینلز نے پانچ زبانوں میں خبریں نشر کیں جن کے ذریعہ چالیس ملین افراد تک پیغام پہنچا۔ مجموعی طور پر چھ زبانوں میں مختلف ریڈیو سٹیشنز پر تیس خبریں نشر ہوئیں اور ان کے ذریعہ سے آٹھ لاکھ لوگوں تک پیغام پہنچا۔ مجموعی طور پر 227 اخبارات میں بارہ مختلف زبانوں میں خبریں اور انٹرویو شائع ہوئے جن کے ذریعہ سے 4.8 ملین افراد تک پیغام پہنچا۔ سوشل میڈیا جو دوسرا میڈیا ہے اس میں الیکٹرانک میڈیا وغیرہ کے ذریعہ 14.6 ملین افراد تک پیغام پہنچا۔ اس طرح وہاں لوگوں کا اندازہ ہے کہ تمام ذرائع اگر ملا لئے جائیں تو مجموعی طور پر ساٹھ ملین سے زائد افراد تک پیغام پہنچا ہے۔ الحمد للہ

پس یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ اس فضل کی ہمیں قدر بھی کرنی چاہئے اور اسے سنبھالنا بھی چاہئے اور خاص طور پر کینیڈا کے احمدیوں کو اس طرف توجہ دینی چاہئے تا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل مزید بڑھیں۔ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہمارے ہر کام میں احمدیت اور حقیقی اسلام کا پیغام پہنچانے کی نیت ہونی چاہئے۔ توحید کو دنیا میں قائم کرنے کی نیت ہونی چاہئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کو دنیا میں لہرانے کی نیت ہونی چاہئے۔ اگر یہ ہوگا تو اللہ تعالیٰ ہمارے کاموں میں برکت بھی عطا فرمائے گا

پیس ویلیج (Peace Village) والے اور ابوڈ آف پیس (Abode of Peace) کے رہنے والے احمدیوں کو خاص طور پر تاکیدی نصیحت کہ وہاں اپنا احمدی ماحول پیدا کریں اور قائم کریں اور زیادہ سے زیادہ کوشش کریں کہ صحیح اسلام کا نمونہ آپ قائم کرنے والے ہوں اور خلافت کے ساتھ جس طرح محبت اور اخلاص کا اظہار وہاں میری موجودگی میں کرتے رہے بعد میں بھی اس میں اضافہ کرنے والے ہوں اور بڑھتے چلے جائیں اور اپنے اصل مقصد کو نہ بھولیں کہ ہم نے اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنا ہے اور اس کی عبادت میں ہمیں کبھی سست نہیں ہونا چاہئے

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 18 نومبر 2016ء بمطابق 18 نبوت 1395 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ - بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ. اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ. اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ.

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ. صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ.

جیسا کہ سب جانتے ہیں گزشتہ دنوں مَیں کینیڈا کے دورے پر تھا۔ تقریباً چھ ہفتے کا پروگرام تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ دورہ ہر لحاظ سے، جماعتی پروگراموں کے لحاظ سے بھی اور غیروں کے ساتھ پروگراموں کے لحاظ سے بھی بابرکت رہا۔ کینیڈا کے جلسہ سالانہ کے بعد وہاں کے جلسہ کے تعلق سے لوگوں کے تأثرات اور انتظامی باتیں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں پر شکر کا ذکر تو میں نے وہیں جلسہ سے اگلے خطبہ میں کر دیا تھا۔ آج جو باقی مصروفیات اور پروگرام رہے ان کا کچھ ذکر کروں گا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے کینیڈا کی جماعت بھی دنیا کی بہت سی دوسری جماعتوں کی طرح اخلاص و وفا میں آگے قدم بڑھانے والی جماعتوں میں سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نوجوان لڑکے بھی اور لڑکیاں بھی جماعتی کاموں کے لئے آگے بڑھنے کی روح لئے ہوئے ہیں۔ خاص طور پر پریس اور میڈیا کے حوالے سے نوجوانوں نے بہت کام کیا ہے۔ وسیع پیمانے پر تعارف کی کوشش کی ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان کی ان کوششوں کو پھل بھی لگایا۔ سیاستدانوں اور حکومتی اہلکاروں سے تو پہلے بھی وہاں تعارف تھا اور اچھے تعلقات بھی تھے۔ ان میں بھی انہوں نے اضافہ کیا۔ لیکن اس دفعہ میڈیا سے تعلق میں واضح فرق نظر آیا۔ اصل بات یہ ہے کہ یہ خالصۃً اللہ تعالیٰ کا فضل ہوا ہے۔ ان لوگوں نے تو انگلی لگائی تھی اور اللہ تعالیٰ نے اس میں بے انتہا برکت ڈالی۔ بلکہ یہ کام کرنے والے لڑکے خود اعتراف کرتے ہیں کہ ہماری توقعات سے بہت بڑھ کر ہمیں رسپانس ملی ہے۔ یا تو یہ کوشش ہوتی تھی کہ پریس میں ہماری کوئی خبر آ جائے، کوئی ذکر آ جائے تا کہ جماعت کا تعارف بھی ہو، اسلام کا تعارف بھی ہو لیکن پریس اور میڈیا بڑے نخرے کیا کرتا تھا۔ یا اس دفعہ یہ حالت تھی کہ میڈیا والے پیچھے پھرتے تھے کہ ہمیں وقت دو۔ ہم نے امام جماعت احمدیہ کا انٹرویو لینا ہے۔ ان سے بات کرنی ہے۔ لیکن وقت کی کمی کی وجہ سے مجبوری تھی اس وجہ سے

میڈیا کے ساتھ جتنا رابطہ یا انٹرویو ہوسکا اتنا ہی ہوسکا۔ باقیوں سے معذرت کرنی پڑی۔ ہماری وہاں جو میڈیا ٹیم ہے ان کو بھی چاہئے کہ جن لوگوں سے معذرت کی گئی تھی اب ان سے تعلق بھی رکھیں اور مل کر بھی معذرت کریں یا تحریری معذرت کریں۔ یہ اگلے رابطوں کے لئے ضروری چیز ہے۔

بہرحال اب میں خلاصۃً مختلف فنکشنز کے بعض تأثرات پیش کرتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہاں تین نئی مساجد بنائی ہیں لیکن دو کا ایسا فنکشن تھا جس میں غیروں کو بلایا گیا تھا۔ پارلیمنٹ میں بھی ایک فنکشن ہوا۔ York یونیورسٹی میں بھی خطاب ہوا۔ ٹورانٹو میں پیس سمپوزیم ہوا۔ کیلگری میں پیس سمپوزیم ہوا جن میں غیروں کے سامنے اسلامی تعلیمات پیش کرنے کا موقع ملا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر جگہ لوگوں نے اسلامی تعلیمات کی خوبصورتی کا اعتراف کیا۔

پہلے مَیں مختصراً ٹورانٹو میں میڈیا کوریج کا ذکر کر دیتا ہوں۔

ٹورانٹو میں تین انٹرویوز کے علاوہ جو خصوصی مصروفیت تھی، وہ یونیورسٹی کا ایڈریس ہے۔ اس کا ذکر تو آگے آ جائے گا۔ جو تین انٹرویو ہوئے ان میں ایک گلوبل نیوز ٹورانٹو کا تھا۔ یہ کینیڈا کا ایک مشہور نیوز نیٹ ورک ہے اور یہ انٹرویو نشر کیا گیا اور تقریباً تین لاکھ افراد نے دیکھا۔ اور جب تک یہ رپورٹ آئی ایک لاکھ افراد اس کو آن لائن بھی دیکھ چکے ہیں۔

اسی طرح دوسرا انٹرویو سی۔ بی۔ سی (CBC) کا تھا جو وہاں کا نیشنل نیوز چینل ہے اس کا ایک بہت مشہور جرنلسٹ، چیف کارسپانڈنٹ پیٹرز مین برج ہیں۔ انہوں نے انٹرویو لیا۔ لیا تو یہ پہلے گیا تھا لیکن دو ہفتے بعد انہوں نے اپنے پروگرام میں دیا اور تقریباً آدھے گھنٹے کا یہ پروگرام تھا جو نیشنل ٹیلیویژن پر دکھایا گیا۔ جیسا کہ میں نے کہا یہ وہاں کے سب سے سینئر جرنلسٹ ہیں اور بڑے اہم سمجھے جاتے ہیں۔ اسلام کے بارے میں، دنیا کے حالات کے بارے میں، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے بارے میں اور آجکل جو شدت پسندوں نے اسلام کو بدنام کیا ہوا ہے اس کے بارے میں بہت ساری باتیں ہوئیں جس کا کچھ حصہ انہوں نے دیا اور کچھ نہیں۔ لیکن بہرحال ایک اچھی کوریج ہو گئی تھی۔

اسی طرح گلوب اینڈ میل ایک نیشنل اخبار ہے۔ یہ جو پہلے میں نے انٹرویو کا ذکر کیا ہے جو سی۔ بی۔ سی (CBC) کا تھا اس سے ان کا اندازہ ہے کہ دس ملین کینیڈین افراد تک پیغام پہنچا۔ اور یُوٹیوب چینل پر بھی آیا اس کے ذریعہ سے بھی ایک ملین افراد تک خبر پہنچی۔ اور پھر اخبار کے ذریعہ سے جس میں بڑی تفصیلی خبریں شائع ہوئیں۔ پھر یونیورسٹی میں لیکچر تھا۔ اس لیکچر کے حوالے سے اخبارات اور رسائل نے خبر دی۔ اور اس کی کوریج بھی تقریباً پانچ لاکھ افراد تک ہوئی۔

اب میں اگلے پروگرام کا ذکر کرتا ہوں۔ جلسے کے بعد پہلا پروگرام آٹوا میں ہوا جو اُن کا کیپیٹل ہے وہاں پارلیمنٹ میں تقریباً سارا دن پروگرام رہا۔ مختلف مصروفیات رہیں۔ لوگوں سے ملنا جلنا رہا۔ وزیر اعظم سے علیحدہ ملاقات بھی ہوئی۔ پھر ان کے کچھ وزراء کے ساتھ بڑے اچھے ماحول میں بیٹھ کے ملاقات ہوئی۔ اور ان کا جو تعاون ہمیشہ جماعت کے ساتھ رہا ہے اس کا شکریہ بھی میں نے ادا کیا۔

پھر وہاں پارلیمنٹ ہاؤس کے ایک ہال میں جو تقریب تھی اُس میں وہاں کینیڈین گورنمنٹ کے چھ وزیر شامل ہوئے۔ ستاون ((57 نیشنل ممبران پارلیمنٹ شامل ہوئے۔ گیارہ مختلف ممالک کے ایمبیسیڈرز شامل ہوئے اور امریکہ کی ایمبیسی کے فرسٹ سیکرٹری اور لیبیا کی ایمبیسی کے نمائندگان شامل ہوئے۔ صوبہ اونٹاریو کے منسٹر بھی موجود تھے۔ تیس سے زائد اہم شخصیات پروگرام میں شامل ہوئیں جس میں چیف آف سٹاف اور منسٹرز شامل تھے۔ پھر evangelical fellowship کے ڈائریکٹر تھے۔ کینیڈین ریڈ کراس کے چیف کمیونیکیشن آفیسر شامل تھے۔ آر۔ سی۔ ایم۔ پی کے اسسٹنٹ کمشنر شامل تھے۔ یونیورسٹی آف آٹوا کے اور کارلٹن یونیورسٹی (carleton university) کے پروفیسر شامل تھے۔ بعض dean اور وائس پریذیڈنٹ بھی تھے۔ کینیڈین کونسل فار مسلم کے ڈائریکٹر شامل تھے۔ یُو ایس گورنمنٹ کے نمائندگان اور بعض think tank کے ممبر شامل تھے۔ گویا وہاں ان لوگوں کی ایک بڑی اچھی gathering تھی جو اپنے آپ کو دنیا کے معاملات چلانے والا سمجھتے ہیں۔ وہاں اسلام کی تعلیم کی روشنی میں بیان کرنے کا موقع ملا اور اسی طرح جو اِن کا کردار ہے اور یہ لوگ جو دوعملی دکھاتے ہیں اس کو بھی میں نے واضح کیا کہ صرف مسلمانوں پہ الزام نہ دو بلکہ تمہارے اپنے جو کام ہیں ان کی طرف بھی دیکھو اور تم لوگوں کی وجہ سے بعض دفعہ دنیا میں بعض فساد پیدا ہوئے ہیں۔

بہرحال بعد میں اس کے جو تاثرات تھے وہ پیش کرتا ہوں۔

ممبر پارلیمنٹ ہیں جوڈی سیگرو (Judi Sgro)۔ انہوں نے کہا کہ امام جماعت کا یہ خطاب ان نصائح سے پُر تھا کہ ہم کس طرح تیسری جنگ عظیم سے بچ سکتے ہیں۔ یہ بالکل واضح تھا کہ ہمیں اس تباہی سے بچنے کے لئے ایک دوسرے سے تعاون اور محنت کی ضرورت ہے۔ یہ کہتی ہیں کہ یہ پیغام جو اس وقت دیا گیا یہ ساری دنیا تک پہنچانے کی ضرورت ہے۔

پھر ایک ممبر پارلیمنٹ کیون وا (Kevin Waug) ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مختصر الفاظ میں بہت سے عناوین پر روشنی ڈالی۔ میں خاص طور پر اس بات سے متاثر ہوں کہ امام جماعت نے اپنے خطاب میں قرآن کریم کے بہت سے حوالہ جات پیش کئے۔ یہ امر خاص طور پر مجھ جیسے شخص کے لئے جس کا دینی علم بہت کم ہے نہایت خوشکن تھا۔ اس سے میرے علم میں بھی اضافہ ہوا۔

ہر ایک نے اپنی اپنی سوچ کے مطابق بیچ میں سے پوائنٹ نکالے اور تبصرے بھی کئے۔

اسی طرح اسرائیلی سفیر بھی وہاں موجود تھے۔ یہ کہتے ہیں کہ امن کے لئے اہم پیغام تھا اور یہ کہ تمام مذاہب کو کس طرح ایک دوسرے کی عزت کرنی چاہئے۔ کہتے ہیں کہ آج اسلام کے بارے میں میری سوچ بدل گئی ہے اور اس کی قدر دانی بھی بڑھ گئی ہے۔ اس خطاب کو شائع کرنا چاہئے اور زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچانا چاہئے۔ اور اگر لوگ اس پیغام کی پیروی کریں تو دنیا کے گھمبیر سے گھمبیر مسائل بھی حل ہو سکتے ہیں۔ مجھے اس خطاب میں برداشت کا پہلو بہت پسند آیا اور یہ کہ تمام لوگوں کے حقوق ادا کئے جانے چاہئیں، چاہے وہ مسلمان ہوں یا یہودی ہوں، سب کے حقوق ادا ہونے چاہئیں۔

پھر سینیئر امیگریشن جج اور وہاں جو 'سر ظفر اللہ خان ایوارڈ' دیا جاتا ہے، اس سال اس کے حاصل کرنے والی لوئس آربر (Louise Arbour) نے اپنے خیال کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ نہایت صاف زبان میں امام جماعت نے ہماری کمیوں اور کمزوریوں کی طرف توجہ دلائی اور ساتھ ساتھ مغربی معاشرے کے مسائل پر بھی روشنی ڈالی اور یہ کہ بعض دفعہ ان کے عملوں میں منافقت نظر آتی ہے اور اقلیتوں کے حقوق ادا نہیں کرتے۔

پھر ممبر پارلیمنٹ راج سینی (Raj Saini) نے کہا کہ اسلام کے بارے میں بتایا کہ امن پسند مذہب ہے اور جو مسلمان اس امن کے پیغام کی پیروی نہیں کرتے وہ سچے مسلمان نہیں۔

اس طرح پارلیمنٹ کے ایک ممبر ماجد جواہری ہیں۔ غالباً کسی عرب ملک سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ ہم نے آج پیغام میں سنا کہ دنیا میں قیام امن کس طرح ہوسکتا ہے؟ یہ ایک بہت بڑا چیلنج ہے اور اس کو ہم نے مل جل کر حل کرنا ہے۔ اور بھی بہت سے چیلنج ہیں جیسے معاشی بحران، دہشتگردی۔ ان سب کے لئے ہمیں سخت محنت اور مل کر کام کرنے کی ضرورت ہے۔

کرسٹی ڈنکن (Kirsty Duncan) صاحبہ ممبر پارلیمنٹ ہیں اور سائنس کی وزیر بھی ہیں۔ یہ کہتی ہیں کہ ایک بات جو خاص طور پر میرے دل کو لگی وہ یہ (ان سے ویسے بھی باتیں ہوتی رہی تھیں۔ یہ ذاتی تبصرہ انہوں نے کیا) کہ ایک بار جو دوست بن جائے وہ ہمیشہ کے لئے دوست ہو جاتا ہے۔ خطاب میں کئی پہلو بیان کئے مثلاً عدل و انصاف، امن، نوجوان، اقوام متحدہ اور ہم سب کو مل کر انسانیت کی بہتری کے لئے کوشش کرنا۔ کہتی ہیں کہ احمدیہ جماعت میرے لئے ایک مہربان فیملی کی طرح ہے۔

اسی طرح ممبر پارلیمنٹ نکولا ڈی اوریو (Nicola Di Iorio) نے اپنے خیال کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ بڑی اچھی تقریر تھی جس میں تمام دنیاوی مسائل کو اختصار کے ساتھ پیش کیا۔ آپ نے مذہب کے پس منظر میں دنیا کے مسائل پر روشنی بھی ڈالی۔ جماعت احمدیہ ایک زبردست جماعت ہے اور مذہبی تنظیموں کے لئے ایک مثال ہے۔ آپ نے ہمیں اس طرف متوجہ کیا کہ مذہبی معاملات میں برداشت ہونی چاہئے اور یہ کہ جارحیت کا نتیجہ مزید جارحیت ہی ہوتا ہے۔ اگر ہم برداشت جیسی ایک صفت کو ہی اختیار کرلیں تو ہم ایک بڑی تبدیلی لا سکتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ میرا خیال تھا کہ امام جماعت احمدیہ یہاں آئیں گے اور رسمی قسم کی باتیں کر کے چند الفاظ شکر گزاری کے ادا کر کے بیٹھ جائیں گے۔ لیکن جو خطاب ہوا تو کہتے ہیں کہ شاید ہی میں نے اس سے بہتر کوئی ایڈریس سنا ہو۔ انہوں نے تمام مسائل پر روشنی ڈالی جن کا تمام دنیا کو سامنا ہے۔ جیسے آب و ہوا میں تبدیلی، اقتصادی مسائل، خانہ جنگی۔ بنیادی وجہ ناانصافی بھی بیان کیا۔ دور حاضر کے مسائل کے حل بھی بیان کئے۔ اور یہ بھی کہا کہ مذہبی معاملات میں مداخلت نہیں کرنی چاہئے۔ یہ بھی کہا کہ اسلحے کی خرید و فروخت نہیں ہونی چاہئے جو مغربی ممالک کرتے ہیں۔ کہتے ہیں مجھے اس پروگرام میں شامل ہو کر بیحد خوشی ہوئی کہ کسی امن پہ بات کرنے والے کو سنا۔ کہتے ہیں یہ جس طرح تمام دنیا کو اسلام سے متعارف کرا رہے ہیں یہی اصل طریقہ ہے۔

جرمن سفیر ورنر وینٹ (Werner Wnendt) نے کہا کہ امام جماعت احمدیہ نے مستقبل کی تصویر کشی کی ہے۔ ہم سب بھی ایسا ہی پُرامن مستقبل چاہتے ہیں۔ ان کے خطاب سے ہمیں پتا چلا کہ اسلام پُرامن مذہب

کلامُ الامام

"زندہ نبی وہی ہوسکتا ہے جس کے
برکات اور فیوض ہمیشہ کیلئے جاری ہوں۔"

(ملفوظات جلد 4، صفحہ 629)

طالبِ دُعا: سکینہ الہ دین صاحبہ، اہلیہ مکرم سلطان محمد الدین صاحب آف سکندر آباد

کلامُ الامام

"تم اس بات کو کبھی مت بھولو کہ
خدا تعالیٰ کے فضل و کرم کے بغیر جی ہی نہیں سکتے۔"

(ملفوظات جلد 4، صفحہ 616)

طالبِ دُعا: الہ دین فیملیز، انکے بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

ہے اور ہم سب یورپ میں آنے والوں کے ساتھ مل کر رہ سکتے ہیں۔اس تقریر کا سب سے اہم پیغام یہ تھا کہ ہم سب کو دنیا کی بہتری کے لئے کوشش کرنی ہوگی اور اس بات کو یقینی بنانا ہوگا کہ عوام الناس کو انفرادی طور پر اپنی زندگیاں گزارنے کی اجازت ہو۔

یہ بھی مَیں نے کہا تھا کہ حکومتوں کو مذہب کے معاملے میں دخل اندازی نہیں کرنی چاہئے اور بھی بعض مسائل ہیں حجاب ہے یا مسجدیں ہیں تو اس قسم کی چیزوں کے بارہ میں یورپ میں سوال اٹھتے رہتے ہیں۔ یہ ایسے سوال ہیں جو فتنہ پیدا کریں گے۔

اسی طرح ایک چیف امام اور سکالر محمد جبار جو غالباً کسی عرب ملک سے ہیں۔ وہاں ایک مسجد کے امام ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں ایک سنی امام ہوں اور مجھے یہ کہنے میں کوئی ہچکچاہٹ نہیں کہ اس تقریر نے دنیا میں قیام امن کی بنیاد رکھی ہے۔اس تقریر کی آج دنیا کو اشد ضرورت ہے۔امام جماعت کی تقریر حکمت سے پُرتھی کیونکہ آپ نے کسی ایک فریق پہ الزام نہیں لگایا بلکہ یہ کہا کہ دنیا کی بے چینی تمام گروہوں کی کمزوریوں کی وجہ سے ہے۔ہمیں اپنی کمزوریوں اور خامیوں کو قبول کرنا چاہئے اور پھر بہتری کی طرف قدم اٹھانا چاہئے۔ اس میں آپ نے اس اسلامی تعلیم کی طرف توجہ دلائی کہ کوئی انسان غلطیوں سے پاک نہیں ہے۔ کہتے ہیں بڑا اچھا خطاب تھا اور وہ سب مضمون بیان ہوئے جن کی ضرورت تھی اور قانون ساز لوگوں کو متبادل حل بھی بتائے۔ پھر یہ کہتے ہیں کہ اسلامی نظریے کو نہایت خوبصورت رنگ میں پیش کیا اور بہت سے مشکل پہلوؤں کو اس خوبصورت انداز میں بیان کیا کہ لوگوں کے جذبات کو بھی ٹھیس نہ پہنچے۔

پھر ایک مہمان گارنیٹ جینس (Garnett Genuis) کہتے ہیں کہ پیغام بہت اچھا تھا کہ کس طرح مذہب اور مذہبی رہنما معاشرے میں قیام امن اور عصر حاضر کے مسائل حل کر سکتے ہیں۔ یہ بات بھی اجاگر کی کہ کس طرح اسلحہ کی خرید و فروخت کو کنٹرول کر کے ہم ایک دوسرے کے ساتھ امن سے رہ سکتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ عموماً ہم ایک دوسرے پر الزام تراشی کرتے رہتے ہیں لیکن امام جماعت نے وضاحت کی کہ کس طرح مغرب اور دوسرے ممالک اپنے اپنے کردار ادا کرتے ہوئے دنیا کی حالت بہتر بنا سکتے ہیں۔

ایک سکھ مہمان نے کہا کہ ایک مغربی پارلیمنٹ میں آ کر کہا کہ دنیا کی بے چینی میں مغربی ممالک کا بھی ہاتھ ہے۔مثلاً انہوں نے اس بات پر بھی روشنی ڈالی کہ جو اسلحہ مغربی ممالک بیچتے ہیں وہ دہشت گردوں کے ہاتھ میں کیسے پہنچ جاتا ہے۔اس بات کو بھی واضح کیا کہ جو کینیڈین لوگ دہشتگردی کے لئے جاتے ہیں ان میں سے بیس فیصد خواتین ہوتی ہیں اور وہ آنے والی نسلوں کو بھی اس رنگ میں رنگین کر دیں گی۔ کہتے ہیں کہ میں نے اس بارے میں کبھی نہیں سوچا تھا۔ کہتے ہیں یہ بات بھی مجھے اچھی لگی کہ انہوں نے قرآن کے حوالے سے بھی بات کی کہ ہمیں اپنے عہد اور امانتیں پوری کرنے کی ضرورت ہے اور بڑے خوبصورت انداز میں یہ کہا کہ حکومت بھی ایک امانت ہے اور حکومتی عہدیداران کو اپنے ان عہدوں کو کماحقہٗ ادا کرنا چاہئے۔ پھر تبصرہ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ امام جماعت نے یہ بھی کہا کہ مسلمان علماء نے عوام کو گمراہ کیا ہے اور اس وجہ سے فساد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ مغربی ممالک کو بھی چیلنج کیا کہ وہ اس بات کے دعویدار ہیں کہ وہ آزادئ ضمیر اور آزادئ حقوق کو قائم کرتے ہیں۔ اس لئے اب ان کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے ان دعووں پر عمل کر کے دکھائیں اور مذہبی امور میں مداخلت نہ کریں جیسے حجاب پر پابندی یا عبادتگاہوں پر پابندی۔ کہتے ہیں بڑے عمدہ طریقے سے مغرب کو توجہ دلائی۔

یہ چند مثالیں میں نے دی ہیں۔ اس طرح کے بیشمار تبصرے منسٹروں کے بھی اور دوسروں کے بھی تھے۔

اسی طرح پارلیمنٹ ہِل میں جو فنکشن تھا اس کی جو میڈیا کوریج ہوئی۔ ایک تو پہلے خود وزیر اعظم صاحب نے اپنے ٹویٹ اکاؤنٹ پر لکھا کہ مجھے آج آٹوا میں جماعت احمدیہ کے خلیفہ مرزا مسرور احمد سے مل کر خوشی ہوئی اور ساتھ انہوں نے تصویر بھی دی اور پھر یہ ٹویٹ چلتی رہی۔ اسی طرح اس سارے فنکشن کی خبر کی اخباروں کے ذریعے سے جو کوریج تھی یہ مختلف ذریعوں سے تقریباً ساڑھے چار ملین افراد تک پہنچی ہے۔

اسی طرح ٹورانٹو میں ایوان طاہر میں ایک پیس سمپوزیم تھا جس میں 614 غیر از جماعت اور غیر مسلم مہمان شامل ہوئے جن میں مختلف علاقوں کے میئرز، کونسلرز، اخبارات کے صحافی، ڈاکٹرز، پروفیسرز، ٹیچرز، وکلاء اور زندگی کے مختلف طبقات سے تعلق رکھنے والے لوگ شامل تھے۔

presbyterian church کے پادری پیس سمپوزیم سن کے کہتے ہیں کہ آج امام جماعت کے خطاب سے مجھے بڑا اثر ہوا کیونکہ یہ پیغام امن، محبت اور امید کا پیغام تھا جس کا رنگ و نسل، شرق و غرب یا کسی خاص وقت یا جگہ سے تعلق نہیں بلکہ تمام دنیا کے لئے تھا۔ اس خطاب کی اہمیت یہ بھی ہے کہ دنیا میں بہت سی غلط فہمیاں اور خوف و ہراس پھیلا ہوا ہے۔ لیکن آج کے پیغام میں یہ بات واضح تھی کہ ہمارے درمیان مشترک چیزیں زیادہ ہیں اور اختلاف کی باتیں کم۔ یہ ایک بہت بڑی خوشخبری ہے جسے لوگوں کو سننے کی ضرورت ہے۔

ایک مہمان گریگ کینیڈی (Greg Kennedy) جن کی بہن نے حال ہی میں اسلام قبول کیا ہے، کہتے ہیں کہ میں آج اپنی بہن کے ساتھ آیا ہوں کیونکہ اس نے ماضی قریب میں اسلام قبول کیا ہے اور ہم دیکھنا چاہتے تھے کہ جماعت احمدیہ کی کیا تعلیمات ہیں اور امام جماعت کا پیغام سن کر میری خوشی کی انتہا نہ رہی کہ میری بہن اتنی محبت کرنے والے اور ساتھ دینے والے اور لوگوں کی خدمت کرنے والے لوگوں میں شامل ہوئی ہے۔ جو باتیں میں نے آج سیکھی ہیں میں ان سے بہت خوش ہوں۔ اس پِیس سمپوزیم میں بھی میں نے امن کے ساتھ جماعت کی دنیا میں جو خدمات ہیں ان کا بھی ذکر کیا تھا۔

اسی طرح ایک محمد الحلاواجی (Muhammad al halawaji) صاحب جو پارلیمنٹ میں تھے اور نائل ایسوسی ایشن کے صدر ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ آج کا پیغام نہایت واضح تھا کہ ہم سب کو محبت کے ساتھ رہنا چاہئے اور ہمیں کسی سے نفرت کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر ہم ایک دوسرے سے نفرت کرتے رہیں گے تو امن قائم نہیں ہو سکتا۔ کہتے ہیں کہ جب میں نے پارلیمنٹ میں امام جماعت کا خطاب سنا تو مجھے یقین نہیں آ رہا تھا کہ پارلیمنٹ میں اس طریق پر کوئی مسلمان رہنما اس طرح خطاب کر سکتا ہے۔ خوف کی کوئی جھلک نظر نہیں آئی اور نہایت نڈر طریق پر اپنی تقریر کی اور لوگوں کو یقین ہو گیا کہ یہی اسلام کا صحیح اور سچا پیغام ہے۔ جو جنگیں ہو رہی ہیں ان کے پیچھے کچھ لوگ ہیں جو اس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ اور پھر کہتے ہیں آج کے خطاب میں بھی ’’محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں‘‘ کے حوالے سے بات کی اور یہی ہمارا لائحہ عمل ہونا چاہئے اور یہی سچ ہے۔

پھر زمیتا (Zumita) کمیٹی کے ممبر ابو یوسف صاحب ہیں۔ کہتے ہیں آج جو میں نے سنا اور دیکھا اس سے میں بہت متأثر ہوا۔ امام جماعت نے اپنے خطاب میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت سی مثالیں پیش کیں اور ہمیں توجہ دلائی کہ ہمیں ان پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ امام جماعت احمدیہ نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ سے یہ بھی ثابت کیا کہ انہوں نے جبراً کبھی بھی کسی کو اسلام میں داخل نہیں کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کس طرح تمام انسانیت کی خدمت کی۔ قرآن کریم کے حوالے سے بھی اسلامی تعلیم پر روشنی ڈالی جیسا کہ قرآن کریم میں آتا ہے۔ لَاۤ اِکۡرَاہَ فِی الدِّیۡنِ۔ اور کس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عیسائی، یہودی، ہندو یا کسی بھی مذہب کے ماننے والے کو ان کے حقوق دیئے اور توجہ دلائی کہ بحیثیت انسان ہم سب ایک ہیں۔

پھر تیسرا فنکشن یارک یونیورسٹی میں ہوا۔ اور اس یارک یونیورسٹی کا شمار کینیڈا کی بڑی یونیورسٹیوں میں ہوتا ہے۔ اس میں گیارہ فیکلٹیز ہیں اور اس کا جو مین کیمپس ہے اس میں ترپّن ((53 ہزار سے زائد طلباء تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اس یونیورسٹی میں اساتذہ کی تعداد سات ہزار کے قریب ہے۔ اس یونیورسٹی سے اب تک تین لاکھ کے قریب طلباء تعلیم سے فارغ ہو چکے ہیں۔ مَیں نے چانسلر سے پوچھا تھا۔ انہوں نے کہا کہ یہ کینیڈا کی تیسری بڑی یونیورسٹی ہے۔

اس تقریب میں ایک دوست شامل ہوئے کیٹ کوریئر (Cat Courier) صاحب جو یونیورسٹی آف ٹورانٹو کے Indigenous ایلڈر ممبر ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ آج کا دن ایک تحفہ تھا۔ ایسی باتیں سن کر بہت لطف آیا کہ ہم سب مل کر دنیا کے امن کے لئے کام کر رہے ہیں جو پرانے مقامی لوگ ہیں ان لوگوں کے بھی حقوق مارے گئے ہیں۔ کم از کم یہ ان کا خیال ہے کہ حکومت کو جو ہمارے ساتھ کرنا چاہئے تھا، ان کا وہ حق ادا نہیں ہو رہا۔ تو کہتے ہیں کہ جو بات مجھے خاص طور پر پسند آئی وہ یہ تھی کہ امام جماعت احمدیہ نے جو کچھ بھی کہا وہ دل کی گہرائی سے کہا۔ جب کوئی سچائی کی باتیں دل سے کرتا ہے تو ہمیشہ یادگار رہتی ہیں۔ وہ دنیا کی دوسری طرف سے آ کر وہی پیغام پیش کر رہے ہیں جسے ہم پسند کرتے ہیں۔

اور پھر اسی طرح ایک طالبہ شیرل کریس (Sheryl Cress) جو تھیں۔ یہ کہتی ہے کہ بہت اچھا موقع تھا جس میں ہم سب کو اسلام کی بعض حقیقی تعلیمات کا پتا لگا۔ اب مجھے اسلام کا کچھ علم حاصل ہو گیا ہے۔ اب میں صرف گمان پر نہیں چل رہی بلکہ امام جماعت نے امن کے حوالے سے خوب اچھی باتیں کی ہیں۔ یہ باتیں خاص طور پر تعریف کے لائق ہیں کہ امام جماعت نے سمجھایا کہ ہم میں بہت ساری باتیں تعلیمات کے حوالے سے ملتی جلتی ہیں اور یہ مجھے بہت اچھا لگا کہ ہماری اور آپ کی یعنی جماعت کی بنیادی اقدار ایک ہی ہیں۔

ایک دوسری یونیورسٹی کے جرنلزم ڈیپارٹمنٹ کے پروفیسر نے اپنے سارے سٹوڈنٹ وہاں لیکچر سننے کے لئے بھیجے ہوئے تھے۔ ایک خاتون صحافی یوسرا لبارانی (Yousar Albrani) کہتی ہیں کہ یہ بات مجھے بہت پسند آئی کہ امام جماعت نے آپس میں صلح کے ساتھ رہنے کے بارے میں بتایا۔ ایک جرنلسٹ ہونے کے لحاظ سے میں اکثر امن اور عورتوں کے حقوق کے بارے میں لکھتی ہوں۔ لیکن جب ایک مذہبی لیڈر اس بارے

ارشاد حضرت امیر المومنین

’’ہمارا پہلا اور سب سے بڑا فرض جو بنتا ہے
وہ یہ کہ خدا تعالیٰ سے تعلق میں بڑھیں اور اسے مضبوط کریں۔‘‘
(خطبہ جمعہ فرمودہ 25 ر مارچ 2016)

طالبِ دُعا: بشیر احمد مشتاق (صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

ارشاد حضرت امیر المومنین

’’ہر ایسی چیز جو اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے وہ منکر ہے، جب تک کل
اخلاق رذیلہ کو نہ ترک کیا جاوے تزکیہ نفس حاصل نہیں ہو سکتا ہے۔‘‘
(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 11 ر مارچ 2016)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین ہنگل باغبانہ، قادیان

میں بات کرے تو وہ ایک خاص اہمیت رکھتی ہے۔ امام جماعت نے بڑی وضاحت سے اسلامی دنیا کے مسائل کو بیان کیا کہ ان کے پیچھے دوسری حکومتوں کا ہاتھ ہے۔ یہ سن کر بہت اچھا لگا کہ امام جماعت جب دنیا کے حالات کے بارے میں پڑھتے ہیں تو انہیں دکھ ہوتا ہے۔

پھر ایک پادری صاحب کہتے ہیں کہ جو باتیں قرآن کریم سے پیش کیں وہ نہایت آسان زبان میں سمجھ آ گئیں اور یہ بات خاص طور پر مجھے پسند آئی کہ دنیا میں جو مختلف جنگیں ہو رہی ہیں وہ کسی خاص طاقت کی مدد یا اس کی سرپرستی میں ہو رہی ہیں اور اگر بڑی حکومتیں امداد کرنا چھوڑ دیں تو یہ سب کچھ ختم ہو سکتا ہے۔

پھر ہم سسکاٹون (Saskatchewan) گئے تھے۔ وہاں بھی کچھ پریس کانفرنسیں ہوئیں۔ جماعتی پروگرام بھی تھے۔ غیروں کے ساتھ پروگرام تو نہیں تھا لیکن وہاں بھی مختلف ریڈیو اور پریس کے ذریعہ سے مجموعی طور پر تقریباً 1.78 ملین لوگوں تک پیغام پہنچا۔

پھر مسجد محمود رجائنا کا افتتاح تھا۔ وہاں بھی جمعہ کے بعد شام کو مسجد کے حوالے سے ہی ایک ہوٹل میں ریسیپشن تھی جس میں دو سو مہمان شامل ہوئے۔ اس میں سسکاٹون (Saskatchewan) صوبہ کے وزیر اعلیٰ، نائب وزیر اعلیٰ، رجائنا سٹی کے میئر، منسٹر برائے پبلک سیفٹی، اپوزیشن کے ڈپٹی ہاؤس لیڈر، قریبی شہروں کے موجودہ اور سابق میئرز، یونیورسٹی آف سسکاٹون کے صدر اور نائب صدر، یونیورسٹی آف رجائنا کے ریلیجس سٹڈیز کے ڈیپارٹمنٹ کے ہیڈ، پروفیسرز، پادری، پولیس چیف اور دیگر شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے مہمان شامل ہوئے۔

مذاہب عالم کے ایک پروفیسر صاحب رجائنا کی مسجد کے افتتاح کے موقع پر ایڈریس سننے کے بعد کہتے ہیں کہ نہایت پُر معارف اور دلکش خطاب تھا۔ ان تمام خطابات میں سے نمایاں تھا جو میں نے مذاہب عالم کے پروفیسر کے طور پر سنے ہیں۔ امام جماعت کی جو بات مجھے بہت اچھی لگی وہ آپ کا واضح اور قابل عمل پیغام تھا کہ اگر دنیا میں سب امن چاہتے ہیں تو یہ ان غریبوں کو نظر انداز کر کے نہیں حاصل ہو سکتا جو تکالیف میں مبتلا ہیں۔ میرے خیال میں یہ پیغام بہت ہی واضح تھا۔ پھر کہتے ہیں کہ میرے خیال میں موجودہ حالات کے پیش نظر جبکہ دنیا کے مسائل کے اسلامی حل پر لوگ کچھ غلط فہمیوں میں الجھے ہوئے ہیں، ان کا پیغام بہت ضروری ہے یعنی جو مَیں نے کہا۔ کہتے ہیں کہ انہوں نے ان خدشات کو دور کرنے کا ذمہ لیا اور ان کا پیغام ہمارے اس ملٹی کلچرل اور ملٹی ریلیجس سوسائٹی میں باہمی تعاون، اتفاق اور احترام کو ترویج دینے کے لئے بہت اہم تھا۔

پھر لیجسلیٹو اسمبلی سسکاٹون (Saskatchewan) کے ممبر پال میری مین (Paul Merryman) ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ سیاسی اور دنیاوی فنکشنز مختلف ہوتے ہیں۔ وہاں پر لوگ زور لگا کر اپنے خیالات کو ظاہر کرتے ہیں اور لوگوں پر اثر ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن امام جماعت احمدیہ میں کوئی ایسی بات نظر نہیں آئی۔ مجھے لگا کہ وہ بہت ہی محبت سے اپنی طرف بلا رہے ہیں اور سب سے محبت کرنے کے لئے تیار اور مستعد ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ مذہب اور روحانیت اصل میں اسی بات کا نام ہے یعنی اپنے ہمسایوں سے محبت کرنا اور دوسروں کی مدد کرنا۔ (ہمسایوں سے سلوک کی جو اسلامی تعلیم ہے اس کا بھی مَیں نے وہاں ذکر کیا تھا اس کی طرف ان کا اشارہ ہے۔) پھر کہتے ہیں کہ نہایت ضروری ہے کہ ایک ایسی جماعت مسجد بنائے جو اسلام کی حقیقی تعلیم کو پھیلانے والی ہو کیونکہ سسکاٹون (Saskatchewan) کے تمام لوگ مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے ہیں اور سب کو ایک دوسرے سے احترام اور رواداری کا سلوک اختیار کرنا چاہئے۔

پھر سسکاٹون (Saskatchewan) کے لیڈر آف اپوزیشن Trent Weatherspoon کہتے ہیں کہ آج ایک خوبصورت اجتماع تھا۔ امام جماعت احمدیہ کا پیغام طاقتور اور ضروری پیغام تھا جس نے ہمارے مذاہب میں قدر مشترک باتوں کی نشاندہی کی۔ ہمیں بتایا کہ کینیڈا کے احمدی انسانیت کو ترجیح دینے کے عقیدے کو فوقیت دیتے ہیں۔ امام جماعت احمدیہ کا پیغام کہ ہم دوسروں کے لئے وہی پسند کریں جو ہم اپنے لئے پسند کرتے ہیں ہم سب کے لئے اہم ہے۔ پھر یہ کہتے ہیں کہ پیغام یہ تھا کہ باہمی رواداری اور امن قائم ہو۔ امام جماعت نے ان اقدار کی نشاندہی کی جس پر ہم سب کو چلنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ یہ اقدار نہ صرف ہمارے شہر رجائنا یا ہمارے صوبے سسکاٹون (Saskatchewan) کو مضبوط کرنے کے لئے بلکہ ہمارے ملک اور ہماری دنیا کو مضبوط کرنے کے لئے ہیں۔

پھر رجائنا میں رجائنا کی مسجد کے افتتاح کے بعد جو میڈیا کوریج ہوئی، اس میں مختلف ٹی وی اور اخباروں کے ساتھ پریس کانفرنس بھی ہوئی اور انفرادی انٹرویو بھی ہوئے اور ٹی وی، ریڈیو، اخبارات اور پریس کے، مختلف میڈیا کے تقریباً چھ سات لوگ تھے۔ اس طرح رجائنا کی اس مسجد کے افتتاح کی وجہ سے اور پریس کانفرنس کے نتیجہ میں جو خبریں آئیں ان سے تقریباً 1.97 ملین لوگوں تک اسلام کا پیغام پہنچا۔

اسی طرح وہاں رجائنا کے بعد لائڈ منسٹر ''مسجد بیت الامان'' کا افتتاح ہوا۔ وہ چھوٹی سی جگہ ہے اور زیادہ تر تیل کا کاروبار کرنے والے لوگ وہاں جاتے ہیں۔ 49 غیر از جماعت مہمانوں نے شرکت کی جس میں سسکاٹون (Saskatchewan) کی legislative assembly کے ممبر اور سابق ممبران پارلیمنٹ، نئے منتخب شدہ میئر، قریبی علاقوں کے میئرز، ڈپٹی میئرز، کونسلر، پروفیسرز، ٹیچرز، صحافی اور دیگر شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے لوگ شامل تھے۔

سابق منسٹر برائے امیگریشن اینڈ ڈیفینس Jason Kenney ان کے ہمارے پرانے تعلقات ہیں۔ جماعت سے اور مجھ سے بھی ذاتی طور پر ان کا کافی تعلق ہے۔ وہ بھی وہاں آئے ہوئے تھے اور کہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ ایک چھوٹی جماعت ہے لیکن بہت بڑھ چڑھ کر کام کرتی ہے اور اسلام کا روشن چہرہ دنیا کے سامنے پیش کر رہی ہے۔ اس وقت جو دنیا کے حالات ہیں اور انتہا پسندی کے بارے میں غلط تصورات ہیں کہ اسلام انتہا پسندی کی اجازت دیتا ہے ایسی صورتحال میں جماعت احمدیہ ایک اکسیر کی سی حیثیت رکھتی ہے۔ یہ وہ اسلام ہے جو کینیڈا کی تہذیب کے عین مطابق ہے اور امن کا ضامن ہے۔ اور کہتے ہیں میرے خیال میں مسجد کا افتتاح اور امام جماعت احمدیہ کا دورہ اس پورے علاقے کے لئے علم میں اضافے کا باعث ہوگا اور لوگوں کے سامنے اسلام کا خوبصورت چہرہ پیش کیا جائے گا۔ پھر کہتے ہیں کہ آج کے خطاب میں امام جماعت احمدیہ نے ان تمام منفی تصورات کا جواب دیا جو لوگوں کے دلوں میں اسلام اور مسجد کے بارے میں آ سکتے ہیں۔ مسجد کا افتتاح ایک نہایت مثبت قدم ہے اور ہماری مذہبی آزادی کی اقدار کے عین مطابق ہے۔

میں نے یہ بتایا ہے کہ ان کا تعلق ہے۔ لاہور میں دارالذکر اور ماڈل ٹاؤن کی جو شہادتیں ہوئی تھیں اس وقت یہ منسٹر تھے۔ سب سے پہلے ان کا مجھے تعزیت کا فون آیا تھا اور اس کے بعد انہوں نے یہ بھی وعدہ کیا کہ ہم شہداء کی فیملیوں کو کینیڈا میں آباد کرنے کی کوشش کریں گے اور اس لحاظ سے انہوں نے وعدہ پورا بھی کر دیا۔ اللہ کے فضل سے تقریباً تمام شہداء کی فیملیاں وہاں جا چکی ہیں۔

تقریب میں شامل ایک مہمان جان گورملے (John Gormley) جو ریڈیو پر ایک پروگرام کے میزبان بھی ہیں۔ کہتے ہیں کہ مسجد کے کردار کے حوالے سے بہت سے اہم نکات پیش کئے ہیں۔ پھر میرے حوالے سے بات کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ مسجد صرف عبادت ہی کے لئے نہیں ہے بلکہ ہیومینٹی کے جمع ہونے کی بھی جگہ ہے اور جماعت احمدیہ اس حوالے سے بہت کام کر رہی ہے۔ جب بھی کوئی دہشتگردی کا واقعہ ہوتا ہے تو جماعت احمدیہ ہی سب سے پہلے آپس کے تعلقات بڑھانے اور مختلف مذاہب کو اکٹھا کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ پھر یہ کہتے ہیں کہ ہمیں یہ پیغام بھی دیا کہ وطن سے محبت ایمان کا حصہ ہے۔ یہ اسلام کی تعلیم ہے۔ جماعت احمدیہ کے لوگ پوری طرح معاشرے کا حصہ ہیں اور جہاں کہیں بھی آباد ہیں وہاں بھرپور طور پر لوگوں میں گھل مل گئے ہیں۔ جہاں بھی جماعت کے لوگ ہیں وہ وہاں کی کمیونٹی کو مضبوط کرنے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں۔

پھر اس کے بعد کیلگری بڑا شہر ہے وہاں جماعت بھی بڑی ہے اور ہماری مسجد بھی بہت بڑی اور خوبصورت ہے۔ وہاں 11 نومبر کو جمعہ کے بعد پیس سمپوزیم تھا۔ اس میں تقریباً 644 مہمانوں نے شرکت کی اور ان مہمانوں میں کینیڈا کے سابق وزیر اعظم بھی شامل ہوئے جو ابھی چند مہینے پہلے وزارت عظمیٰ سے ہٹے ہیں اور نئے وزیر اعظم آئے ہیں۔ البرٹا کے منسٹر برائے ہیومن سروسز شامل ہوئے۔ کیلگری کے سابق اور موجودہ میئر شامل ہوئے۔ سابق وزیر Jason Kenney جن کا پہلے ذکر ہو چکا ہے وہ بھی وہاں آئے۔ یونیورسٹی آف کیلگری کے ڈین اور وائس چانسلر بھی آئے۔ بعض قریبی علاقوں کے میئرز اور ڈپٹی میئرز بھی آئے۔ ریڈ ڈیئر (Red Dear) کالج کے پریذیڈنٹ، legislative assembly کے ممبران اور مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگ شامل ہوئے اور چھ سو سے اوپر کی حاضری تھی۔ پڑھے لکھے لوگوں کی اچھی gathering تھی۔

کینیڈا کے سابق وزیر اعظم سٹیفن ہارپر (Stephen Harper) نے یہاں اپنے خیال کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میں نے امام جماعت احمدیہ کو متعدد مقامات پر خطاب کرتے ہوئے سنا ہے اور انہوں نے ہمیشہ اسلام کا پُرامن پیغام دنیا تک پہنچایا ہے اور پھر خطاب کے بعد اپنا تبصرہ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ آج شام بھی یہی کیا۔ یہ ایک عظیم الشان پیغام ہے جو اُن کی جماعت کے تمام ممبران کا عکس بھی ہے۔ پھر کہتے ہیں کہ میرے خیال میں امام جماعت کے ریمارکس بہت ہی ضروری اور اہم ہیں اور ہر ایک کو ان کو سننے کی ضرورت ہے کیونکہ آج کے دور میں انتہا پسند عناصر اسلام کو بدنام کرنے پر تلے ہوئے ہیں اور عام لوگ یہی سمجھتے ہیں کہ یہی اصل اسلام ہے۔ اور پھر کہتے ہیں خلیفۃ المسیح نے یہ کہا کہ اسلام کا مطلب ہی امن ہے۔ اسلام کا مطلب اللہ تعالیٰ

سہارا آٹو ٹریڈرز
SAHARA AUTO TRADERS
Rexines & Auto Tops
Motor Line Road, Mahboob Nagar
Pro. V.Anwar Ahmad
Mob. : 9989420218

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

ارشادِ نبوی ﷺ
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْنِ
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

ارشادِ نبوی ﷺ
اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ
(اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے)
طالب دُعا: افراد خاندان مکرم جے وسیم احمد صاحب مرحوم (چنتہ کنٹہ)

اور اس کی مخلوق سے محبت ہے۔ پھر کہتے ہیں کہ امام جماعت نے تمام مسائل پر اور دنیا کے دیگر مسائل، خاص طور پر مشرق وسطیٰ کے موضوع پر نہایت پر حکمت روشنی ڈالی۔ پھر یہ کہتے ہیں یہ بہت ہی مشکل امر تھا لیکن انہوں نے بڑی دانشمندی کے ساتھ اس پر بحث کی۔ مَیں تمام لوگوں کو اس بات کی تلقین کروں گا کہ اگر انہوں نے امام جماعت کا خطاب نہیں سنا تو وہ ضرور اسے سنیں۔

اسی طرح ناہید نینشی (Naheed Nenshi) صاحب جو کیلگری کے میئر ہیں، کہتے ہیں کہ بڑا اچھا خطاب تھا۔ بڑی جرأت کے ساتھ اسلام کی پر امن تعلیم کو پیش کیا اور کہا کہ اسلام میں کسی بھی قسم کی شدت پسندی کی گنجائش نہیں۔ مسلمانوں کی نمائندگی میں ایسی بات سننا خوش آئند ہے۔ وہاں کے یہ میئر آغا خانی ہیں۔

پھر یونیورسٹی آف کیلگری کے ایک پروفیسر اپنی اہلیہ کے ساتھ آئے ہوئے تھے۔ کہتے ہیں کہ یہ پیغام امن کا پیغام تھا جو بہت ضروری ہے۔ ہم بنیادی طور پر ڈچ ہیں اور ہمارے ہاں کہاوت ہے کہ unknown is unloved۔ یعنی جس چیز کا علم ہی نہیں اس سے محبت کیسے ہو سکتی ہے؟ یہی حال اسلام کا ہے جب اسلام کی حقیقت کا پتا چلتا ہے تو اچھا لگنے لگتا ہے۔ ہمیں آج امام جماعت کو سننے کا موقع ملا ہے۔ آج سے اسلام کو ہم بہتر سمجھیں گے اور اسلام سے پہلے سے زیادہ محبت کریں گے۔

پھر لیڈر آف دی البرٹا پارٹی اور کیلگری ایلبو (Elbow) کی legislative assembly کے ممبر گرین کلارک (Gren Clark) نے کہا کہ بڑا متاثر کرنے والا پیغام تھا۔ بروقت اور دنیا کے موجودہ حالات کے مطابق تھا۔ کیلگری اور کینیڈا کے لوگوں کو پتا چلا ہے کہ اسلام ایک پُر امن مذہب ہے۔ یہ بات ہمیں دوسروں تک بھی پہنچانی چاہئے کہ اسلام ایک پُر امن مذہب ہے اور حقیقت یہی ہے۔

پھر برائن لٹل شیف (Bryan Little Chief) اپنے تأثر کا اظہار کرتے ہیں کہ امام جماعت نے امن کے قیام پر اپنے خطاب کو مرکوز رکھا۔ یہ بہت ہی اچھا انداز تھا۔ میں اسلام کے بارے میں بہت کم جانتا تھا۔ ڈرتا تھا اور میڈیا میں منفی کوریج کی وجہ سے مخمصے کا شکار تھا۔ میں سوچا کرتا تھا کہ کیا قرآن واقعی فساد کی تعلیم دیتا ہے۔ آج بالآخر مجھے اپنے سوالات کا جواب مل گیا ہے۔ امام جماعت نے قرآن کریم کے حوالے پیش کئے اور ثابت کیا ہے کہ اسلام امن کا مذہب ہے۔ پہلے میں جب بھی سفر کے دوران کسی مشرق وسطی سے تعلق رکھنے والے فرد سے ملتا تو ڈرتا تھا کہ وہ دہشتگرد حملہ نہ کر دے لیکن آج مجھے معلوم ہوا ہے کہ اسلامی تعلیم سے خوفزدہ ہونے کی ضرورت نہیں۔ امام جماعت نے جو پیغام دیا ہے ہمیں اس پیغام کی بہت ضرورت ہے کیونکہ دنیا میں بہت فساد پیدا ہو چکا ہے اور امام جماعت احمدیہ نے سب کو بتایا کہ ہمیں نفرت کا مقابلہ ہمدردی اور پیار سے کرنا ہے۔

پھر کیلے (Kelly) صاحبہ ایک خاتون ہیں کہتی ہیں کہ میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ کس قدر اہم پروگرام میں شرکت کرنے جا رہی ہوں۔ کہتی ہیں میں تو صرف اپنے ایک دوست کو خوش کرنے آئی تھی جس نے مجھے دعوت دی تھی کہ ضرور شامل ہونا۔ یہ بھی بڑی پڑھی لکھی خاتون ہیں۔ لیکن میں بہت ہی خوش ہوں کہ میں آ گئی۔ میں نے کبھی ایسا پروگرام نہیں دیکھا جس میں ہر طرف مثبت سوچ ہو۔ جماعت احمدیہ کے امام کا پیغام بہت ہی اعلیٰ ہے۔ مجھ جیسے کم علم کو بھی یہ بات اچھی طرح سمجھ آ گئی کہ اسلام ایسا مذہب ہے کہ ہر قوم، نسل اور مذہب کو خوش آمدید کہتا ہے۔ چنانچہ ہمیں ہرگز اسلام سے ڈرنے کی ضرورت نہیں۔ ضرورت ہے تو اس بات کی کہ ہم مسلمانوں کو بہتر طور پر جاننے کی کوشش کریں۔ پھر کہتی ہیں کہ غیر مسلم سکالرز کے جو حوالہ جات پیش کئے گئے۔ (یہاں میں نے کچھ اورینٹلسٹس (Orientlists) کے، سٹینلے پول (Stanley Pool) وغیرہ کے حوالے پیش کئے تھے) جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں تھے کہ آپ نے کس طرح امن قائم کیا اور کس طرح اس وقت برداشت تھی۔ اس کے حوالے سے یہ بات کر رہی ہیں کہ غیر مسلم سکالرز کے جو حوالے پیش کئے گئے وہ مجھے بہت اچھے لگے ہیں۔ کس طرح انہوں نے اپنا نقطہ نظر پیش کرتے ہوئے اسلام کے پیغمبر کو امن پسند ثابت کیا ہے۔

صرف واقفیت کی وجہ سے ایک فنکشن پر تو یہ لے آئے لیکن احمدیوں کو بھی چاہئے کہ جن سے واقفیت ہے ان کو اسلام کی خوبصورت تعلیم کے بارے میں بھی بتایا کریں اور اسی طرح پھر آہستہ آہستہ باتوں سے ہی تبلیغ کے راستے کھلتے ہیں۔ یہ نہیں کہ عام دنیاوی باتیں ہوتی جائیں اور اسلام کے بارے میں کچھ پتا نہ ہو۔ اب یہ پرانی دوست تھی جس کو یہ خیال تو آیا کہ اپنے دوست کی خاطر فنکشن میں شامل ہوں لیکن جو احمدی دوست تھی اس نے اس کو اسلام کے بارے میں کبھی بتایا نہیں ہوا تھا۔ اس بارے میں ہمارے نوجوان لڑکوں، لڑکیوں کو توجہ دینی چاہئے۔

کیلگری پولیس کے ایک آفیسر باب رچی (Bob Richie) کہتے ہیں کہ نہایت دلچسپ خطاب تھا۔ امام جماعت نے بتایا کہ اسلام کس طرح ملٹی کلچرازم کو فروغ دیتا ہے۔ کہتے ہیں ہماری سوسائٹی میں اس چیز کی بہت ضرورت ہے اور امام جماعت تمام لوگوں کو یکجا کر رہے ہیں اور بین المذاہب ڈائیلاگ کو فروغ دے رہے ہیں۔ امام جماعت کی باتیں میرے دل کو جا کر لگی ہیں۔ بالخصوص جب انہوں نے عالمی تعلقات کے حوالے سے بات کی اور بتایا کہ ان مسائل کا کیسے حل نکل سکتا ہے اور انہوں نے قرآن کریم کے حوالے دے کر ثابت کیا کہ اسلام امن کا مذہب ہے اور مسلمانوں کو ہر حال میں صلح کی طرف ہاتھ بڑھانے کی تعلیم دی گئی ہے خواہ دوسرے فریق کی نیت خراب کیوں نہ ہو۔

ایک مہمان انیلہ لی یوان (Anila Lee Yeun) صاحبہ کہتی ہیں کہ مجھے بہت اچھا لگا کہ امام جماعت نے کینیڈا کے سابق وزیر اعظم کے سامنے مغربی دنیا کو بتایا کہ انہیں انصاف کرنا چاہئے اور دنیا کے مسائل میں اپنے کردار پر غور کرنا چاہئے۔ امام جماعت نے بالکل درست کہا کہ دنیا کے مسائل کا ذمہ دار کسی ایک فریق کو نہیں ٹھہرایا جا سکتا۔

کینیڈا کی Indigenous community جو ہے۔ وہاں کے جو پرانے مقامی لوگ ہیں اپنے اپنے قبیلوں میں رہتے ہیں، اکثر شہروں میں بھی آتے ہیں لیکن بہرحال یہ فرسٹ نیشن کہلاتی ہے اور مقامی ہیں۔ ان میں ایک لی کروشیلڈ (Lee Crowchild) کہتے ہیں مجھے بہت اچھا لگا کہ امام جماعت نے نہایت ایمانداری اور جرأت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اسلام پر لگائے جانے والے اعتراض کہ اسلام دہشتگردی کی تعلیم دیتا ہے کا مقابلہ کیا۔ مجھے یہ بھی بہت اچھا لگا کہ امام جماعت نے اسلامی صحیفے سے یعنی قرآن شریف سے حوالہ جات دے کر ثابت کیا کہ ایسے اعتراضات غلط ہیں۔ پھر کہتے ہیں کہ امام جماعت نے جس طرح مغربی ممالک کو کہا کہ وہ مشرق وسطیٰ میں ہتھیار مہیا کر رہے ہیں وہ بھی بالکل سچ ہے۔ امام جماعت نے اسلامی جنگوں کی حکمت بیان کرتے ہوئے ایک فقرہ کہا کہ to stop hand of oppressor۔ کہتے ہیں یہ فقرہ مجھے بہت پسند آیا۔ مَیں اسے ہمیشہ یاد رکھوں گا۔ یعنی اسلامی جنگیں اس لئے لڑی گئیں کہ to stop hand of oppressor۔ کہتے ہیں میں جانتا ہوں کہ آپ کے خلیفہ ظلم اور تشدد کا مطلب بڑی اچھی طرح سمجھتے ہیں اس لئے میں نے محسوس کیا کہ خلیفہ ہماری تکلیف کو بڑی اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں۔ ان کے مختلف قبیلے ہیں۔ ان کے بھی دس لیڈر وہاں آئے ہوئے تھے ان سے بھی ملاقات ہوئی اور یہاں بھی ہم تبلیغ کے پروگرام بنائیں گے۔ انشاءاللہ۔ رستے بھی کھلیں گے۔

کیلگری میں ٹی وی، ریڈیو کے مختلف نیوز چینل اور میڈیا کے ذریعہ سے جو کوریج ہوئی ہے اس میں آٹھ دس چینلز نے اور اخباروں نے خبریں دیں جن میں نیشنل لیول کے بڑے بڑے اخبار بھی تھے۔ اس طرح کیلگری میں جو انٹرویو اور پریس کانفرنس وغیرہ ہوئی ہیں اس کے ذریعہ سے مجموعی طور پر پانچ ملین لوگوں تک پیغام پہنچا ہے۔

کینیڈا کے دورے کے دوران جو مجموعی طور پر میڈیا کی کوریج ہوئی ہے اس میں 32 ٹی وی چینلز نے پانچ زبانوں میں خبریں نشر کیں جن کے ذریعہ چالیس ملین افراد تک پیغام پہنچا۔ مجموعی طور پر چھ زبانوں میں مختلف ریڈیو سٹیشنز پر تیس خبریں نشر ہوئیں اور ان کے ذریعہ سے آٹھ لاکھ لوگوں تک پیغام پہنچا۔

مجموعی طور پر 227 اخبارات میں بارہ مختلف زبانوں میں خبریں اور انٹرویو شائع ہوئے جن کے ذریعہ سے 4.8 ملین افراد تک پیغام پہنچا۔

سوشل میڈیا جو دوسرا میڈیا ہے اس میں الیکٹرانک میڈیا وغیرہ کے ذریعہ 14.6 ملین افراد تک پیغام پہنچا۔ اس طرح وہاں لوگوں کا اندازہ ہے کہ تمام ذرائع اگر ملا لئے جائیں تو مجموعی طور پر ساٹھ ملین سے زائد افراد تک پیغام پہنچا ہے۔ الحمد للہ۔

پس یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ اس فضل کی ہمیں قدر بھی کرنی چاہئے اور اسے سنبھالنا بھی چاہئے اور خاص طور پر کینیڈا کے احمدیوں کو اس طرف توجہ دینی چاہئے تا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل مزید بڑھیں۔ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہمارے ہر کام میں احمدیت اور حقیقی اسلام کا پیغام پہنچانے کی نیت ہونی چاہئے۔ توحید کو دنیا میں قائم کرنے کی نیت ہونی چاہئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کو دنیا میں لہرانے کی نیت ہونی چاہئے۔ اگر یہ ہوگا تو اللہ تعالیٰ ہمارے کاموں میں برکت بھی عطا فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق بھی عطا فرمائے۔

اب میں پیس ویلیج (Peace Village) والے اور ابوڈ آف پیس (Abode of Peace) کے رہنے والے جو احمدی ہیں، وہاں کی زیادہ تر اکثریت تقریباً ننانوے فیصد آبادیاں، شاید زیادہ ہی ہوں، احمدی ہیں۔ ان احمدیوں کو بھی مَیں کہتا ہوں کہ وہاں اپنا احمدی ماحول پیدا کریں اور قائم کریں اور زیادہ سے زیادہ کوشش کریں کہ صحیح اسلام کا نمونہ آپ قائم کرنے والے ہوں اور خلافت کے ساتھ جس طرح محبت اور اخلاص کا اظہار وہاں میری موجودگی میں کرتے رہے بعد میں بھی اس میں اضافہ کرنے والے ہوں اور بڑھتے چلے جائیں اور اپنے اصل مقصد کو نہ بھولیں کہ ہم نے اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنا ہے اور اس کی عبادت میں ہمیں کبھی سست نہیں ہونا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی، آپ کو بھی، مجھے بھی، سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

Ahmad Travels Qadian

Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses

Contact : 9815665277
Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL

.... *a desired destination for royal wedding & celebrations.*

2-14-122/2-B, Bushra Estate
Hydrabad Road, Yadgir - 85201
Contact Number : 09440023007, 0847329644

مَصَالِحُ العَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم، عربک ڈیسک یوکے)

مکرمہ سحر عبدالجلیل صاحبہ (1)

گزشتہ تین اقساط میں ہم نے مکرمہ امل عبدالجلیل صاحبہ آف فلسطین کے احمدیت کی طرف سفر نذرِ قارئین کیا تھا اس قسط میں ان کی بہن مکرمہ سحر عبدالجلیل صاحبہ کے احمدیت کی طرف سفر کا ایک حصہ پیش کیا جاتا ہے۔ وہ بیان کرتی ہیں:

میرا تعلق ایک متدیّن گھرانے سے ہے۔ میں اپنے اہل خانہ کے ہمراہ سعودیہ میں مقیم تھی۔ دینی لحاظ سے پابندِ صوم وصلوٰۃ ہونے کے ساتھ ساتھ عالمی حالات حاضرہ سے آگاہی میرا پسندیدہ مشغلہ تھا اور مسلمانوں کے حالات جاننے سے بھی مجھے گہری دلچسپی تھی۔

وعدے پورے ہونے کیلئے دعائیں

جب خلیج کی جنگ چھڑی تو جہاں اس بارہ میں باخبر رہنے کے لئے میں نے پہلے سے بڑھ کر خبریں دیکھنا اور پڑھنا شروع کردیں وہاں فرض نمازوں کے علاوہ نماز تہجد کی ادائیگی اور دعاؤں پر زور دینا شروع کردیا۔ میں ان دنوں میں رورو کر یہ دعا کیا کرتی تھی کہ یارب! تو نے تو مسلمانوں کے ساتھ اپنی تائید ونصرت کا وعدہ کیا تھا، پھر اب تو نے مسلمانوں کو اکیلا کیوں چھوڑ دیا ہے؟ کیا تو اپنے پیارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے والوں کو اس طرح ذلیل وخوار ہوتے ہوئے چھوڑ دے گا کہ کافران کو مغلوب ومقہور بنا دیں یا انہیں ہلاک کردیں؟!

مسلمانوں کی خبروں میں ان دنوں ایک ایسی خبر بھی میری نظر سے گزری جس نے مجھے بہت رُلایا۔ خبر کچھ یوں تھی کہ البانیہ کے کچھ مسلمانوں کو قید کر کے سربیا کی جیلوں میں ڈال دیا گیا تھا، جہاں انہیں بغیر کھائے پیئے نہ جانے کتنا عرصہ رکھنے کے بعد جب ایک صحافی نے ان کی طرف روٹی کا ایک ٹکڑا پھینکا تو وہ سب آپس میں جانوروں کی طرح لڑتے ہوئے اس ٹکڑے پر ٹوٹ پڑے۔ میں یہ خبر پڑھ کے اور منظر دیکھ کر بہت روئی اور اس روز کھانا بھی نہ کھاسکی، روتے روتے میری زبان سے یہ جملہ ادا ہوا کہ خدایا! اب تو ظلم انتہا کو پہنچ گیا، اب تُو مدد کو آجا، خدایا تُو کہاں ہے؟

مجھے تلاوتِ قرآن کریم کا شغف تھا اور ایمان تھا کہ قرآن کریم کی تعلیم ہر زمانے اور ہر جگہ کے لئے قابل عمل اور مکمل ضابطہ حیات ہے لیکن اس ایمان اور یقین کے ساتھ یہ صورتحال بہت دردناک تھی کہ تمام مسلمان اسی قرآن کی تلاوت کرتے ہیں اور اس پر عمل کرنے کا دعویٰ بھی کرتے ہیں لیکن مسلمانوں کی زندگیوں میں عملی طور پر اس کی کوئی تاثیر نظر نہیں آتی۔

نزول مسیح اور خروج دجال کا تصور

مَیں نے یونیورسٹی کی پڑھائی کے دوران ہی اپنی زندگی کو دین اسلام کی تعلیمات کے مطابق گزارنے کا فیصلہ کیا اور یونیورسٹی کی تعلیم کو چھوڑ کر دینی کتب کے مطالعہ کے علاوہ دو سال میں قرآن کریم کے 18 پارے حفظ کر لئے۔

اسکے بعد مَیں سعودی عرب سے اپنے ملک فلسطین میں واپس لوٹ آئی اور میری شادی ہوگئی۔ میرے خاوند کا تعلق فلسطین کی معروف تنظیم حماس سے تھا اور متعدد بار اسے اسرائیلی فوجی پکڑ کر لے گئے۔

میں جب بھی یہودیوں کے مسلمانوں پر مظالم دیکھتی تو یہ کہتی کہ خدا تعالیٰ ہماری مدد کرے گا اور کسی دن مسیح نازل ہوکر تمام یہودیوں کو تہِ تیغ کردے گا اور مسجد اقصیٰ مسلمانوں کے حوالے کردے گا۔

مسیح کے نزول کا خیال پیدا ہوتے ہی یہ بات بھی یاد آجاتی کہ نزول مسیح اور خروج دجّال لازم وملزوم ہیں، اور دجال کا ظاہر ہونا میرے لئے کسی انتہائی خوفناک امر سے کم نہ تھا۔ اس لئے میں ہر نماز کے بعد فتنۂ دجال سے بچنے کی دعا کرتی رہتی تھی۔

اس عرصہ میں میرے خیالات میں کسی قدر تبدیلی آئی۔ میری سوچوں کا محور خدا تعالیٰ کی ذات تھی۔ اور اس کی قدرتوں اور اس کی تقدیر کے بارہ میں میرے ذہن میں عجیب عجیب سوالات پیدا ہونے لگے تھے۔ مثلاً یہ کہ جب اللہ تعالیٰ کو پتہ ہے کہ ہم گمراہ ہوجائیں گے پھر اس کی ہمیں سزا کیوں دیتا ہے؟ مجھے ایسے سوالوں کا جواب کہیں نہ ملتا تھا۔

مجھے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطالعہ کا بہت شوق تھا۔ اور رسول کریمؐ کے بارہ میں میرے دل میں یہ خیال آتا کہ جیسے پرانے نبیوں نے بڑے بڑے عجیب وغریب معجزے دکھائے اس طرح کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا عجیب وغریب معجزہ کیوں نہیں ہے؟ جب میں لوگوں سے پوچھتی تو وہ مجھے کہتے کہ قرآن مجید نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے بڑا معجزہ ہے۔ اور میں جہالت کی وجہ سے کہتی کہ یہ معجزہ کیسے ہوسکتا ہے؟ یہ تو الفاظ ہیں۔ گویا جہالت کے باعث میرے نزدیک معجزہ کسی جادو یا شعبدہ بازی کا فعل تھا۔

اسی طرح میں مروجہ سوچ کے مطابق سوچتی کہ مردوں کو تو ان کے نیک اعمال کی جزا کے طور پر حوریں مل جائیں گی لیکن عورتوں کے سوال پر یہی کہا جاتا ہے کہ انہیں ان کے اس دنیا کے نیک خاوند بطور نعمت دیئے جائیں گے۔ میں سوچتی تھی کہ اگر کوئی عورت اپنے خاوند کو پسند نہ کرتی ہو یا اس کا خاوند اگر اس کے ساتھ جنت میں نہ جائے تو پھر اس کے حصہ میں کون آئے گا؟ میری اس سوچ کی وجہ یہ تھی کہ میرے دل میں اپنے خاوند کے بارہ میں بعض شکوک پیدا ہوگئے تھے۔

احمدیت سے تعارف

ایک روز میں اپنی والدہ کے گھر گئی تو وہاں دیکھا کہ سب گھر والے میری بہن سماح کے ساتھ ظہورِ امام مہدی اور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کی آمد کے بارہ میں بات کررہے تھے۔ میں نے غور سے سنا تو معلوم ہوا کہ انڈیا میں کوئی نبی آیا ہے۔ میں اپنی دھن میں مست رہنے والی تھی اس لئے مجھے یہ بات بالکل عجیب سی لگی اور میں نے کہا کہ ہمیں کیا کوئی مسلمان ہو یا عیسائی، یہ ہر ایک کا ذاتی فعل ہے۔ اور ہر ایک کو اپنا راستہ خود متعیّن کرنے کا حق ہے۔

میری بہن امل مجھے وقتاً فوقتاً احمدی تفسیرات اور مفاہیم کے بارہ میں بتاتی رہتی تھی جو اکثر مجھے اچھے لگتے تھے۔ اور جب بھی میں امل سے کسی مسئلہ کے بارہ میں جماعت کی رائے سنتی تو اس سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکی کیونکہ جماعت احمدیہ کا موقف سکون واطمینان بخش تھا۔

جب مَیں امل سے ایسے مختلف فیہ امور کے بارہ میں بات کرتی تو میرے ذہن کے کسی گوشہ میں بھی یہ بات نہ ہوتی تھی کہ میں کسی روز بیعت کرکے جماعت میں شامل ہو جاؤں گی۔ چونکہ مجھے معلوم تھا کہ جماعت احمدیہ میں شمولیت کی وجہ سے میری بہن سماح کی سارے خاندان نے مخالفت شروع کی ہوئی ہے، مجھے اس بارہ میں کچھ تشویش لاحق ہوئی تو ایک روز میں نے سماح سے پوچھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تم کس بنا پر ایک اور نبی کی قائل ہو؟

اس نے مجھ سے پوچھا کہ کیا تمہیں اس بات پر یقین ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے آنا ہے؟ یہ بات سنتے ہی میں ٹھٹک کر رہ گئی اور سوال کا جواب بخوبی سمجھ گئی۔ میرے لئے یہی حجت کافی ٹھہری۔ پھر جب حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے دعویٰ پر غور کیا اور آپ کی صداقت کے دلائل پر نظر کی تو سب باتیں آپ کے حق میں جاتی دکھائی دیں۔ تمام باتوں سے یہی ثابت ہوتا تھا کہ آپؑ نبی ہیں اور آپ کا مسیح موعود ہونے کا دعویٰ درست ہے۔

عمرہ، دعا اور بیعت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کی آمد اور اس پر ایمان لانا میرے لئے بہت مشکل مرحلہ تھا جسے سر کرنے کے لئے میں نے دعا کا سہارا لیا، بلکہ محض اسی غرض کے لئے میں نے عمرہ کرنے کا فیصلہ کیا، اور پھر خانہ کعبہ پر پہلی نظر پڑتے ہی یہ دعا کی کہ اے خدایا اگر مرزا غلام احمد قادیانی صاحب ہی سچے مسیح موعود ہیں تو مجھے بھی ان کی بیعت کی توفیق عطا فرما۔ میں رمضان المبارک میں عمرہ کرنے کے لئے گئی تھی، اور جتنے دن بھی وہاں قیام کیا، نماز تراویح اور تہجد میں بکثرت یہی مذکورہ بالا دعا ہی کی۔ اسی طرح دوران طواف بھی جب موقع ملا میں نے یہی دعا کی۔

میں نے کوئی رؤیا تو نہ دیکھا لیکن میرا دل اطمینان سے بھر گیا اور ہر قسم کا خوف جاتا رہا۔ اس لئے میں نے عمرہ سے واپسی پر اپنی بہن سماح سے کہا کہ میں نے بیعت کرنے کا فیصلہ کرلیا ہے۔ اس نے جلدی سے بیعت فارم پرنٹ کر کے مجھے دے دیا اور یوں میں نے اسے پُر کر کے ارسال کردیا۔ یہ 2008ء کی بات ہے۔

عمل کے بغیر بیعت کچھ چیز نہیں

بیعت کے بعد مجھے علم ہوا کہ میری بہن امل نے بھی ایک ہفتہ پہلے بیعت کر لی تھی۔ میں نے اپنی بیعت کے بارہ میں کسی کو نہ بتایا کیونکہ ایک تو مجھے خطرہ تھا کہ اگر میری والدہ صاحبہ کو پتہ چلا کہ سماح کے بعد اس کی دو اور بیٹیوں نے بھی احمدیت قبول کرلی ہے تو یہ بات ان کے لئے شدید صدمہ کا باعث بنتی جسے شاید وہ برداشت نہ کرپاتیں۔ اسی طرح مجھے یہ بھی خطرہ تھا کہ میرا خاوند مجھے طلاق دیدے گا۔

میں سمجھتی تھی کہ محض بیعت کرتے ہی میری زندگی میں غیر معمولی تبدیلی آجائے گی۔ اور یکدم روحانیت میں بہت زیادہ ترقی ہوجائے گی اور اللہ تعالیٰ مجھے آگ سے نجات دے کر جنتوں کا وارث بنادے گا۔ افسوس کہ میں نے اس غلط فہمی کے نتیجے میں نہ تو کسی کتاب کا مطالعہ کیا، نہ ہی کسی سے بات کر کے اس بارہ میں ہدایت کی راہ تلاش کرنے کی کوشش کی، جبکہ اس وقت میرے پاس جماعت کے عقائد اور مفاہیم کے بارہ میں پڑھنے اور جاننے کا سنہری موقعہ تھا۔ تاہم میں اس عرصہ میں جماعت کی تعلیم کے بارہ میں جو کچھ بھی اپنی بہن سماح اور امل سے سنتی اس پر عمل کرنے کی کوشش کرتی۔

احمدی ہونے کا اعلان

احمدیت قبول کرنے کے بعد اس کا اعلان نہ کرنا میرے جماعت کے تفصیلی عقائد کے علم کے راستے میں حائل رہا۔ اسی طرح چونکہ میں نے خلیفہ وقت سے بھی رابطہ نہ کیا تھا بلکہ مجھے اس کی اہمیت کا بھی اندازہ نہ تھا اس لئے خلافت کی عظمت اور اس کے مقام کے عرفان سے بھی محروم رہی۔

اسی دوران میری ملاقات مکرم محمد شریف عودہ صاحب سے ہوئی۔ انہوں نے اس ملاقات میں کہا کہ نئے احمدیوں کو چاہئے کہ وہ جماعت کو ڈھونڈ کر اس سے جڑنے کی کوشش کریں۔ یہ سنتے ہی میری آنکھیں کھل گئیں اور اپنی کوتاہی کا احساس ہوا۔

ان ایام میں میری بہن سماح کے بارہ میں اخبارات اور عدالتوں میں بہت چرچا ہوا۔ اس پر ارتداد کی تہمت لگا کر اس کے نکاح کے فسخ ہونے کے لئے عدالت میں کیس دائر کردیا گیا۔ یہ خبر سکول کی ہیڈ مسٹریس تک بھی پہنچی تو اس نے مجھے بلا کر تفصیل جاننا چاہی۔ میں نے کہا کہ میری بہن احمدی ہے۔ وہ نماز روزہ کی پابند ہے۔ کعبہ شریف کا حج کرنے والی ہے اور دن کے اکثر اوقات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتی رہتی ہے۔ اس پر ہیڈ مسٹریس نے کہا کہ اگر ایسی بات ہے تو پھر اپنے راستے کے اختیار میں وہ آزاد ہے۔ اسی دوران ایک ٹیچر بھی وہاں آگئی۔ اس نے ہماری بات سن لی تھی۔ وہ مجھے مخاطب ہو کر کہنے لگی کہ کیا یہ ممکن ہے کہ ایک دن تم بھی اپنی بہن جیسی ہو جاؤ؟ میں نے بغیر کسی ہچکچاہٹ کے کہہ دیا: کیوں نہیں؟

پھر جب 2014ء میں ہم اردن گئے تو وہاں مکرم غانم احمد غانم صاحب سے ملاقات ہوئی۔ ان کی شخصیت اور نصائح نے اس قدر ہمارے دلوں پر اثر کیا کہ ہم میں غیر معمولی ایمانی جوش پیدا ہوگیا اور ہم نے کہا کہ ہم فلسطین واپس جا کر اپنے احمدی ہونے کا اعلان کردیں گے۔

چنانچہ جب ہم واپس آئے تو میں نے اپنے خاوند کے سامنے اپنے احمدی ہونے کا اعلان کردیا۔ وہ یہ خبر سنتے ہی غصہ سے لال پیلا ہوگیا۔ پھر اس نے کہا کہ میں ہر چیز معاف کرسکتا ہوں لیکن تمہارے اس اقدام کو ہرگز نہیں معاف کرسکتا۔

میں نے کہا کہ ہم آپس میں بیٹھ کر بات چیت کر کے دیکھ لیتے ہیں۔ اس نے کہا میں جب کام سے واپس آؤں گا تو بات کریں گے۔ پھر اس نے اپنے کام سے ہی میری بہن سماح کو فون کر کے کہا کہ میں سحر کو جبرًا احمدیت سے باز رکھنے کی کوشش کروں گا اور اگر تم نے ہمارے درمیان آنے کی کوشش کی تو میں تمہیں بھی روک لوں گا۔

اگلے روز میرا خاوند مجھے زبردستی ایک مولوی کے پاس لے گیا۔ ہمارے درمیان وفات مسیح علیہ السلام کے بارہ میں بات ہوئی۔ اس نے کہا کہ حضرت عیسیٰ، حضرت الیاس اور حضرت یحییٰ علیہم السلام سب زندہ ہیں اور سب کا آسمان سے نزول ہونا ہے۔ میں نے وفات مسیح علیہ السلام کی ایک آدھ دلیل دے کر چپ سادھ لی۔ باوجود یہ جانتے ہوئے کہ میرے مدّمقابل کی بات غلط ہے میں کم علمی کی وجہ سے اس کو مزید کوئی مناسب جواب نہ دے سکی۔ اس وقت مجھے مطالعہ کی ضرورت کا بہت شدت سے احساس ہوا۔ (باقی آئندہ)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 11 رنومبر 2016)

......☆......☆......☆......

سیّدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ کینیڈا، اکتوبر، نومبر 2016ء

کینیڈین پارلیمنٹ میں حضور انور کی تشریف آوری

ممبران پارلیمنٹ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پورے اعزاز و احترام کے ساتھ استقبال کیا اور آپ کو خوش آمدید کہا

جماعت احمدیہ کے امام حضرت مرزا مسرور احمد باضابطہ دَورے کیلئے اوٹاوا تشریف لائے ہیں۔ اس دَورے کے دوران آپ کیبینیٹ منسٹرز، سینیٹرز، ممبران پارلیمنٹ اور وزیر اعظم سے ملیں گے۔ ان ملاقاتوں سے آپ کا مقصد ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' کا پیغام پھیلانا ہے۔ خلیفۃ المسیح کی مسلسل یہ کوشش ہے کہ مذہب کا امن پسند اور خوبصورت چہرہ لوگوں کے سامنے پیش کریں ٭

(پارلیمنٹ کے اجلاس سے قبل، پارلیمنٹ میں، ممبر پارلیمنٹ جوڈی سگرو کا سٹیٹمنٹ)

وزیر اعظم اور پارلیمنٹ میں موجود تمام حاضرین کا کھڑے ہو کر تالیوں کی گڑگڑاہٹ میں حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ کا پُرشوکت اور والہانہ استقبال

☆ کینیڈا G8 کا ممبر ہے، UNO کا ممبر ہے، میں سمجھتا ہوں کہ آپ کو دوسرے ملکوں کی بھی رہنمائی کرنی چاہئے اور جہاں بھی جنگ کا خطرہ ہو آپ اس کو روکیں، امریکہ اور رشیا کے تعلقات میں تناؤ ہے اور یہ بڑھ رہا ہے اگر اس کو نہ روکا گیا اور تعلقات مزید خراب ہوتے چلے گئے تو پھر بڑی تباہی آسکتی ہے، اس معاملہ میں کینیڈا کو اپنا رول ادا کرنا چاہئے۔ ☆ اصل چیز انصاف ہے، معاشرہ کے ہر لیول پر انصاف ہونا چاہئے، آپ جو بھی پالیسی بناتے ہیں وہ انصاف کی بنیاد پر بنائیں اس میں کسی کی طرف بھی جانبداری نہیں ہونی چاہئے، پسند ناپسند نہیں ہونی چاہئے، جو بھی پالیسی ہو، فیصلہ ہو، انصاف اور عدل کی بنیاد پر ہو ☆ اسلام کے بانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم ہے کہ حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْاِیْمَانِ یعنی وطن سے محبت ایمان کا حصہ ہے۔ اگر اس پیغام پر عمل ہو تو پھر ملک میں کوئی خرابی، شرارت نہیں ہوگی اور حکومت کے لئے کوئی پریشانی نہیں ہوگی۔ ہر ایک ملک کے لئے خیر خواہ اور وفادار ہوگا۔ کوئی پارٹی کوئی گروہ ملک کے خلاف نہ ہوگا۔ اور ملک میں امن قائم ہوگا ☆ ہم احمدی قانون کی پابندی کرتے ہیں اور ملک کے لئے وفادار ہیں اور ملک کی ترقی کے لئے پوری کوشش کرتے ہیں۔ ☆ اسلام کا پیغام دو فقروں میں ہے۔ اپنے خالق کو پہچانو اور اس کا حق ادا کرو اور پھر خدا کے بندوں کے حقوق ادا کرو ٭

(سینیٹر پیٹر ہارڈر اور سینیٹر گرانٹ مائیکل کی حضور انور سے ملاقات، حضور انور کی امن عالم کیلئے قیمتی نصائح اور اسلامی تعلیم کی تبلیغ)

مَیں نے کہا تھا کہ آپ ایک دن وزیر اعظم بنیں گے

وزیر اعظم جسٹن ٹروڈو: میرے لئے بہت بڑا اعزاز ہے کہ میں آج خلیفۃ المسیح کو اپنے ملک میں ویلکم کر رہا ہوں، آپ کی کمیونٹی ''محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں'' کا پیغام ساری دُنیا میں پھیلا رہی ہے، ہمیں آپ کی کمیونٹی پر فخر ہے، آپ لوگ کینیڈا کی ترقی میں حصہ لے رہے ہیں ❖ **حضور انور:** میں آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ اس طرح کھلے دل کے ساتھ آپ نے ویلکم کیا ہے۔ آپ کے پرائم منسٹر منتخب ہونے پر مجھے موقع نہیں ملا کہ آپ کو براہ راست مبارک باد دوں۔ اب میں آپ کو مبارک باد دیتا ہوں، میں نے خط کے ذریعہ مبارک باد بھجوائی تھی ❖ **وزیر اعظم:** حضور انور کا شکریہ۔ آپ ہر قسم کی شدت پسندی کی مذمت کرتے ہیں، آپ ملک کے وفادار لوگ ہیں ❖ **حضور انور:** اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق دے کہ آپ ایسے قدم اُٹھائیں جو دنیا کو امن کے قریب لے آئیں ❖ **وزیر اعظم:** ہماری بھی یہی خواہش ہے ❖ **حضور انور:** جب مَیں 2012 میں پہلی دفعہ آپ سے ملا تھا اُس وقت مَیں نے آپ کے لئے دعا کی تھی اور کہا تھا کہ آپ ایک دن وزیر اعظم بنیں گے، پتہ نہیں آپ کو یاد ہے یا نہیں ❖ **وزیر اعظم:** مجھے اچھی طرح یاد ہے ٭

(وزیر اعظم جسٹن ٹروڈو کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات)

رپورٹ: عبد الماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مورخہ 15، 16 و 17؍اکتوبر 2016 کی مصروفیات

مورخہ 15؍اکتوبر 2016 (بروز ہفتہ)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سوا چھ بجے ''مسجد بیت الاسلام'' میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح دفتری ڈاک، رپورٹس اور خطوط ملاحظہ فرمائے اور اپنے دست مبارک سے ان خطوط اور رپورٹس پر ہدایات تحریر فرمائیں۔

آج پروگرام کے مطابق ملک کینیڈا کے دارالحکومت اوٹاوا کیلئے روانگی تھی۔ احمدیہ دارالامن (پیس وِلیج) کے مکین صبح سے ہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی رہائش گاہ ''بشیر سٹریٹ'' اور احمدیہ ایونیو پر جمع ہونے شروع ہو گئے تھے۔ جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سوا گیارہ بجے اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے تو ایک بہت بڑی تعداد احباب جماعت مرد و خواتین کی باہر جمع ہو چکی تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اجتماعی دعا کروائی اور اپنا ہاتھ بلند کرتے ہوئے سب کو السلام علیکم کہا اور قافلہ اوٹاوا کیلئے روانہ ہوا۔

احمدیہ پِس وِلیج (میپل) سے اوٹاوا کا فاصلہ 495 کلومیٹر ہے۔ پروگرام کے مطابق راستہ میں کنگسٹن شہر میں کچھ دیر کیلئے رُک کر نماز ظہر و عصر کی ادائیگی اور دوپہر کے کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ مقامی جماعت نے یہ انتظام Trave Lodge ہوٹل کے ایک حصہ میں کیا ہوا تھا۔ 285 کلومیٹر کا فاصلہ طے کرنے کے بعد ایک بجکر 40 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی یہاں تشریف آوری ہوئی تو مقامی جماعت کے احباب مرد و خواتین نے اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہا۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کرتے ہوئے سب کو السلام علیکم کہا۔ اس موقع پر صدر جماعت کنگسٹن مکرم طیب مبارک احمد قریشی صاحب اور دو سابقہ صدران جماعت مکرم طاہر احمد مرزا صاحب اور مکرم عثمان ورک صاحب نے اپنے پیارے آقا سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ لوکل صدر لجنہ کنگسٹن محترمہ مشال رحمان ملک صاحبہ نے حضرت بیگم صاحبہ مدّظلّہا العالی کو خوش آمدید کہا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہوٹل کے اندر تشریف لے آئے۔ کنگسٹن شہر کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ یہ 1841 میں کینیڈا کا پہلا دارالحکومت بنا تھا۔ اس شہر میں قریباً تیس سال قبل جماعت کا قیام عمل میں آیا تھا۔ یہاں مختلف وقتوں میں احمدی خاندان آکر آباد ہوتے رہے اور پھر ایک عرصہ قیام کے بعد یہاں سے نقل مکانی کرتے رہے اور یہی سلسلہ آج تک جاری ہے، جس کی وجہ سے یہاں جماعت کی تعداد بڑھ نہیں سکی۔ اس وقت ان کی تجنید 40 کے لگ بھگ ہے۔

پروگرام کے مطابق پہلے نمازیں ادا کی گئیں۔ نمازوں کی ادائیگی کا انتظام ہال کے ایک حصہ میں کیا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لاکر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی۔ بعد ازاں کھانا کھایا گیا۔ یہاں سے آگے روانگی سے قبل مقامی جماعت کی مجلس عاملہ نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوائی۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے یہاں جماعت کے تمام احباب کو شرف مصافحہ سے نوازا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچوں

کو چاکلیٹ عطا فرمائیں بعد ازاں یہاں سے ساڑھے تین بجے اوٹاوا کیلئے روانگی ہوئی۔ یہاں سے اوٹاوا کا فاصلہ 210 کلومیٹر ہے۔ دو گھنٹے دس منٹ کے سفر کے بعد پانچ بجکر 40 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اوٹاوا جماعت کے پہلے احمدیہ سنٹر میں تشریف آوری ہوئی۔ جونہی حضور انور گاڑی سے باہر تشریف لائے تو یہاں کے مبلغ سلسلہ امتیاز احمد سراء صاحب نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

اوٹاوا جماعت کا یہ پہلا سینٹر جو کہ 100 ایکڑ رقبہ پر مشتمل ہے 1992 میں تین لاکھ ساٹھ ہزار ڈالرز کی مالیت سے خریدا گیا۔ بعد ازاں مزید 23.5 ایکڑ کا قطع زمین ایک لاکھ ڈالر کی قیمت میں 2007 میں خریدا گیا۔ اس طرح اس سینٹر کا کل رقبہ 123 ایکڑ سے زائد ہے۔ اس سینٹر میں ایک رہائشی حصہ اور نمازوں کیلئے ایک ہال پہلے سے ہی تعمیر شدہ ہے، مہمانوں کے قیام کیلئے بھی ایک ہال نما کمرہ موجود ہے۔ نماز کیلئے جو ہال ہے اس میں دو صد افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔ اسی سینٹر کے رہائشی حصہ میں حضور انور کا قیام ہے۔

2011 تک یہی جگہ اوٹاوا جماعت کے سینٹر کے طور پر استعمال ہوتی تھی۔ سال 2011 میں جماعت نے چھ لاکھ پچاس ہزار ڈالرز کی مالیت سے 21 ہزار مربع فٹ پر مشتمل ایک وسیع و عریض عمارت اپنے لئے سینٹر کے طور پر خریدی۔ اس قطع زمین کا رقبہ 5.93 ایکڑ ہے۔ یہ عمارت پہلے سکول کے طور پر استعمال ہوتی تھی۔ جولائی 2012 میں اسکا استعمال مسجد کے طور پر ہوا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اسکا نام بیت النصیر رکھا۔ اس عمارت میں مرد حضرات اور خواتین کیلئے علیحدہ علیحدہ نمازوں کے ہال ہیں، جہاں تین سو سے زائد افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔ اسی طرح مردوں کیلئے ایک علیحدہ ڈائننگ ہال ہے، ایک لائبریری ہے، تین دفاتر ہیں، بچوں کی تفریح کیلئے ایک علیحدہ کمرہ ہے۔ ایک کمرہ مہمانوں کیلئے مخصوص ہے۔ اسی طرح لجنہ کیلئے ایک ملٹی پرپز ہال ہے۔ کھانے کیلئے دو علیحدہ کمرے مخصوص ہیں۔ ان کے تین دفاتر موجود ہیں۔ اس عمارت میں 17 بیوت الخلاء موجود ہیں۔ عمارت کے باہر ایک فٹ بال کا میدان اور ایک کھیل کا میدان ہے، اسی طرح با قاعدہ 57 کاروں کی پارکنگ کی جگہ موجود ہے۔

پروگرام کے مطابق سات بجکر 50 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے جماعت کے نئے سینٹر ''مسجد بیت النصیر'' کیلئے روانہ ہوئے۔ قریباً پانچ چھ منٹ کے سفر کے بعد حضور انور کی بیت النصیر تشریف آوری ہوئی جہاں 650 سے زائد احباب جماعت مرد و خواتین اور بچوں بچیوں نے اپنے پیارے آقا کا بڑا والہانہ اور پُرجوش استقبال کیا۔ جونہی حضور انور گاڑی سے باہر تشریف لائے احباب نے پر جوش نعرے بلند کئے۔ خواتین نے اپنے ہاتھ بلند کرتے ہوئے حضور انور کا استقبال کیا۔ بچوں اور بچیوں کے گروپ نے دعائیہ نظمیں اور خیر مقدمی گیت پیش کئے۔

اس موقع پر ریجنل امیر اوٹاوا مکرم اشرف سیال صاحب، صدر جماعت اوٹاوا ایسٹ مکرم علیم الدین احمد صاحب اور صدر جماعت اوٹاوا ویسٹ خامس الادا صاحب نے حضور انور کو خوش آمدید کہتے ہوئے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ حضور انور مردوں کے درمیان سے گزرتے ہوئے خواتین کی طرف تشریف لے گئے جہاں بچیاں خیر مقدمی گیت پیش کر رہی تھیں۔ حضور انور کچھ دیر ان کے پاس کھڑے رہے۔ سارا ماحول ہی بڑا ایمان افروز تھا اور آج کا دن اس جماعت کیلئے خوشی و مسرت اور برکتوں والا دن تھا۔

اپنے پیارے آقا کے استقبال کیلئے مقامی جماعت اوٹاوا کے علاوہ کارنوال، کنگسٹن، مانٹریال، پیٹر برو، کیوبک سٹی اور ٹورانٹو سے احباب یہاں پہنچے تھے۔ بعض جگہوں سے تو احباب اور فیملیز بڑے لمبے فاصلے طے کر کے اپنے آقا کے استقبال کیلئے پہنچی تھیں۔ خصوصاً مانٹریال اور کنگسٹن سے آنے والے 200 کلومیٹر، پیٹر برو سے آنے والے 293 کلومیٹر، کیوبک سٹی سے آنے والے 414 کلومیٹر اور ٹورانٹو سے آنے 500 کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے حضور انور کے استقبال کیلئے اوٹاوا پہنچے تھے۔

بیت النصیر کی اس عمارت کو بڑی خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔ حضور انور اید اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز عمارت کے اندر تشریف لے گئے اور مختلف حصوں کا معائنہ فرمایا۔ حضور انور نے لجنہ ہال اور بعض دفاتر دیکھے۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے مردانہ ہال میں تشریف لے آئے اور نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائی نمازوں کی ادیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

......☆......☆......☆......

16/ اکتوبر 2016 (بروز اتوار)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سوا چھ بجے ''مسجد بیت النصیر'' اوٹاوا میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔
صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا اور مختلف دفتری امور میں مصروفیت رہی۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق ساڑھے گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جماعتی سینٹر بیت النصیر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔ آج صبح کے اس سیشن میں 54 فیملیز کے 248 افراد نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا۔ اوٹاوا کی مقامی جماعت کے علاوہ مانٹریال اور کارنوال کی جماعتوں سے بھی فیملیز ملاقات کیلئے پہنچی تھیں۔ کارنوال سے آنے والے 100 کلومیٹر اور مانٹریال سے آنے والی فیملیز 200 کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے پہنچی تھیں۔ ان میں سے ایک بڑی تعداد ان فیملیز کی تھی جو اپنی زندگی میں پہلی مرتبہ اپنے آقا سے ملاقات کی سعادت پا رہی تھیں۔ ان کی زندگیوں میں آج کا مبارک اور بابرکت دن ان کیلئے خوشی و مسرت کا ایک یادگار دن تھا۔ انہوں نے نہ صرف اپنے پیارے آقا کا دیدار کیا بلکہ اپنے آقا کے قرب میں جو چند گھڑیاں گزاریں اور حضور سے باتیں کیں وہ ان کی ساری زندگی کا سرمایہ ہیں اور ان کے بچوں کیلئے بھی یہی لمحات ایک ایسا سرمایہ ہیں جس کا کوئی بدل نہیں ہے۔ اللہ کرے کہ ہم ان برکتوں سے حقیقی رنگ میں فیض پانے والے ہوں۔ ان سبھی فیملیز نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف بھی پایا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام اڑھائی بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ کیلئے روانہ ہوئے اور سات منٹ کے سفر کے بعد اپنی جائے رہائش پر تشریف لے آئے۔ پچھلے پہر بھی حضور انور دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

فیملی ملاقاتیں

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز چھ بجے اپنے دفتر بیت النصیر تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج شام کے اس سیشن میں 37 فیملیز کے 197 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ اوٹاوا کی مقامی جماعت کے علاوہ مانٹریال اور کیوبک سٹی کی جماعت سے بھی بعض فیملیز ملاقات کیلئے پہنچی تھیں۔ مانٹریال سے آنے والی فیملیز 200 کلومیٹر اور کیوبک سٹی سے آنے والی فیملیز 414 کلومیٹر کا لمبا فاصلہ طے کر کے حضور انور سے ملاقات کیلئے پہنچی تھیں۔ اس کے علاوہ بورکینا فاسو، فلسطین اور سیریا سے تعلق رکھنے والی فیملیز نے بھی حضور انور سے شرف ملاقات پایا۔ ان سبھی فیملیز نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بجکر 35 منٹ تک جاری رہا۔

تقریب آمین

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد میں تشریف لے آئے جہاں تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت درج ذیل 35 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔ اُن خوش نصیب بچوں کے نام درج ذیل ہیں، جنہوں نے تقریب آمین میں شمولیت کی۔

عزیزم کاشف ورک، مبین احمد صدیقی، حنان احمد ملک، یوسف احمد چوہدری، فاران احمد، نعمان ملک، صفوان ملک، ابدال احمد نسیم، عاطف احمد نسیم، لقمان احمد، میاں اطہر احمد، کاشف احمد اعوان، یوسف عمر چوہدری، فاران احمد، حیّان زُنیر عقّان، محمد الادہ، سفیر احمد میاں، نور اللہ خان، حارث ابراہیم احمد، حمزہ احمد، مناہل خان۔

عزیزہ درثمین احمد، منتنہ خان، باسمہ چوہدری، آئزہ اکرام اللہ، وشمہ سعید، تہمینہ رسول، بشریٰ احمد، شافعہ زکی، زارہ احمد، ردا احمد، تنزیلہ علیم سندھو، رومیشہ علیم سندھو، وفا سعید، مریم ایمان چوہدری۔

تقریب آمین کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

کینیڈا کا دارالحکومت اوٹاوا کینیڈا کے جنوب مشرقی صوبہ اونٹاریو میں واقع ہے۔ اس کی آبادی نو لاکھ ساٹھ ہزار سے زائد ہے۔ 1826 سے اس شہر کا نام YTOWN تھا۔ 1855 سے اس شہر کا نام OTTAWA رکھا گیا اور یہ نام دریائے ottawa کی وجہ سے رکھا گیا۔ یہ شہر دریائے ottawa کے کنارے آباد ہے اس شہر کا رقبہ 2778 مربع کلومیٹر ہے۔ اس شہر کو یہ خصوصیت بھی حاصل ہے کہ یہ کینیڈا کے سب سے زیادہ تعلیم یافتہ شہروں میں سے ایک ہے اور اس شہر کی نصف سے زائد آبادی کالجز اور یونیورسٹیوں سے گریجویٹ ہے۔ اوٹاوا شہر میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے دو جماعتیں قائم ہیں۔ اوٹاوا ایسٹ جماعت کی تجنید 274 ہے اور اوٹاوا ویسٹ جماعت کی تجنید 162 افراد پر مشتمل ہے اور یہاں جماعت کے دو سینٹرز ہیں اور اب یہاں باقاعدہ ایک بڑی مسجد کی تعمیر کا بھی پروگرام ہے۔

......☆......☆......☆......

17/ اکتوبر 2016 (بروز سوموار)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سوا چھ بجے مسجد بیت النصیر اوٹاوا میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز فجر کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

پارلیمنٹ کیلئے روانگی

الٰہی جماعتوں کی تاریخ میں بعض دن ایسے بھی آتے ہیں جو اپنی خصوصیت کی وجہ سے غیر معمولی اہمیت اختیار کر جاتے ہیں اور آنے والے انقلاب کیلئے سنگ میل بنتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کی فتوحات سے پُر تاریخ میں پہلے بھی ایسے کئی دن آئے جو آسمان

احمدیت پر روشن نشانوں کی طرح چمکے۔ آج بھی ایک اور ایسا دن آیا جو انشاء اللہ العزیز کینیڈا کی سرزمین پر آئندہ عظیم الشان انقلابات اور فتوحات کا پیش خیمہ ثابت ہوگا اور جماعت کیلئے فتوحات کے نئے باب کھلیں گے۔ آج حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اعزاز میں ایک انتہائی اہم تقریب کا اہتمام Canadian Parliament Hill کے Sir John Macdonald Hall میں کیا گیا تھا۔

کینیڈین پارلیمنٹ ہل کی تعمیر 1859 سے 1866 کے دوران مکمل ہوئی۔ 3؍فروری 1916 کو کینیڈا کی پارلیمنٹ کی عمارت کے Commons Reading Room میں آگ لگی جس نے قریباً ساری عمارت کو جلا کر خاکستر کر دیا۔ صرف لائبریری اور عمارت کا northwest wing محفوظ رہا۔ 1922 میں پارلیمنٹ کی عمارت کی دوبارہ تعمیر مکمل ہوئی اور 92.2 میٹر اونچا ایک tower بھی بنایا گیا جو 1927 میں مکمل ہوا۔ کینیڈا کی یہ پارلیمنٹ بلڈنگ Parliament Hill کہلاتی ہے۔ آج اسی پارلیمنٹ ہل میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حکومتی سرکردہ حکام کے ساتھ مختلف میٹنگز اور اپنے تاریخی خطاب کیلئے تشریف لے جا رہے تھے۔

صبح دس بجکر 15 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور Parliament Hill کیلئے روانگی ہوئی۔ دس بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی پارلیمنٹ ہل تشریف آوری ہوئی۔

پارلیمنٹ کی کسی بھی عمارت میں جانے کیلئے یا اس کے کسی بھی حصہ میں جانے کیلئے بار بار سیکورٹی کی سخت ترین چیکنگ سے گزرنا پڑتا ہے۔ قدم قدم پر سیکورٹی سٹاف چیکنگ کیلئے موجود ہوتا ہے لیکن حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کیلئے یہ سیکورٹی پہلے سے ہی waive کی جا چکی تھی اور حضور انور کو سیکورٹی چیکنگ سے مستثنیٰ قرار دیا گیا تھا۔

پارلیمنٹ ہل پہنچنے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی گاڑی پارلیمنٹ کی بلڈنگ کے مین دروازہ پر لائی گئی۔ جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے تو درج ذیل ممبران پارلیمنٹ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو پورے اعزاز اور احترام کے ساتھ خوش آمدید کہا۔

ممبر آف پارلیمنٹ Judy Sgro، ممبر آف پارلیمنٹ Kamal Khera، ممبر آف پارلیمنٹ Ramesh Sangna، ممبر آف پارلیمنٹ Deborah Schulte

پارلیمنٹ ہاؤس کے باہر احباب جماعت مرد و خواتین حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد سے قبل ہی وہاں موجود تھے۔ ان سب نے نہایت پُرجوش انداز میں نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے۔ ان میں سے ہر ایک جذبہ ایمان سے پُر تھا اور ان کے دل خدا تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز تھے کہ آج کینیڈا کی سرزمین پر بھی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی یہ پیشگوئی بڑی شان کے ساتھ پوری ہو رہی تھی۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا (ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پیئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جائے گا۔ سوائے سننے والو! ان باتوں کو یاد رکھو اور ان پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ کر لو کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہوگا۔)

آج وہ دن آیا تھا کہ کینیڈین قوم بھی اس چشمہ سے سیراب ہو رہی تھی۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پارلیمنٹ کے اندر تشریف لے گئے۔ ممبر پارلیمنٹ Judy Sgro نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو پارلیمنٹ کے بعض حصے دکھائے اور لائبریری کا بھی وزٹ کروایا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پارلیمنٹ کی چھٹی منزل پر spousal lounge میں تشریف لے آئے۔ استقبال کرنے والے چاروں ممبران پارلیمنٹ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تھے۔

اس موقع پر موصوفہ جوڈی سگرو صاحبہ نے حضور انور کی خدمت میں پروگرام پیش کرتے ہوئے بتایا کہ یہاں، اس لاؤنج میں بعض منسٹرز، ممبران پارلیمنٹ اور سینیٹرز وغیرہ کی حضور انور کے ساتھ میٹنگز اور ملاقاتیں ہوں گی۔ اس کے بعد حضور انور نیچے ایک ہال میں تشریف لے جائیں گے جہاں ریفریشمنٹ کا بھی انتظام ہوگا اور بہت سے ممبران پارلیمنٹ وہاں حضور انور کو ملیں گے۔ نمازوں کی ادائیگی کا انتظام بھی اسی ہال کے ایک حصہ میں ہوگا۔ پھر لنچ کے وقفہ کے بعد مزید ممبران لاؤنج میں آکر ملیں گے اور وزیر اعظم بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملیں گے۔

اس دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پارلیمنٹ کے اجلاس کے دوران وزٹ گیلری میں تشریف لے جائیں گے، جہاں حضور انور کو سپیکر اور ممبران پارلیمنٹ کی طرف سے خوش آمدید کہا جائے گا۔ اس کے بعد شام کو وہ تقریب ہوگی جس میں حضور انور اپنا ایڈریس پیش فرمائیں گے۔

چنانچہ گیارہ بجے ملاقاتوں کا یہ پروگرام شروع ہوا۔ سب سے پہلے ممبر آف پارلیمنٹ آنریبل اینڈریو لزلی (چیف گورنمنٹ WHIP) حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے لئے آئے۔ موصوف نے بتایا کہ میں آرمی سے ریٹائر ہوا ہوں اور اب ممبر پارلیمنٹ ہوں اور چیف WHIP ہوں۔ جو میرا علاقہ ہے وہ اوٹاوہ ہی ہے اور مَیں یہاں سے منتخب ہوا ہوں۔ موصوف نے کہا کہ اوٹاوا میں بھی آپ کی کمیونٹی ہے اس دفعہ میں ٹورانٹو میں پہلی دفعہ آپ کے جلسہ سالانہ میں شامل ہوا ہوں۔ میرے لئے یہ حیرت انگیز تجربہ تھا۔ بہت آرگنائزڈ اور منظم تھا۔ جلسہ گاہ سے باہر جہاں پولیس کے کنٹرول میں پارکنگ تھی وہاں زیادہ اچھی آرگنائزیشن نہیں تھی۔ اس پر حضور انور نے فرمایا میں کہتا ہوں کہ ہمارا ڈسپلن آرمی کے ڈسپلن سے بہتر ہے۔

ممبر پارلیمنٹ نے عرض کیا کہ جماعت دنیا میں امن کے قیام کیلئے، انسانی اقدار قائم کرنے کے لئے جو کوششیں کر رہی ہے وہ قابل قدر ہیں اور آپ معاشرہ کی بھلائی کے کاموں میں جو اپنا حصہ ڈال رہے ہیں وہ بہت عظیم ہے۔ موصوف نے کہا یہ میرے لئے اعزاز ہے کہ مَیں آج حضور سے مل رہا ہوں۔

ممبر پارلیمنٹ جوڈی سگرو بھی اس میٹنگ میں موجود تھیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ جوڈی صاحبہ کا جماعت سے بہت پرانا تعلق ہے اور اب یہ ہماری ذاتی دوست بن چکی ہیں۔ حضور انور نے فرمایا جب میں پہلی دفعہ کینیڈا آیا تھا تو یہ مجھے ریسیو کرنے والوں میں شامل تھیں۔

ممبر پارلیمنٹ جوڈی نے عرض کیا کہ حضور انور سسکاٹون کا بھی دورہ کر رہے ہیں۔ میری خواہش ہے کہ حضور انور برمپٹن کا بھی دورہ کریں اور وہاں بھی آئیں۔ اس پر امیر صاحب کینیڈا نے عرض کیا کہ برمپٹن سے پہلے سسکاٹون کی تعمیر مکمل ہوگی۔ اس پر موصوفہ نے عرض کیا اس کا مطلب ہے کہ حضور انور کو بار بار کینیڈا آنا پڑے گا۔

موصوفہ جوڈی صاحبہ نے حضور انور کی خدمت میں عرض کیا کہ آج مَیں نے پارلیمنٹ سے باہر ایک خاتون کو دیکھا وہ صرف چار ماہ قبل کینیڈا آئی ہے وہ اس قدر جذباتی تھی کہ آج حضور انور پارلیمنٹ تشریف لا رہے ہیں اور میں اپنی زندگی میں حضور انور کو پہلی دفعہ دیدار کروں گی وہ بہت جذباتی تھی اس کو دیکھ کر میں بھی جذباتی ہوگئی۔ ممبر پارلیمنٹ اینڈریو لزلی کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات گیارہ بجکر دس منٹ تک جاری رہی۔

بعد ازاں سینٹ کے دو ممبران سینیٹر پیٹر ہارڈر اور سینیٹر گرانٹ مائیکل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کرنے کے لئے حاضر ہوئے۔ سینیٹر پیٹر سینٹ میں حکومت کے نمائندہ بھی ہیں اور سینٹ کے اجلاسات میں حکومت کی طرف سے نمائندگی بھی کرتے ہیں۔ ان دونوں ممبران نے اپنا تعارف کروایا۔ سینیٹر پیٹر نے بتایا کہ نئے وزیر اعظم نے مجھے سینٹ میں حکومت کا نمائندہ مقرر کیا ہے اس سے پہلے میں فارن آفس میں کام کرتا تھا۔ مَیں نے بہت سے ایسے معاملات پر کام کیا ہے جن کے بارہ میں مجھے علم ہے کہ خلیفۃ المسیح بھی ان پر کام کر رہے ہیں۔ ایک دوسرے کی عزّت کرنا اور ہر شخص کے حقوق قائم کرنا اور معاشرہ میں رواداری اور انسانی اقدار کا قیام وغیرہ۔

موصوف نے حضور انور کا شکریہ ادا کیا کہ حضور انور لوگوں کو ان اچھائیوں پر اکٹھا کر رہے ہیں اور انسانی اقدار قائم کر رہے ہیں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ لوگوں نے بھی ایک اچھا قدم اٹھایا ہے کہ آپ نے فی الحال سیریا میں ایئر سٹرائیک روک دی ہیں۔ حضور انور نے فرمایا میں سمجھتا ہوں کہ آپ کو دوسرے ملکوں کی بھی رہنمائی کرنی چاہئے اور جہاں بھی جنگ کا خطرہ ہو آپ اس کو روکیں۔

حضور انور نے فرمایا: آج کل امریکہ اور رشیا کے تعلقات میں تناؤ ہے اور یہ بڑھ رہا ہے اگر اس کو نہ روکا گیا اور تعلقات مزید خراب ہوتے چلے گئے تو پھر بڑی تباہی آسکتی ہے۔ اس معاملہ میں کینیڈا کو اپنا رول ادا کرنا چاہئے۔ ہمیں نہیں معلوم کہ کل کیا ہوگا۔

اس پر سینیٹرز نے کہا کہ کینیڈا کا کیا رول ہو سکتا ہے؟ اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ کینیڈا G8 کا ممبر ہے، UNO کا ممبر ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ کس طرح اس قسم کے حالات میں رول ادا کیا جا سکتا ہے۔ کس طرح معاملات کو سنبھالا اور کنٹرول کیا جا سکتا ہے۔ اب تو حالات ساتھ ساتھ بدل رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: مَیں نے 2013ء میں لاس اینجلز (امریکہ) میں ایک رسپشن میں اپنے ایڈریس میں بتایا تھا کہ عالمی جنگ کے خطرات سر پر منڈلا رہے ہیں اور اس میں ایٹمی ہتھیار استعمال ہو سکتے ہیں تو اس تقریب میں موجود ایک سینیٹر نے کہا کہ مَیں آپ کی بہت سی باتوں سے اتفاق کرتا ہوں لیکن جو ایٹمی ہتھیار کے حوالہ سے بات کی ہے کہ وہ استعمال کئے جا سکتے ہیں اس سے اختلاف رکھتا ہوں تو گزشتہ سال اسی سینیٹر نے کہا کہ آپ کی بات درست تھی۔

اس پر موصوف سینیٹر پیٹر ہارڈر صاحب نے کہا کہ حضور کی بات درست ہے واقعی آج کل دُنیا میں بے یقینی ہے۔ آپ کا امن کا پیغام بہت اہم اور بڑا پاور فُل ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اصل چیز انصاف ہے۔ معاشرہ کے ہر لیول پر انصاف ہونا چاہئے۔ آپ جو بھی پالیسی بناتے ہیں وہ انصاف کی بنیاد پر بنائیں اس میں کسی کی طرف بھی جانبداری نہیں ہونی چاہئے۔ پسند، ناپسند نہیں ہونی چاہئے۔ جو بھی پالیسی ہو، فیصلہ ہو، انصاف اور عدل کی بنیاد پر ہو۔

ایک سینیٹر نے عرض کیا کہ آپ اپنی جماعت کو کیا پیغام دیتے ہیں؟ اس پر حضور انور نے فرمایا: وہی پیغام ہے جو اسلام کے بانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو دیا تھا کہ حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْاِیْمَانِ کہ وطن سے محبت ایمان کا حصہ ہے۔ اگر اس پیغام پر عمل ہو تو پھر ملک میں کوئی خرابی، شرارت نہیں ہوگی اور حکومت کے لئے کوئی پریشانی نہیں ہوگی۔ ہر ایک ملک کے لئے خیر خواہ اور وفادار ہوگا۔ کوئی پارٹی کوئی گروہ ملک کے خلاف نہ ہوگا۔ اور ملک میں امن قائم

ہوگا۔حضور انور نے فرمایا: ہم احمدی قانون کی پابندی کرتے ہیں اور ملک کے لئے وفادار ہیں اور ملک کی ترقی کے لئے پوری کوشش کرتے ہیں۔

ایک سینیٹر نے سوال کیا کہ ہیومن رائٹس کے حوالہ سے حضور انور کا کیا خیال ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: اسلام کا پیغام دو فقروں میں ہے۔اپنے خالق کو پہچانو اور اس کا حق ادا کرو اور پھر خدا کے بندوں کے حقوق ادا کرو۔

جاپان میں مجھ سے ایک پادری نے پوچھا تھا کہ امن کی کیا تعریف ہے تو مَیں نے اسے جواب دیا تھا کہ ہر ایک دوسرے کے حقوق ادا کرے، دوسرے کہ حقوق نہ چھینے۔اگر ہر ایک دوسرے کے حقوق ادا کررہا ہوگا تو پھر معاشرہ میں امن ہوگا۔حضور انور نے حقوق کی ادائیگی کے حوالہ سے عربوں کے ایک واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ ایک شخص گھوڑا فروخت کررہا تھا اور اس نے اس کی قیمت 500 درہم بتائی۔ جو خریدنے والا تھا وہ کہنے لگا کہ تمہارا گھوڑا تو فلاں نسل کا ہے اور یہ بہت مہنگا گھوڑا ہے اس کی قیمت تو 1500 درہم ہے۔فروخت کرنے والا کہتا ہے کہ میں نے پانچ صد درہم میں بیچنا ہے اور دوسری طرف خریدنے والا کہہ رہا ہے کہ تم بہت کم قیمت میں فروخت کررہے ہو اس کی قیمت پندرہ سو درہم ہے تو یہ ہے ایک دوسرے کے حقوق کی ادائیگی۔اس طرح ہر ایک کے حقوق ادا ہوں تو معاشرہ میں امن قائم ہوگا۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج کل مسائل کی وجہ سے، جاب نہ ہونے کی وجہ سے لوگوں میں بے چینی ہے۔آپ کوشش کریں کہ لوگوں کو جاب ملیں اور لوگ ترقی کریں۔

ان دونوں سینیٹرز کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات بیس منٹ تک جاری رہی۔اسکے بعد درج ذیل تین حکومتی حکام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کیلئے آئے۔

(1)ممبر آف پارلیمنٹ پامیلا گولڈسمتھ جانس (موصوفہ منسٹر آف فارن افیئرز کی پارلیمانی سیکرٹری بھی ہیں)

(2)Pascale Massot (موصوف منسٹر آف فارن افیئرز کے آفس میں ایشیا پیسیفک کے لئے پالیسی ایڈوائزر ہیں)

(3) جولیانہ نتالی صاحبہ (موصوفہ فارن افیئرز آفس میں سپیشل ایڈوائزر اور چیف آف سٹاف پریوی کونسل آفس ہیں)

ان ممبران نے حضور انور کی خدمت میں عرض کیا کہ ہم آپ کو خوش آمدید کہتے ہیں۔آپ کے یہاں آنے سے بہت خوشی ہوئی ہے۔ہیومن رائٹس فریڈم کے دفتر کی نمائندہ نے اپنے دفتر کا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ ہمارے یہ پروگرام ہیں اور ہم احمدیہ کمیونٹی کے ساتھ مل کر کام کررہے ہیں۔ احمدیہ جماعت سے ہمارا تعلق ہے۔آپ کی کمیونٹی ہمیں بتاتی ہے کہ آپ لوگوں کے کیا تجربات ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: مَیں دُعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ آپ کو یہ طاقت دے اور توفیق دے کہ آپ نے جو پلان بنایا ہے اس پر انصاف کے ساتھ عمل کریں۔اگر آپ ایسا کریں گے تو آپ کا دفتر اچھا ثابت ہوگا۔

پارلیمانی سیکرٹری نے بتایا کہ پہلے انہوں نے ریلیجئس فریڈم کے لئے ایک سیکرٹری مقرر کیا تھا۔اب ہم نے اپنے ملک کے ہر ایمبیسڈر کو کہا ہے کہ آپ نے ہر جگہ ریلیجئس فریڈم پر بھی کام کرنا ہے۔اس پر حضور انور نے فرمایا یہ بڑی اچھی بات ہے لیکن صرف مذہبی آزادی پر فوکس نہ کریں ہر قسم کی آزادی پر فوکس کریں تا کہ لوگوں کو ہر طرح سے آزادی ملے۔

سیکرٹری نے حضور انور سے سوال کیا کہ آپ کے کینیڈا کے دورہ کا مقصد کیا ہے؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا مَیں یہاں اس لئے آیا ہوں تا کہ اپنی کمیونٹی کے لوگوں سے ملوں، ان کی رہنمائی کروں، ان کے مسئلے حل کروں، ان کی تعلیم و تربیت ہو اور یہ ملک کے وفادار ہوں۔اس کے علاوہ آپ لوگوں سے ملنا ہے اور بعض دوسرے پروگرام بھی ہیں۔

اس موقع پر رِجائنہ اور لائڈ منسٹر میں مساجد کے افتتاح کے پروگرام کا بھی ذکر ہوا اور امیر صاحب نے بتایا کہ آئندہ سال سسکاٹون میں بھی مسجد کے افتتاح کا پروگرام ہے۔ممبر پارلیمنٹ پامیلا گولڈسمتھ نے کہا کہ وہ وینکوور کی مسجد کے وزٹ پر آنا چاہتی ہیں۔اس پر حضور انور نے فرمایا آپ کا انتظام ہو جائے گا۔امور خارجہ کے سیکرٹری آصف خان صاحب نے عرض کی کہ ہم اس کا انتظام کردیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ممبر پارلیمنٹ پامیلا صاحبہ کو جلسہ سالانہ یُوکے پر آنے کی دعوت دی اور بتایا کہ وہاں ہمارا جلسہ سالانہ ایک فارم لینڈ پر ہوتا ہے۔عارضی طور پر ایک وِلیج بنایا جاتا ہے۔ سارا سٹرکچر عارضی طور پر ہوتا ہے۔اور یہ تمام انتظام تین دن کیلئے ہوتا ہے۔کھانا پکانے اور کھانا کھلانے کا انتظام رہائش کا انتظام، اور تمام بنیادی ضروریات، فرسٹ ایڈ اور عارضی ہسپتال غرض ایک عارضی شہر آباد ہوتا ہے۔ یہ سارے انتظامات جلسہ سے ایک دو ہفتہ قبل شروع ہوتے ہیں اور جلسہ کے ایک ہفتہ بعد دیکھیں گے تو آپ کو فارم لینڈ ہی نظر آئے گی۔

اس موقع پر ممبر پارلیمنٹ جوڈی سگرو نے بتایا کہ وہ دو سال قبل جلسہ سالانہ یُوکے پر گئی تھی۔ مَیں بڑا اچھا تأثر لیکر واپس آئی ہوں۔ مَیں وہاں بہت سے لوگوں سے ملی تھی۔ دُنیا کے مختلف ممالک سے آئے ہوئے تھے۔ بہت اچھا وقت گزرا تھا۔اگر تم بھی جاؤ گی تو بہت سے لوگوں سے ملوگی۔ بڑا اچھا موقع ہوگا۔ان تینوں ممبران کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات سوا بارہ بجے تک جاری رہی۔

بعد ازاں پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پارلیمنٹ ہِل کی دوسری منزل پر تشریف لے آئے جہاں ایک ہال میں ممبران پارلیمنٹ کی طرف سے ریفریشمنٹ کا انتظام تھا اور پروگرام کے مطابق دوران ریفریشمنٹ ممبران پارلیمنٹ نے باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملنا تھا۔

چنانچہ ممبران پارلیمنٹ باری باری حضور انور کے پاس آتے ۔ حضور ان سے گفتگو فرماتے اور ہر ممبر پارلیمنٹ حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پاتا۔ یہ پروگرام قریباً ایک گھنٹہ تک جاری رہا۔اس دوران قریباً تیس سے زائد ممبران پارلیمنٹ اور دوسرے سرکردہ حکام نے حضور انور کے ساتھ شرف ملاقات پایا۔ان ممبران نے حضور انور سے درخواست کر کے حضور انور کے ساتھ اجتماعی تصویر بھی بنوائی۔

بعد ازاں اسی ہال کے ایک حصّہ میں نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کا انتظام کیا گیا تھا۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی۔

کینیڈین پارلیمنٹ کی تاریخ میں یہ پہلی باجماعت نماز ہے جو پارلیمنٹ میں ادا کی گئی ہے۔اس سے قبل اس عمارت میں ایسا واقعہ کبھی رونما نہیں ہوا۔

جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نماز سے فارغ ہوئے تو چند اور ممبران پارلیمنٹ حضور انور سے ملنے کے لئے آگئے۔ان سبھی نے حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔حضور انور نے ازراہ شفقت ان سب سے گفتگو فرمائی۔ بعد ازاں حضور انور کے ساتھ تصاویر بنائی گئیں اور یہ سلسلہ کچھ دیر تک جاری رہا۔بعد ازاں پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز چھٹی منزل پر spousal lounge میں تشریف لے آئے۔یہیں پر دوپہر کے کھانے کا انتظام تھا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کیلئے پارلیمنٹ سے باہر پارک میں تشریف لے آئے اور چہل قدمی فرمائی۔ بہت سے احمدی احباب اور خواتین جو پارلیمنٹ سے باہر موجود تھے، حضور انور کو دیکھتے ہی پروانوں کی طرح اکٹھے ہوگئے اور ہر قدم پر شرف دیدار سے فیضیاب ہوئے۔نوجوان، بچوں اور بچیوں نے اپنے کیمروں سے اپنے پیارے کی تصاویر بنائیں۔اس سیر کے دوران یہ سبھی لوگ اپنے آقا کے ارد گرد موجود رہے اور برکتیں حاصل کرتے رہے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس پارلیمنٹ ہل میں تشریف لے آئے۔

پروگرام کے مطابق دو بجکر پینتالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو پارلیمنٹ کے اجلاس کے دوران وزٹ گیلری میں لے جایا گیا اور خصوصی جگہ پر بٹھایا گیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد سے قبل ممبر پارلیمنٹ جوڈی سگرو درج ذیل سٹیٹمنٹ پارلیمنٹ کے اجلاس میں پیش کر چکی تھیں۔

(آج کچھ دیر پہلے جماعت احمدیہ کے امام حضرت مرزا مسرور احمد باضابطہ دَورے کیلئے اوٹاوا تشریف لائے ہیں۔ اس دَورے کے دوران آپ کیبینیٹ منسٹرز، سینیٹرز، ممبران پارلیمنٹ اور وزیر اعظم صاحب سے ملیں گے۔ان ملاقاتوں سے آپ کا مقصد ’’محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں‘‘ کا پیغام پھیلانا ہے۔خلیفۃ المسیح کی مسلسل یہ کوشش ہے کہ مذہب کا امن پسند اور خوبصورت چہرہ لوگوں کے سامنے پیش کریں اور آپ کا یہ دورہ ایک ایسے وقت میں ہے جب کہ ہم اسلام کا تاریخی مہینہ منا رہے ہیں اور ہم دُنیا کی تمام بڑی طاقتوں کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ امن، مذہبی آزادی اور انسانی حقوق کی پاسداری میں کینیڈا کے ساتھ شامل ہوجائیں۔

مَیں خلیفۃ المسیح اور جماعت احمدیہ عالمگیر کو آپ کی انتھک محنت پر مبارکباد پیش کرتی ہوں اور آپ کی طرف مَیں اپنا اور کینیڈا کے لوگوں کا دوستی کا ہاتھ بڑھاتی ہوں۔شکریہ مسٹر سپیکر)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پارلیمنٹ کی کاروائی سُنی۔بعد ازاں سپیکر پارلیمنٹ Mr. Geoff Regan نے کھڑے ہوکر یہ اعلان کیا: اب میں تمام معزّز احباب کی توجہ گیلری کی طرف پھیرنا چاہتا ہوں جہاں آج ہمارے درمیان حضرت مرزا مسرور احمد امام احمدیہ جماعت عالمگیر موجود ہیں۔

اس پر سب سے پہلے وزیر اعظم جسٹن ٹروڈو صاحب کھڑے ہوئے اور آپ کے ساتھ ہی سارے

کلامُ الامام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’اسلام کی حفاظت اور سچائی کے ظاہر کرنے کیلئے سب سے اوّل تو وہ پہلو ہے کہ تم سچے مسلمانوں کا نمونہ بن کر دکھاؤ۔‘‘ (ملفوظات جلد4، صفحہ 615)

طالب دعا: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

کلامُ الامام

’’یہ زندگی جس پر فخر کیا جاتا ہے ہیچ ہے اور ہمیشہ کی خوشی کی وہی زندگی ہے جو مرنے کے بعد عطا ہوگی۔‘‘

(ملفوظات جلد4، صفحہ 616)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیماپوری مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین۔صدر وامیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

ایوان نے کھڑے ہو کر تالیاں بجاتے ہوئے حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا۔

دنیا کی کسی بھی پارلیمنٹ میں ایسا واقعہ پہلی بار ہوا ہے کہ پارلیمنٹ کے ایوان میں، تمام ممبران نے کھڑے ہو کر خلیفۃ المسیح کا اپنے ملک میں استقبال کرتے ہوئے خوش آمدید کہا ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا الہام کہ ''وہ بادشاہ آیا'' آج ایک اور نئی شان کے ساتھ پورا ہوا کہ ایک بڑے ملک کی دنیوی پارلیمنٹ کے ممبران اپنے بادشاہ (وزیر اعظم) سمیت ایک ''روحانی بادشاہ'' کے احترام میں کھڑے تھے۔ اور خلیفۃ المسیح کی طرف نظریں بلند کرتے ہوئے بزبان حال کہہ رہے تھے کہ ''وہ بادشاہ آیا''

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس چھٹی منزل پر spousal lounge میں تشریف لے آئے۔ کچھ دیر بعد Hon Ralph Goodale منسٹر آف پبلک اینڈ ایمرجنسی preparedness نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

موصوف نے عرض کیا کہ میں رجائنا کے علاقہ سے ہوں اور میں کوشش کروں گا کہ آپ کی مسجد کے افتتاح کے موقع پر شامل ہوں۔ منسٹر نے عرض کیا کہ حضور کافی سفر کرتے ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: کہ میرا کینیڈا کا پچھلا دورہ 2013 میں تھا۔ میں کینیڈا کے مغربی علاقوں وینکوور اور کیلگری آیا تھا۔ اس سے پہلے 2012 میں ٹورانٹو آیا تھا۔ باقی دوسرے ممالک کے بھی دورے کرنے پڑتے ہیں اور کچھ دیگر مصروفیات اور شیڈول طے ہوتے ہیں اس لئے یہاں کافی عرصہ بعد آرہا ہوں۔

☆ منسٹر نے سوال کیا کہ آپ کی تعداد کیا ہوگی؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ جو پکے اور مخلص احمدی ہیں وہ 16۔17 ملین ہوں گے باقی کئی ملینز ایسے احمدی ہیں جو اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں لیکن ان کا جماعت سے ابھی پختہ رابطہ اور تعلق نہیں ہے۔ میں ان کے بارہ میں بھی کہہ سکتا ہوں کہ یہ کبھی radicalise نہیں ہو سکتے۔

☆ منسٹر نے سوال کیا کہ آپ اپنی کمیونٹی کی کس طرح تربیت کرتے ہیں کہ وہ radicalise نہیں ہو سکتے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ ہمارا ٹریننگ کا نظام ایسا ہے کہ ہم بچپن سے ہی تربیت کرتے ہیں۔ بچپن سے ہی اپنے بچوں کو سکھاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنی ہے اور خدا کا حق ادا کرنا ہے۔ اس کے بندوں کا حق ادا کرنا ہے اور لوگوں سے محبت کرنی ہے۔ اپنے وطن سے محبت کرنی ہے اور ملک کی ترقی کے لئے کام کرنا ہے اور ہمیشہ امن اور صلح سے رہنا ہے۔ ہمارے پروگراموں میں، مساجد میں، اجلاسات میں، ہمارے جامعات میں، تعلیمی اداروں میں اور مجالس میں ہر جگہ یہی سکھایا جاتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا بس اللہ کا فضل ہوتا۔ حضور انور نے فرمایا کہ میں ڈنمارک میں ایک نوجوان سے ملا تھا وہ اسلام سے دور چلا گیا تھا اور انتہا پسندوں کے ساتھ مل گیا تھا۔ جب اس نے دیکھا کہ اس کے جو دو دوست ہیں ان میں سے ایک داعش کے ساتھ مل گیا ہے اور دوسرا شراب میں ملوث ہو گیا ہے۔ جب اس نے ان کی یہ حالت دیکھی تو اسے پتا چلا کہ احمدیت ہی اصل اور حقیقی اسلام ہے۔ چنانچہ واپس آیا اور پھر مجھے ملا۔

حضور انور نے فرمایا: سات سال کی عمر سے ہمارے بچے بچیاں اپنی تنظیم میں شامل ہو جاتے ہیں بچوں اور بچیوں کی علیحدہ علیحدہ تنظیم ہے جہاں ان کو دینی علم سکھایا جاتا ہے۔ آداب سکھائے جاتے ہیں، اخلاقی تعلیمات دی جاتی ہیں۔ پھر ان کے مقابلے ہوتے ہیں۔ کھیلوں کے بھی مقابلے ہوتے ہیں۔ ہم احمدی اپنے بچوں اور نوجوان نسل کی تعلیم کی طرف خاص توجہ دیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ احمدی تعلیم میں آگے نکل رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: ماں باپ کا بھی ایک کردار ہے۔ انہیں اپنے بچوں کو دیکھنا چاہئے۔ بچوں کا خیال رکھنا چاہئے جس حد تک بھی رکھ سکتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا: آپ دنیا میں جہاں بھی جائیں گے احمدیوں کا کیریکٹر دوسروں سے مختلف دیکھیں گے۔ نائیجیریا میں 'بوکوحرام' ملک میں تباہی پھیلا رہی ہے اور ایک ملین احمدی ملک کی خدمت کر رہا ہے اور اس کی وجہ یہی ہے کہ ہم بچپن سے ہی اپنے بچوں کو اچھے اخلاق سکھاتے ہیں اور ان کی تعلیم و تربیت کا انتظام کرتے ہیں۔

☆ اس پر منسٹر نے عرض کیا کہ آپ بہت اچھا کام کر رہے ہیں۔ مجھے بہت خوشی ہوئی ہے کہ میں آپ سے ملا ہوں۔ میں ایک بار پھر آپ کو کینیڈا آنے پر خوش آمدید کہتا ہوں۔ منسٹر کے ساتھ یہ ملاقات تین بج کر پچاس منٹ تک جاری رہی۔ بعد ازاں ممبر پارلیمنٹ judy sgro نے حضور انور کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ کی کمیونٹی کے بہت سے لوگ پارلیمنٹ کے باہر آئے ہوئے ہیں۔ خلیفۃ المسیح کا یہاں پارلیمنٹ میں آنا ہمارے لئے بہت بڑا اعزاز ہے۔ موصوفہ نے آخر پر حضور انور کیلئے نیک تمناؤں اور خواہشات کا اظہار کرتے ہوئے حضور انور کی خدمت میں اپنے لئے خاص دعا کی درخواست کی۔

وزیر اعظم جسٹن ٹروڈو کی حضور انور سے ملاقات

اس کے بعد پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے پرائم منسٹر کینیڈا Justin Trudeau کی ملاقات تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پارلیمنٹ کی تیسری منزل پر کیبنیٹ روم میں تشریف لے گئے جہاں پرائم منسٹر حضور انور کی آمد کے منتظر تھے۔

وزیر اعظم نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور کہا کہ میرے لئے بہت بڑا اعزاز ہے کہ میں آج خلیفۃ المسیح کو اپنے ملک میں welcome کر رہا ہوں۔ مجھے اس بات کا علم ہے کہ آپ کی کمیونٹی ''محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں'' کا پیغام ساری دنیا میں پھیلا رہی ہے۔ مجھے یہ بھی بتایا گیا ہے کہ آپ کا کینیڈا کا یہ سب سے لمبا دورہ ہے اور ٹورانٹو کے بعد سسکاٹون اور کیلگری بھی جا رہے ہیں۔ ہمیں آپ کی کمیونٹی پر فخر ہے کہ آپ لوگ کینیڈا کی ترقی میں حصہ لے رہے ہیں۔ حضور انور کی لیڈر شپ پر خوش ہیں اور بہت احترام کرتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: میں آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ اس طرح کھلے دل کے ساتھ آپ نے ویل کم کیا ہے۔ آپ کے پرائم منسٹر منتخب ہونے پر مجھے موقع نہیں ملا کہ آپ کو براہ راست ذاتی طور پر مبارک باد دوں۔ اب میں آپ کو مبارک باد دیتا ہوں، اب مجھے موقع مل رہا ہے۔ حضور انور نے فرمایا میں نے خط کے ذریعہ مبارک باد بھجوائی تھی۔

اس پر پرائم منسٹر نے حضور انور کا شکریہ ادا کیا۔

حضور انور نے فرمایا: میں نے پارلیمنٹ کا سیشن دیکھا ہے۔ بہت اچھا تھا۔ میں محظوظ ہوا ہوں۔ میں نے یہ بھی دیکھا کہ آپ بڑے پُرسکون تھے۔

اس پر پرائم منسٹر نے کہا شروع میں مجھے کچھ سوالوں کا جواب دینا پڑتا تھا۔ کوشش یہی ہوتی ہے کہ calm رہوں اور دوسروں کا احترام کروں۔

حضور انور نے فرمایا: آپ نے پارلیمنٹ میں ایسی باتوں پر اور مسائل پر بحث کی ہے جو آج کل ہر جگہ ایشو بنے ہوئے ہیں۔ انتہا پسندی اور دہشت گردی کے حوالہ سے بات کی ہے۔

پرائم منسٹر نے کہا: احمدیہ کمیونٹی کینیڈا میں اعلیٰ اقدار کے قیام کے لئے بہت اچھا کام کر رہی ہے، جس پر ہمیں فخر ہوتا ہے۔ جماعت نے یہاں سِیرین رِفیوجیز کو بھی سنبھالا ہے۔ رِفیوجیز کے معاملہ میں بھی آپ کا بڑا مثبت کردار ہے۔

وزیر اعظم نے کہا: ایک اور مثال یہ ہے کہ آپ ہر قسم کی شدت پسندی کی مذمت کرتے ہیں۔ آپ ملک کے وفادار لوگ ہیں۔ وزیر اعظم نے کہا گزشتہ حکومت میں ریلیجئس فریڈم کا ایک دفتر تھا، ہم نے اب اس ادارے کو تبدیل کیا ہے، کیونکہ سابقہ دفتر کے کچھ سیاسی مقاصد تھے۔ ہم چاہتے ہیں کہ اس دفتر کے قیام کا مقصد صرف انسانیت ہونا چاہئے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: یہ تو بہت اچھی بات ہے۔ اس کی دنیا میں بہت زیادہ ضرورت ہے۔ ہر جگہ انصاف کی کمی ہے۔ حضور انور نے دعا کی کہ خدا تعالیٰ ہر اچھے کام میں آپ کی مدد کرے جو آپ کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق دے کہ آپ ایسے قدم اُٹھائیں جو دنیا کو امن کے قریب لے آئیں۔

اس پر وزیر اعظم نے کہا کہ ہماری بھی یہی خواہش ہے۔ وزیر اعظم کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ one to one ملاقات قریباً پندرہ منٹ تک جاری رہی۔ بعد ازاں وزیر اعظم جسٹن ٹروڈو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو ساتھ والے کمرے میں لے آئے جہاں پر درج ذیل چھ منسٹرز موجود تھے۔

(1) آنریبل نودیپ بینس (منسٹر آف اِنوویشن، سائنس اینڈ اکانامک ڈیولپمنٹ، (2) آنریبل کرسٹی ڈنکن (منسٹر آف سائنس)، (3) آنریبل ہرجیت سجّن (منسٹر آف ڈیفنس)، (4) آنریبل میلانی جولی (منسٹر آف ہیریٹیج)، (5) آنریبل جان ملکولم (منسٹر آف امیگریشن، سٹیزن شپ اینڈ رفیوجیز) (6) Hon. Karla Qualtrough (منسٹر آف سپورٹس اینڈ پرسنس وِد ڈس ایبی لیٹیز)، ان کے علاوہ ممبر پارلیمنٹ آنریبل جوڈی سگرو بھی موجود تھیں۔

اس کمرہ میں وزیر اعظم اور دیگر چھ منسٹرز کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ملاقات قریباً نصف گھنٹہ جاری رہی۔

وزیر اعظم نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو دوبارہ خوش آمدید کہا اور جماعت کی خدمات کا ذکر کیا اور بتایا کہ احمدیہ جماعت وہ کمیونٹی ہے جو دُنیا میں امن کے قیام کے لئے کوشاں ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ کا بھی شکریہ۔ مَیں خاص طور پر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ آپ نے احمدی رفیوجیز کو قبول کیا ہے۔ سیریا سے آنے والی فیملیز اور لاہور کے شہداء کی فیملیز کو قبول کیا ہے۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
مَیں اس وقت سے اللہ تعالیٰ کے ہاں لوحِ محفوظ میں خاتم النبیین قرار پایا ہوں جب کہ آدم ابھی تخلیق کے مراحل میں تھے۔ (مسند احمد)

طالب دعا: ایڈووکیٹ منور احمد خان، صدر جماعت احمدیہ پوری اُڈیشہ مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
اخلاقِ حسنہ کی تکمیل کیلئے مجھے مبعوث کیا گیا ہے۔ یعنی میں اچھے اور اعلیٰ اخلاق کی تکمیل کیلئے مبعوث ہوا ہوں۔ (مؤطا امام مالک)

طالب دعا: ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیما پوری مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، حیدر آباد

حضور انور نے وزیر اعظم سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ جب مَیں 2012 میں پہلی دفعہ آپ سے ملا تھا اُس وقت مَیں نے آپ کے لئے دعا کی تھی اور کہا تھا کہ آپ ایک دن وزیر اعظم بنیں گے پتہ نہیں آپ کو یاد ہے یا نہیں۔ اس پر وزیر اعظم نے کہا مجھے اچھی طرح یاد ہے۔

حضور انور نے فرمایا: مجھے اُس وقت یہ بھی پتہ تھا کہ آپ ان لوگوں میں شامل ہیں جو انسانی حقوق کی قدر کرتے ہیں۔ اس پر وزیر اعظم نے حضور انور کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ مَیں کہہ سکتا ہوں کہ ہر پارٹی احمدیہ جماعت کو سپورٹ کرتی ہے۔ احمدیوں کے اصول اور اقدار کی ہم تعریف کرتے ہیں۔

دوسرے تمام منسٹرز نے باری باری اپنا تعارف کرایا۔ حضور انور کے ساتھ منسٹر آف ہیریٹیج آنریبل میلانی جولی بیٹھی ہوئی تھیں۔ موصوفہ نے کہا اگلے سال کینیڈا کی 150 ویں انیورسری ہے اس کو ہم منا رہے ہیں، مجھے اُمید ہے کہ احمدیہ کمیونٹی اس میں بھرپور حصہ لے گی۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جماعت کینیڈا ابھی اپنے پچاس سال منا رہی ہے اور ان کی تقریبات منعقد ہو رہی ہیں۔ امسال ان کا چالیسواں جلسہ سالانہ تھا۔ یوکے میں ہمارا امسال پچاسواں جلسہ سالانہ تھا جس میں 38 ہزار سے زائد لوگ شامل ہوئے تھے اور کینیڈا کے جلسہ میں حاضری 25 ہزار کے قریب تھی۔

پرائم منسٹر نے سوال کیا کہ احمدیہ کمیونٹی، جو یوکے اور کینیڈا میں ہے کیا اس میں کوئی فرق ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: دونوں ملکوں میں حکومتی سطح پر اچھے تعلقات ہیں۔ یوکے میں سب سے پہلے احمدیہ پارلیمانی گروپ بنا تھا۔ اب کینیڈا میں بھی بن چکا ہے۔ کینیڈا میں احمدی یوکے سے کم ہوں گے۔ لیکن یہاں حکومت کے ساتھ جو تعلقات ہیں، حکومت کا جو رسپانس ہے وہ یُوکے سے زیادہ ہے۔

حضور انور نے فرمایا یُوکے میں کچھ مسلمان تنظیمیں ہیں جو اس بات پر راضی نہیں کہ ہمارے ان کے ساتھ قریبی تعلقات ہوں جبکہ ہم چاہتے ہیں کہ انسانیت کی اقدار کے قیام کے لئے سب مل کر کام کریں۔ آپس میں اتحاد ہو تو اس میں بہتری ہے۔

حضور انور نے فرمایا: باقی جو دوسرے مذاہب ہیں اُن سے یہاں بھی اور یوکے میں بھی اچھے تعلقا ہیں۔

وزیر اعظم نے حضور انور سے سوال کیا کہ آپ ایک ایسی تنظیم ہیں جس کی مخالفت ہوتی ہے تو میں آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ دوسرے مائنارٹیز ایشوز کو کس طرح دیکھتے ہیں ۔ مثلاً جینڈر ایشو ہے ، اکنامک ایشوز ہیں۔ اسی طرح ریلیجس فریڈم ہے۔ اس بارہ میں ہماری رہنمائی فرمائیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ نے ایک سوال میں بہت سے ایشوز شامل کئے ہیں۔ ہمیں ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ دیکھنا ہوگا۔ حضور انور نے فرمایا میں ایک مذہبی آدمی کی حیثیت سے اور اسلام کی حیثیت سے اسلامی تعلیم کے مطابق یہی کہوں گا کہ ہر شخص کو مذہبی آزادی ملنی چاہئے۔ مثلاً ہر عورت کو یہ حق ہے کہ پوری طرح تعلیم حاصل کرے۔ لیکن کچھ مذہبی معاملات ایسے ہیں جس پر حکومت کو دخل اندازی نہیں کرنی چاہئے ۔ مثلاً حجاب ہے۔ Segregration ہے، مرد اور عورت اپنے مختلف پروگراموں میں علیحدہ علیحدہ ہالوں میں بیٹھتے ہیں ۔ حضور انور نے فرمایا جو Segregration کا ایشو ہے آپ کو یہ دیکھنا چاہئے کہ عورت کیا چاہتی ہے۔ اگر وہ علیحدہ بیٹھنا چاہتی ہے اور علیحدہ بیٹھنے میں زیادہ آرام اور سہولت محسوس کرتی ہے اور آزادی محسوس کرتی ہے تو پھر حکومت کو اس میں روک نہیں ڈالنی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آپ نے اکنامک ایشو زکی بات کی ہے ۔ یہ میرے نزدیک ایک بڑا ایشو ہے۔ مالی مشکلات کی وجہ سے کچھ ایسے نوجوان ہیں جو مایوسی کا شکار ہو کر شدت پسند گروہوں کی طرف مائل ہوئے ہیں۔ کچھ حد تک عراق کی جنگ کے بعد بھی یہ ایشو بڑھا ہے اور پھر 11/9 کے بعد مزید بڑھا ہے اور کچھ نئی تنظیمیں اور گروپس بنے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا میں سمجھتا ہوں کہ 2008ء کے اکنامک کرائسز کے بعد دہشت گردی زیادہ بڑھی ہے اور داعش کا قیام ہوا ہے اور پھر اس کے بعد عرب اسپرنگ بھی ہوا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ دہشت گرد تنظیموں نے نوجوانوں کی بے چینی اور مایوسی سے فائدہ اُٹھایا ہے۔ نوجوانوں کے پاس ملازمتیں نہیں تھیں ۔ اکنامک کرائسز کی وجہ سے بہت سے لوگ اپنی ملازمتوں سے محروم ہوئے۔ اس بات سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے انتہا پسند، دہشت گرد تنظیموں نے ان نوجوانوں کو پیسہ کا لالچ دیا۔ چنانچہ بہت سے لوگ جا کر دہشت گرد تنظیموں میں شامل ہوئے۔

حضور انور نے فرمایا: میں نے کینیڈا کے حوالہ سے پڑھا ہے کہ یہاں سے جو لوگ عراق ، سیریا دہشت گردی کیلئے گئے ہیں ان میں سے بیس فیصد عورتیں ہیں اور یہ بڑی خطرناک بات ہے ۔ اگر عورتیں ریڈکلائز ہوتی ہیں تو پھر انہوں نے اپنے بچوں کو بھی یہی ٹریننگ دینی ہے۔

حضور انور نے فرمایا : یورپ کے ممالک تو مسلمان دنیا کے قریب ہیں اسلئے یورپ میں دہشت گردی کے آنے کا ایک بڑا خطرہ ہے بلکہ بعض واقعات ہو بھی گئے ہیں ۔ یورپ کی نسبت آپ لوگ کینیڈا میں مسلمان ممالک سے دور تو ہیں۔ لیکن آپ کو یہ نہیں سوچنا چاہئے کہ ہم محفوظ ہیں ۔ یہاں بھی یہ دہشت گرد گروپ خطرہ بن سکتے ہیں۔

اس پر وزیر اعظم نے کہا حضور بالکل صحیح کہہ رہے ہیں ۔ ریڈیکلائزیشن اور شدت پسندی کو ختم کرنے کے لئے ہم سب کو مل کر اکٹھا کام کرنا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا: اگر مسلمان اپنی حقیقی تعلیم پر عمل کریں تو وہ کبھی بھی دہشت گرد نہیں بن سکتے ۔ کیونکہ اسلام کے بانی آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے ’’حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْاِيْمَانِ‘‘ کہ وطن سے محبت ایمان کا حصہ ہے۔ اگر اپنے ملک سے محبت ہو تو پھر آپ کی ہر کوشش ملک کی ترقی کے لئے ہوگی۔ حضور انور نے فرمایا: پس اسی وجہ سے ہم احمدی لوگ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہمارے لوگ ریڈیکلائز نہیں ہوتے کیونکہ ہم اسلام کی حقیقی تعلیم پر عمل پیرا ہیں۔

وزیر اعظم نے آخر پر ایک دفعہ دوبارہ حضور انور کا شکریہ ادا کیا۔ وزیر اعظم کینیڈا اور ان کی کابینہ کے چھ منسٹرز کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات چار بج کر 35 منٹ تک جاری رہی ۔ بعد ازاں پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پارلیمنٹ ہل سے ہوٹل Fairmont Chatfau Laurier تشریف لے آئے۔ یہ ہوٹل پارلیمنٹ سے پانچ منٹ کی مسافت پر ہے۔ پروگرام کے مطابق یہاں کچھ وقت کے لئے عارضی قیام تھا۔ بعد ازاں دوبارہ پارلیمنٹ ہل کے لئے روانگی تھی ۔ جہاں Sir John A Macdonald Hall میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اعزاز میں ایک تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا۔

پروگرام کے مطابق ساڑھے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پارلیمنٹ ہِل کیلئے روانہ ہوئے اور چھ بجکر پینتیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ’’سر جان اے میکڈانلڈ ہال‘‘ میں تشریف آوری ہوئی۔ حضور انور کی آمد سے قبل آج کی اس اہم تقریب میں شامل ہونے والے تمام مہمان اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھ چکے تھے۔

آج کی اس تقریب میں شامل ہونے والے مہمانوں میں حکومت کینیڈا کے چھ منسٹرز، 57 نیشنل ممبران پارلیمنٹ، 11 ممالک کے ایمبیسڈرز، جرمنی، جمیکا، انڈیا ، پیرو، سری لنکا، اسرائیل ، ہالینڈ ، قزاقستان، انگولا ، کروشیا اور وینیزویلا ، اس کے علاوہ یو ایس اے ایمبیسی کے فرسٹ سیکرٹری اور لیبیا کی ایمبیسی کے نمائندہ شامل ہوئے۔

صوبہ اونٹاریو کے ایک منسٹر بھی شامل ہوئے۔ اس کے علاوہ 30 سے زائد اہم شخصیات شامل ہوئیں جن میں: چیف آف سٹاف فار منسٹرز ☆ ڈائریکٹر ایونجلیکل فیلوشپ ☆ چیف کمیونیکیشن آفیسر آف کینیڈین ریڈ کراس ☆ اسسٹنٹ کمشنر آر سی ایم پی ☆ پروفیسرز اینڈ ڈِینس اینڈ وائس پریزیڈنٹ آف یونیورسٹی آف اوٹاوا اینڈ کارلٹن یونیورسٹی ☆ ڈائریکٹر نیشنل کینیڈین کونسل فار مُسلمز ☆ پریذیڈینٹ آف پروگریسو مُسلم کینیڈا ☆ ہیومن رائٹس آف کینیڈا کے نمائندہ ☆ ریلیجس فریڈم اینڈ انکلوزن ☆ انڈو کینیڈین بزنس چیمبر ☆ یُو ایس گورنمنٹ یُو ایس سی آئی آر ایف آفس کے نمائندے ☆ تھنک ٹینک ممبرز۔

یہ سبھی لوگ اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جان میکڈانلڈ ہال میں تشریف آوری کے بعد سٹیج پر تشریف لے آئے۔

......☆......☆......☆......

وَسِّعْ مَكَانَكَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
JANIC CONSTRUCTION PVT. LTD
Mohammad. Janealam Shaikh
E-Mail id : janicconstruction@gmail.com
Mobile No: 09819780243, 07738256287
Res : Mazagaon, Mumbai - 400010

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

INDIAN ROLLING SHUTTERS
WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS
Prop : HAMEED AHMAD GHOURI
Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)
Mobile : 09849297718

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

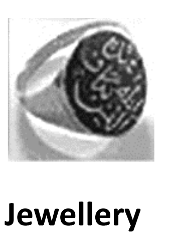

انسان ہر ایک گناہ کیلئے خواہ وہ ظاہر کا ہو خواہ باطن کا، خواہ اسے علم ہو یا نہ ہو اور ہاتھ اور پاؤں اور زبان اور ناک اور آنکھ اور سب قسم کے گناہوں سے استغفار کرتا رہے

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 7 / اکتوبر 2016 بطرز سوال و جواب

بمطابق منظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال: معرفت کیا ہے اور حضرت مسیح موعودؑ اپنی جماعت کو کس معرفت میں ترقی کروانا چاہتے تھے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا، آپؑ چاہتے تھے کہ صرف سطحی طور پر ہی اس بات کا اظہار نہ ہو کہ ہم مسلمان ہیں یا ہم کلمہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ پڑھنے والے ہیں بلکہ اسلام لانے کے بعد اپنے ایمان میں ترقی کرنی ہے۔ آپ نے یہ فرمایا کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ پڑھتے ہو تو اس بات کی تلاش کرو کہ اللہ تعالیٰ کیا ہے اور ہم سے کیا چاہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حقوق کیا ہیں اور ہم نے کس طرح ادا کرنے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات کو کس طرح سمجھنا ہے اور ان پر کس طرح عمل کرنا ہے۔ ہم نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کا رسول مانا ہے، خاتم الانبیاء مانا ہے تو پھر آپ کے احکامات اور آپ کی سنت کو جاننے اور اس پر عمل کرنے کے راستے تلاش کرنے ہیں۔

سوال: حضرت مسیح موعودؑ نے جلسہ کا کیا مقصد بیان فرمایا ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا، حضرت مسیح موعودؑ نے جلسہ کا یہ مقصد بیان فرمایا ہے کہ روحانیت میں ترقی ہو۔ جب معرفت حاصل ہو جائے تو صرف علمی حظّ تک ہی یہ معرفت نہ رہے بلکہ اس کو روحانیت میں اور عمل میں ترقی کا ذریعہ بننا چاہئے۔ آپ نے فرمایا کہ تقویٰ میں ترقی کرو۔ تقویٰ یہی ہے کہ جو علم حاصل کیا، جو روحانیت کا معیار حاصل کیا، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے جو محبت کا تعلق قائم کیا ہے، آپس کے تعلقات میں جو خوبصورتی پیدا کی ہے اس میں اب دوام پیدا کرو۔

سوال: دنیا بھر میں جس طرح احمدیت پھیل رہی ہے اور ترقی کر رہی ہے، جلسوں کے انعقاد کے متعلق حضور انور نے کیا نصیحت فرمائی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا، دنیا میں جس طرح جماعتیں پھیل رہی ہیں اور ترقی کر رہی ہیں ضروری تھا کہ ہر ملک میں جہاں بھی جماعت ہے اس نہج پر جلسے منعقد کئے جائیں جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں ہوتے تھے۔ سال میں کم از کم ایک مرتبہ آپ علیہ السلام نے ہمیں اپنی حالتوں میں تبدیلیاں پیدا کرنے کے لئے تربیتی مقصد کے لئے جمع ہونے کا فرمایا تھا۔

سوال: جماعت احمدیہ کینیڈا کے پچاس سال مکمل ہونے پر حضور انور نے احباب جماعت کینیڈا کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا، اس سال کو یہاں کے رہنے والے احمدی خاص اہمیت دے رہے ہیں۔ لیکن ہر احمدی کو یاد رکھنا چاہئے کہ اس کی اہمیت تو تبھی ہو گی جب ہر احمدی جو کینیڈا میں رہتا ہے اس بات کی کوشش کرے کہ ہم نے احمدی ہونے کے بعد جو عہد بیعت حضرت مسیح موعودؑ سے باندھا ہے اسے ہم نے پورا کرنا ہے۔ جو توقعات آپؑ نے ہم سے رکھی ہیں ان پر پورا اُترنا ہے۔ ورنہ پچاس سال ہوں یا اس سے زیادہ سال ہوں اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔

سوال: حضور انور نے پاکستان سے ہجرت کر کے آنے والے احمدیوں کو کس ذمہ داری کی طرف توجہ دلائی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا، آپ نے دینی آزادی کے حصول کے لئے ہجرت کی ہے۔ پس یہاں کے رہنے والے ہر احمدی کی علاوہ اس عہد کے جو وہ کرتا ہے کہ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا، ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ جس مقصد کے لئے ہجرت کی اس کو حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ اپنی نسلوں کو بتائیں کہ ہم پاکستان میں ایسے حالات سے آئے اور یہاں جو حالات بہتر ہوئے ہیں وہ اس بات کا تقاضا کرتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کا حقیقی شکر گزار بندہ بنتے ہوئے اس کے احکامات پر عمل کرنے والے بنیں۔ حضرت مسیح موعودؑ سے بیعت کے وقت بھی ہم نے جو عہد کیا ہے اسے پورا کریں۔

سوال: حضور انور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کیا نصائح بیان فرمائیں جو ہماری روحانی تبدیلی کا باعث ہیں؟

جواب: حضور انور نے فرمایا، حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ میں نے بارہا اپنی جماعت کو کہا ہے کہ تم نرے اس بیعت پر ہی بھروسہ نہ کرنا۔ اس کی حقیقت تک جب تک نہ پہنچو گے تب تک نجات نہیں۔ قشر پر صبر کرنے والا مغز سے محروم ہوتا ہے۔ اگر مُرید خود عامل نہیں تو پیر کی بزرگی اسے کچھ فائدہ نہیں دیتی۔ کشتی نوح کا بار بار مطالعہ کرو اور اس کے مطابق اپنے آپ کو بناؤ۔ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا (الشّمس:10) یعنی یقیناً وہ کامیاب ہو گیا جس نے تقویٰ کو پروان چڑھایا۔ یوں تو ہزاروں چور، زانی، بدکار، شرابی، بدمعاش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امّت ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں مگر کیا وہ درحقیقت ایسے ہیں؟ ہرگز نہیں امتی وہی ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات پر پورا کاربند ہے۔

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیعت کا کیا معیار بیان فرمایا ہے ؟

جواب: حضور انور نے فرمایا، حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ جو بیعت اور ایمان کا دعویٰ کرتا ہے اس کو ٹٹولنا چاہئے کہ کیا میں چھلکا ہی ہوں یا مغز؟ جب تک مغز پیدا نہ ہو ایمان، محبت، اطاعت، بیعت، اعتقاد، مریدی، اسلام کا مدّعی سچا مدّعی نہیں ہے۔ خوب یاد رکھو کہ معلوم نہیں موت کس وقت آجاوے۔ لیکن یہ یقینی امر ہے کہ موت ضرور ہے۔ پس نرے دعویٰ پر ہرگز کفایت نہ کرو اور خوش نہ ہو جاؤ۔ وہ ہرگز ہرگز فائدہ رساں چیز نہیں۔ جب تک انسان اپنے آپ پر بہت موتیں وارد نہ کرے اور بہت سی تبدیلیوں اور انقلابات میں سے ہو کر نہ نکلے وہ انسانیت کے اصل مقصد کو نہیں پا سکتا۔ حقیقت کو طلب کرو۔ نرے ناموں پر راضی نہ ہو جاؤ۔ کس قدر شرم کی بات ہے کہ انسان عظیم الشان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اُمّتی کہلا کر کافروں کی سی زندگی بسر کرے۔ تم اپنی زندگی میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونہ دکھاؤ۔ وہی حالت پیدا کرو۔

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیعت کرنے والوں کو کیا نصیحت فرمائی ؟

جواب: حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعودؑ بیعت کنندگان کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آدمی کو بیعت کر کے صرف یہی نہ ماننا چاہئے کہ یہ سلسلہ حق ہے اور اتنا ماننے سے اسے برکت ہوتی ہے۔ فرمایا، نیک بنو۔ متقی بنو۔ یہ وقت دعاؤں سے گزارو۔ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے ایمان کے ساتھ عمل صالح بھی رکھا ہے۔ یاد رکھو کہ انسان کے عمل پر ہمیشہ چور پڑا کرتے ہیں۔ وہ کیا ہیں۔ ریاکاری عُجب اور قسم قسم کی بدکاریاں اور گناہ جو اس سے صادر ہوتے ہیں ان سے اعمال باطل ہو جاتے ہیں۔ عمل صالح وہ ہے جس میں ظلم، عُجب، ریا، تکبر اور حقوق انسانی کے تلف کرنے کا خیال تک نہ ہو۔ اگر ایک آدمی بھی گھر بھر میں عمل صالح والا ہو تو سب گھر بچا رہتا ہے۔ بعض آدمی ایسے ہیں کہ ان کو گناہ کی خبر ہوتی ہے اور بعض ایسے کہ ان کو گناہ کی خبر بھی نہیں ہوتی۔ وہ اتنے عادی ہو جاتے ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کے لئے استغفار کا التزام کرایا ہے۔ انسان ہر ایک گناہ کے لئے خواہ وہ ظاہر کا ہو خواہ باطن کا، خواہ اسے علم ہو یا نہ ہو اور ہاتھ اور پاؤں اور زبان اور ناک اور آنکھ اور سب قسم کے گناہوں سے استغفار کرتا رہے۔

سوال: حضرت مسیح موعودؑ نے فوق الطاقت بلاؤں سے بچنے کا کیا طریق بیان فرمایا ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا، (حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں) آجکل آدمؑ کی دعا پڑھنی چاہئے۔ رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ۔ (الاعراف:24) کہ اے ہمارے رب! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر تُو نے ہمیں معاف نہ کیا اور ہم پر رحم نہ کیا تو ہم گھاٹا پانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔ یہ دعا اوّل ہی قبول ہو چکی ہے۔ غفلت سے زندگی بسر مت کرو۔ جو شخص غفلت سے زندگی نہیں گزارتا ہرگز امید نہیں کہ وہ کسی فوق الطاقت بلا میں مبتلا ہو۔ کوئی بلا بغیر اذن کے نہیں آتی۔ مجھے یہ دعا الہام ہوئی کہ رَبِّ كُلُّ شَيْءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنِيْ وَانْصُرْنِيْ وَارْحَمْنِيْ یہ بھی دعا بہت پڑھنی چاہئے۔

سوال: حضرت مسیح موعودؑ نے باہمی اتفاق اور اتحاد کے متعلق کیا نصائح فرمائی ہیں؟

جواب: حضور انور نے فرمایا، (حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں) مَیں دو ہی مسئلے لے کر آیا ہوں۔ اول خدا کی توحید اختیار کرو۔ دوسرے آپس میں محبت اور ہمدردی ظاہر کرو۔ وہ نمونہ دکھلاؤ کہ غیروں کے لئے کرامت ہو۔ یہی دلیل تھی جو صحابہؓ میں پیدا ہوئی تھی۔ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ۔ یاد رکھو تالیف ایک اعجاز ہے۔ میرے وجود سے انشاء اللہ ایک صالح جماعت پیدا ہو گی۔ جو اپنے جذبات پر قابو نہیں پا سکتے اور باہم محبت اور اخوت سے نہیں رہ سکتے جو ایسے ہیں وہ یاد رکھیں کہ وہ چند روزہ مہمان ہیں جب تک کہ عمدہ نمونہ نہ دکھائیں۔ ایسا شخص جو میری جماعت میں ہو کر میرے منشا کے موافق نہ ہو وہ خشک ٹہنی ہے اس کو اگر باغبان کاٹے نہیں تو کیا کرے۔ پس ڈرو میرے ساتھ وہ نہ رہے گا جو اپنا علاج نہ کرے گا۔"

سوال: حضرت مسیح موعودؑ نے ایک مومن کا کیا معیار بیان فرمایا ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا، حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ انسان اصل میں اُنسان سے لیا گیا ہے یعنی جس میں دو حقیقی اُنس ہوں۔ ایک اللہ تعالیٰ سے اور دوسرا بنی نوع کی ہمدردی۔ جب یہ دونوں اُنس اس میں پیدا ہو جاویں اُس وقت اِنسان کہلاتا ہے۔ اور یہی وہ بات ہے جو انسان کا مغز کہلاتی ہے۔ اور اسی مقام پر انسان اولوالالباب کہلاتا ہے۔ جب تک یہ نہیں، کچھ بھی نہیں۔ ہزار دعویٰ کر دکھاؤ مگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک، اس کے نبی اور فرشتوں کے نزدیک (یہ سب) ہیچ ہے۔

سوال: حضرت مسیح موعودؑ نے دنیا کی نعمتوں کے حصول کا کیا طریق بیان فرمایا ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا، حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جو یہ دعا تعلیم فرمائی ہے کہ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً۔ (البقرة:202) اس میں بھی دنیا کو مقدم کیا ہے۔ لیکن کس دنیا کو؟ حَسَنَةُ الدُّنْيَا کو جو آخرت میں حسنات کا موجب ہو جاوے۔ دنیا کو ہر ایسے طریق سے حاصل کرو جس کے اختیار کرنے سے بھلائی اور خوبی ہی ہو۔ نہ وہ طریق جو کسی دوسرے بنی نوع انسان کی تکلیف رسائی کا موجب ہو۔ نہ ہم جنسوں میں کسی عار و شرم کا باعث۔ ایسی دنیا بیشک حَسَنَةُ الْاٰخِرَة کا موجب ہو گی۔

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی بعثت کی کیا غرض بیان فرمائی ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا کہ تقویٰ کی اہمیت بیان کرتے ہوئے آپؑ فرماتے ہیں کہ ہمیں جس بات پر مامور کیا ہے وہ یہی ہے کہ تقویٰ کا میدان خالی پڑا ہے۔ تقویٰ ہونا چاہئے، نہ یہ کہ تلوار اٹھاؤ۔ یہ حرام ہے۔ اگر تم تقویٰ کرنے والے ہو گے تو ساری دنیا تمہارے ساتھ ہو گی۔ پس تقویٰ پیدا کرو۔

سوال: آج کل جو دنیا کے حالات ہیں اس حوالے سے حضور انور نے کیا نصیحت فرمائی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا کہ دنیا کی آج بھی جو حالت ہے وہ اس فکر میں ڈالنے والی ہے کہ دنیا کا انجام کیا ہونے والا ہے۔ گزشتہ دنوں ایک صاحب کہنے لگے کہ دنیا بڑی تیزی سے تباہی کی طرف جا رہی ہے تو ہمارا کیا ہوگا۔ تو اس کا جواب تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ایک شعر میں بھی دے دیا ہے۔ یہاں بھی تفصیل بیان کی کہ

آگ ہے پر آگ سے وہ سب بچائے جائیں گے
جو کہ رکھتے ہیں خدائے ذوالعجائب سے پیار

پس یہ اصل ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ سے تعلق مضبوط کریں اور جہاں اللہ تعالیٰ کے حق ادا کریں، اس کے بندوں کے بھی حق ادا کرنے والے ہوں۔ ان حسنات کو حاصل کرنے کی کوشش کریں جو خدا تعالیٰ کے بتائے ہوئے اصول کے تحت حسنات ہیں اور برائیوں سے بچنے کی کوشش کریں۔ ان برائیوں سے بچنے کی کوشش کریں جو خدا تعالیٰ کے نزدیک برائیاں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے کھول کر ہمیں قرآن کریم میں بیان فرما دیا ہے۔

سوال: حضور انور نے جماعت کینیڈا کے پچھتر سال پورے ہونے پر کن توقعات کا اظہار فرمایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا، جب یہاں جماعت کے پچھتّر سال پورے ہوں انشاء اللہ، تو ہم کہہ سکیں کہ ہم نے دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا جو عہد کیا تھا اس پر نہ صرف ہم قائم ہیں بلکہ اس میں ترقی کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

جماعتی رپورٹیں

جماعت احمدیہ مدورائی کے زیر انتظام بُک اسٹال کا انعقاد

✡ ضلع مدورائی، تامل ناڈو میں مورخہ 2 تا 12 رستمبر 2016 کو Bapsi Book کی جانب سے ایک بُک فیئر کا انعقاد کیا گیا جس میں جماعت احمدیہ کو بھی بُک اسٹال لگانے کی توفیق ملی۔ سٹال میں تمل اور انگریزی زبان میں جماعتی کتب ڈسپلے کی گئی تھیں۔ 15,000 سے زائد زائرین نے بُک اسٹال کا وزٹ کیا۔ اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کثیر تعداد میں زائرین کو جماعتی کتب اور لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ حضور انور کی دعاؤں کے طفیل نہایت پُر امن ماحول میں بُک اسٹال کا اہتمام ہوا۔

جماعت احمدیہ مدورائی کی طرف سے یوم تبلیغ کا انعقاد

✡ مورخہ 25 رستمبر 2016 کو جماعت احمدیہ مدورائی کی تین جماعتوں اونیاپورم، بی بی کولم اور آئنور نے مشترکہ یوم تبلیغ منایا۔ خدام، انصار اور اطفال نے بعد نماز فجر گروپ کی صورت میں جاکر تبلیغ کی اور لٹریچر تقسیم کیا۔ بعد نماز مغرب جماعت احمدیہ بی بی کولم میں تبلیغی اجلاس منعقد ہوا۔ اس موقع پر دو بیعتیں ہوئیں پانچ افراد نے تجدید بیعت کی۔ اللہ تعالیٰ انہیں ثبات قدم عطا فرمائے۔ (کے. وی. محمد طاہر، مبلغ انچارج مدورائی، وردونگر، تامل ناڈو)

جماعت احمدیہ حیدرآباد کی تبلیغی وتربیتی مساعی

✡ مورخہ 2 راکتوبر 2016 کو احمدیہ مسجد فلک نما میں جلسہ تعلیم القرآن کا انعقاد کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم فرید احمد غوری صاحب نے کی، مکرم اعجاز احمد صاحب نے ایک نظم خوش الحانی سے سُنائی۔ بعدازاں مکرم مدثر احمد صاحب، مکرم رشید احمد صاحب اور خاکسار نے قرآن مجید کے متعلق مختلف موضوعات پر تقریر کی۔ دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

✡ مورخہ 4 راکتوبر 2016 کو مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ حیدرآباد، مکرم محمد عظمت اللہ غوری صاحب اور خاکسار پر مشتمل وفد نے امریکن کونسلٹ سے ملاقات کر کے انہیں جماعت احمدیہ کا تعارف کرایا اور کتاب لائف آف محمد، ورلڈ کرائسس اور جماعتی لیف لیٹس کا تحفہ پیش کیا۔

✡ ماہ اکتوبر میں حلقہ بشارت نگر میں ہر ہفتہ کے دن بعد نماز فجر تعلیمی کلاس لگائی گئی جس میں قاعدہ یسرنا القرآن، قرآن کریم ناظرہ اور نماز باترجمہ پڑھائی گئی۔ نیز کتاب ''الوصیت'' کا تعارف بھی کرایا گیا۔

✡ مورخہ 27 راکتوبر 2016 کو ایک جماعتی وفد نے مکرم پربھاکر صاحب ایم. ایل. اے. (بی. جے. پی) حیدرآباد سے ملاقات کر کے انہیں جماعت احمدیہ کا تعارف کرایا اور کتب کا تحفہ پیش کیا۔ مورخہ 29 راکتوبر کو جناب ایس راملونائک صاحب ایم. ایل. اے حیدرآباد کو قرآن کریم تلگو ترجمہ اور دیگر جماعتی کتب کا تحفہ پیش کیا گیا۔ اسی دن جناب رام موہن صاحب میئر حیدرآباد سے ملاقات کر کے انہیں جماعتی کتب دی گئیں۔ مورخہ 31 راکتوبر کو جناب این نرسمہا ریڈی صاحب ہوم منسٹر تلنگانہ اسٹیٹ سے ملاقات کر کے انہیں جماعت کا تعارف کرایا گیا اور جماعتی کتب کا تحفہ پیش کیا گیا۔

✡ مورخہ 13 رنومبر 2016 کو صبح گیارہ بجے مسجد الحمد سعید آباد میں جلسہ تعلیم القرآن کا انعقاد کیا گیا جس کی صدارت مکرم محمد عظمت اللہ صاحب امیر ضلع حیدرآباد نے کی۔ تلاوت قرآن مجید مکرم حمید احمد غوری صاحب نے کی۔ نظم مکرم فرقان احمد صاحب نے پڑھی۔ بعدازاں مکرم عنایت اللہ صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن ووقف عارضی قادیان، مکرم محمد سہیل صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد اور خاکسار نے تقریر کی۔ بعد ازاں 15 بچوں کی تقریب آمین منعقد ہوئی اور انہیں قرآن مجید تحفۃً دیا گیا۔ دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اسی طرح مورخہ 13 رنومبر کو جماعت احمدیہ سکندرآباد میں بھی جلسہ تعلیم القرآن منعقد کیا گیا۔

(محمد کلیم خان، مبلغ انچارج حیدرآباد، تلنگانہ)

جماعت احمدیہ بنگلور میں تربیتی اجلاس

✡ جماعت احمدیہ بنگلور میں مورخہ 6 رنومبر 2016 کو مالی قربانی کی اہمیت کے موضوع پر ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم حافظ رفیق الزمان صاحب نے کی۔ نظم عزیز شیخ ایوب احمد نے پڑھی۔ بعد ازاں خاکسار اور مکرم وسیم احمد صدیق صاحب ناظر بیت المال آمد قادیان نے مالی قربانی کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی۔ دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (میر عبدالحمید شاہد، مبلغ انچارج بنگلور)

جماعت احمدیہ النلّور میں ہفتہ قرآن کریم

✡ جماعت احمدیہ النلور ضلع پالگھاٹ میں مورخہ 5 تا 11 رنومبر 2016 کو ہفتہ قرآن کریم کا انعقاد کیا گیا۔ مکرم مولوی محمد صالح صاحب، مکرم مولوی یوسف صاحب، مکرم مولوی رضاء الحمید صاحب اور مکرم حمزہ پی. ایم صاحب نے قرآن مجید کی کلاسز لیں۔ مورخہ 11 رنومبر کو اختتامی اجلاس منعقد ہوا۔

(سی. پی. صدیق، سیکرٹری تعلیم القرآن ووقف عارضی، النلور)

مجلس خدام الاحمدیہ شموگہ کی جانب سے ایک تربیتی اجلاس

✡ مجلس خدام الاحمدیہ شموگہ کی جانب سے مورخہ 6 رنومبر 2016 کو شموگہ سے 25 کلومیٹر دُور ایک قدرتی خوبصورت مقام پر ایک تربیتی اجلاس کا انعقاد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم عبدالملک صاحب نے کی۔ پھر عہد دہرایا گیا۔ نظم مکرم شیخ مظفر صاحب نے پڑھی۔ بعدازاں خاکسار نے تربیتی امور پر تقریر کی۔ دعا کے ساتھ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ بعدازاں تمام خدام کلواجمیعاً میں شامل ہوئے۔ اس کے بعد مختلف دلچسپ علمی وورزشی پروگرام ہوئے۔ (عبدالواحد خان، مبلغ سلسلہ شموگہ)

مجلس خدام الاحمدیہ محمود آباد وکیرنگ کی جانب سے تبلیغی ٹور

✡ مورخہ 14 رنومبر 2016 کو مجلس خدام الاحمدیہ کیرنگ ومحمود آباد ضلع خوردہ کی جانب سے 75 افراد پر مشتمل ایک وفد نے بذریعہ سائیکل تبلیغی ٹور کیا۔ صبح 8 بجے اجتماعی دعا کے بعد وفد روانہ ہوا اور کیرنگ، ساروا، باگھماری، سمورا، podadiha، کوٹپلّا، دیناری، بھوگاڈا اور ٹلسی پورہ وغیرہ دیہات سے ہوتا ہوا دوپہر بارہ بجے نرگاؤں پہنچا جو کیرنگ سے 25 کلومیٹر کی دُوری پر ہے۔ اس موقع پر مکرم صدر جماعت احمدیہ نرگاؤں کی زیر صدارت ایک تربیتی اجلاس کا انعقاد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید، عہد خدام واطفال اور نظم کے بعد خاکسار نے بزبان اُڑیہ تقریر کی۔ بعدہ مکرم مولوی روشن احمد تنویر صاحب مربی سلسلہ نے ''تبلیغ کی اہمیت وافادیت'' کے موضوع پر تقریر کی۔ شکریہ احباب، صدارتی خطاب ودعا کے ساتھ جلسہ اختتام پزیر ہوا۔ شام 3 بجے اجتماعی دعا کے ساتھ واپسی کا سفر شروع ہوا اور 6 بجے کیرنگ پہنچے۔ الحمدللہ یہ تبلیغی ٹور بہت کامیاب رہا۔ کثیر تعداد میں لوگوں کو لیف لیٹس تقسیم کئے گئے۔ اس سائیکل ٹور کی خبریں 10 مقامی اخبارات میں شائع ہوئیں۔ (فضل حق خان، مربی سلسلہ کیرنگ، اُڈیشہ)

جماعت احمدیہ مرشدآباد میں 23 ویں سالانہ تبلیغی وتربیتی جلسے کا انعقاد

✡ جماعت احمدیہ مرشدآباد صوبہ بنگال کی جانب سے مورخہ 20 رنومبر 2016 کو مسجد بیت الاوّل بھرتپور میں 23 ویں سالانہ تبلیغی وتربیتی جلسے کا انعقاد ہوا۔ بعد نماز ظہر مکرم غلام مصطفیٰ صاحب امیر جماعت احمدیہ مرشدآباد کی زیر صدارت جلسے کا آغاز ہوا۔ مکرم ایم ناصر احمد صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد جنوبی ہند اور مکرم محمد وسیم خان صاحب نائب ناظر دعوت الی اللہ جنوبی ہند بطور مہمان خصوصی شریک ہوئے۔ تلاوت قرآن کریم مکرم حافظ غلام رسول صاحب معلم سلسلہ نے کی۔ نظم مکرم نذرالاسلام صاحب نے پڑھی۔ بعدازاں مکرم سراج الدین صاحب مبلغ سلسلہ، مکرم قاضی طارق احمد صاحب، مکرم محمد علی صاحب اور خاکسار نے مختلف تربیتی موضوعات پر تقریر کی۔ بعد نماز مغرب وعشا جلسہ کی دوسری نشست کا آغاز ہوا جس کی صدارت مکرم ایم ناصر احمد صاحب نے کی۔ تلاوت قرآن کریم مکرم قاری شفاعت اللہ صاحب معلم سلسلہ نے کی۔ نظم عزیزم کبیر الاسلام نے پڑھی۔ بعدازاں مکرم ذوالفقار علی محمود صاحب مبلغ سلسلہ، مکرم عطاء الرحمن صاحب نائب امیر ضلع مرشدآباد، مکرم فضل الحق صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد، مکرم ابوطاہر منڈل صاحب مبلغ سلسلہ، مکرم سیف الدین صاحب مبلغ سلسلہ اور مکرم محمد وسیم خان صاحب نے مختلف تبلیغی وتربیتی موضوعات پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب ودعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اس جلسہ میں 40 جماعتوں کے 550 احباب نے شرکت کی جن میں 150 زیر تبلیغ دوست بھی شامل تھے۔

(ظہیر الحسن، نائب مبلغ انچارج بھرتپور، بنگال)

جماعت احمدیہ پارولی میں ہفتہ قرآن کریم کا انعقاد

✡ جماعت احمدیہ پارولی (صوبہ ایم. پی) میں مورخہ 20 تا 26 رنومبر 2016 کو ہفتہ قرآن مجید منایا گیا۔ روزانہ بعد نماز مغرب وعشا ایک اجلاس ہوا جس میں تلاوت ونظم کے بعد قرآن مجید کی اہمیت وبرکات اور اس کے فضائل کے موضوع پر ایک تقریر ہوئی۔ اسی طرح روزانہ ایک گھنٹہ تلاوت قرآن کریم ہوئی، جو بذریعہ لاؤڈ سپیکر سُنائی گئی۔ آخری دن ایک پروگرام قرآن اور سائنس کے موضوع پر ہوا۔ اختتامی اجلاس مکرم مظفر احمد ناصر صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت ونظم کے بعد محترم موصوف نے قرآن مجید کے احکامات کے موضوع پر تقریر کی۔ ان اجلاسات میں احمدی احباب کے علاوہ 5 غیر احمدی زیر تبلیغ دوستوں نے بھی شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری حقیر مساعی میں برکت عطا فرمائے اور اس کے ذریعہ سعید روحوں کو قبول حق کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین (حلیم خان شاہد، مربی سلسلہ پارولی، ایم. پی)

Zaid Auto Repair
زید آٹو رِپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 8056: مَیں شاہینہ۔اے۔این زوجہ مکرم مبارک احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 25 سال پیدائشی احمدی، ساکن چارمنزلہ بلڈنگ، احمدیہ محلّہ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21/اگست 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 56 گرام (22 کیریٹ) بشمول حق مہر۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/6898 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مبارک احمد | الامۃ: شاہینہ۔اے۔این | گواہ: ایم۔انور احمد

مسل نمبر 8057: مَیں محبوب عالم ولد مکرم حافظ عبد المنان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 61 سال پیدائشی احمدی، ساکن 12/1 شمس الہدیٰ روڈ ڈاکخانہ کولکاتا صوبہ بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22/جون 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ فلیٹ نمبر 1 قیمت 70 لاکھ روپئے، فلیٹ نمبر 2 قیمت 50 لاکھ روپئے (دونوں فلیٹ اہلیہ کے ساتھ مشترکہ)، بینک بیلنس 40 لاکھ روپئے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/20,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ضیاء الحق | العبد: محبوب عالم | گواہ: فرید عالم

مسل نمبر 8058: مَیں راحیلہ بیگم زوجہ مکرم محبوب عالم صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 51 سال تاریخ بیعت 1981، ساکن 12/1 شمس الہدیٰ روڈ ڈاکخانہ کولکاتا صوبہ بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22/جون 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ فلیٹ نمبر 1 قیمت 70 لاکھ روپئے، فلیٹ نمبر 2 قیمت 50 لاکھ روپئے (دونوں فلیٹ خاوند کے ساتھ مشترکہ)، زیورات: ایک گلے کا ہار، دو کان کی بالیاں، چار انگوٹھیاں (کُل وزن 50 گرام)۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ضیاء الحق | الامۃ: راحیلہ بیگم | گواہ: حامد عالم

مسل نمبر 8059: مَیں پی۔این۔عائشہ۔بی زوجہ مکرم محمد رفیق۔کے۔ایم صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 51 سال تاریخ بیعت 1996، ساکن کالیکٹ ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28/مئی 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک مکان 5 سینٹ زمین پر مشتمل بمقام کالیکٹ (قیمت 30 لاکھ روپئے)، حق مہر وصول شد۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/8,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عارف محمد | الامۃ: پی۔این۔عائشہ بی | گواہ: محمد انور احمد

مسل نمبر 8060: مَیں محمد عبد الصمد ولد مکرم کے۔اے۔محمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 62 سال تاریخ بیعت 1978، ساکن کاراپورم ڈاکخانہ کالیکٹ ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29/مئی 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ مکان مع زمین 6.78 سینٹ بمقام کالیکٹ (اہلیہ کے ساتھ مشترکہ)، مکان مع زمین 10 سینٹ بمقام الپی (قیمت 42 لاکھ روپئے)۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/25,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد انور احمد | العبد: محمد عبد الصمد | گواہ: ٹی۔احمد سعید

وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION
SINCE 1985
OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 28258310, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

مسل نمبر 8061: مَیں حمیدہ بیگم زوجہ مکرم شیخ سرور الدین صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 41 سال پیدائشی احمدی، ساکن اُتر درگاپور ڈاکخانہ جے نگر، منزل پور ضلع 24 پرگنہ ساؤتھ صوبہ بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27/ستمبر 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 20 گرام، 22 کیریٹ، حق مہر: -/31,000 روپئے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ سرور الدین | الامۃ: حمیدہ بیگم | گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 8062: مَیں ڈاکٹر شمنہ۔ٹی۔پی زوجہ مکرم وسیم احمد۔ٹی۔وی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 26 سال پیدائشی احمدی، ساکن کالیکٹ ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28/مئی 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 296 گرام، حق مہر: 40 گرام (سونا) 22 کیریٹ بشمول حق مہر 5 یون، زیور نقرئی: ایک انگوٹھی 4 گرام۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/54,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: وسیم احمد۔ٹی۔وی | الامۃ: شمنہ۔ٹی۔پی | گواہ: محمد انور احمد

مسل نمبر 8063: مَیں فرحان احمد سلیجہ ولد مکرم محمد قمر عالم سلیجہ صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 30 سال پیدائشی احمدی، ساکن 538/101 تروینی نگر نیر النگر ضلع لکھنؤ صوبہ یو۔پی، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 31/جولائی 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/10,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ٹی۔عبد الناصر | العبد: فرحان احمد سلیجہ | گواہ: محمد خالد ملکانہ

مسل نمبر 8064: مَیں نصیرہ بیگم زوجہ مکرم شبیر الدین خان، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 58 سال پیدائشی احمدی، ساکن جماعت احمدیہ کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اُڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 7/ستمبر 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر: -/18,525 روپئے، زیور طلائی: گلے کی چین 30 گرام، کان کا پھول 5 گرام، کان کا پھول 2 گرام، چوکڑی 5 گرام، دو انگوٹھیاں 5 گرام، نتھنی 2 گرام، 2 کنگن 5 گرام (کل وزن 54 گرام، 22 کیریٹ)۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ڈاکٹر منظور حسین | الامۃ: نصیرہ بیگم | گواہ: حبیب الرحمن

مسل نمبر 8065: مَیں Haleel Rahman ولد مکرم ایوب خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 25 سال پیدائشی احمدی، ساکن رضوانہ منزل، کیتھا کوزی، ویزہا گام، پی۔پی۔ایم جنکشن ڈاکخانہ کلیا کویلا ضلع کنیا کماری صوبہ تامل ناڈو، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21/جنوری 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/6000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبد الرحیم | العبد: Haleel Reahman A | گواہ: ٹی۔ریاض احمد

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت

وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ○ لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ○ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ○

اور اگر وہ بعض باتیں جھوٹے طور پر ہماری طرف منسوب کر دیتا تو ہم اسے ضرور داہنے ہاتھ سے پکڑ لیتے۔ پھر ہم یقیناً اس کی رگ جان کاٹ ڈالتے۔ (سورۃ الحاقۃ 45 تا 47)

حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام بانی مسلم جماعت احمدیہ نے اسلام کی صداقت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے رُوحانی تعلق پر متعدد مرتبہ خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بتایا ہے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں۔ ایسے اکثر و بیشتر ارشادات کو یکجا کر کے ایک کتاب

"خدا کی قسم"

کے نام سے شائع کی گئی ہے۔ کتاب حاصل کرنے کے خواہش مند حضرات بذریعہ پوسٹ کارڈ/ای میل **مفت** کتاب حاصل کریں۔

E-Mail : ansarkkq@gmail.com
Ph : 01872-220186, Fax : 01872-224186
Postal-Address:Aiwan-e-Ansar,Mohalla Ahmadiyya,Qadian-143516,Punjab
For On-line Visit :https//:www.alislam.org/urdu/pdf/khuda-ki-qasam.pdf

تحریک جدید کے 83ویں سال کے آغاز کا بابرکت اعلان

اور

مخلصین جماعت احمدیہ بھارت کی خدمت میں ضروری گزارش

سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 11 نومبر 2016 کو اپنے بصیرت افروز خطبہ جمعہ میں تحریک جدید کے 83ویں سال کے آغاز کا بابرکت اعلان فرمادیا ہے۔ الحمدللہ۔ حضور انور نے فرمایا:

’’حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک موقع پر مالی قربانیوں پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ: دنیا میں انسان مال سے بہت زیادہ محبت کرتا ہے اسی واسطے علم تعبیر الرؤیا میں لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص دیکھے کہ اس نے جگر نکال کر کسی کو دیا ہے تو اس سے مراد مال ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حقیقی اتقا اور ایمان کے حصول کے لئے فرمایا لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ۔ حقیقی نیکی کو ہرگز نہ پاؤ گے جب تک کہ تم عزیز ترین چیز خرچ نہ کرو گے کیونکہ مخلوق الٰہی کے ساتھ ہمدردی اور سلوک کا ایک بڑا حصہ مال خرچ کرنا ہے جس کے بدُوں ایمان کامل اور راسخ نہیں ہوتا.......... پس مال کا اللہ کی راہ میں خرچ کرنا بھی انسان کی سعادت اور تقویٰ شعاری کا معیار اور محک ہے۔‘‘

حضور نے مزید فرمایا:

’’آجکل کی دنیا سمجھتی ہے کہ مال کو جمع کرنا اور اسے صرف اپنے آرام و آسائش کے لئے خرچ کرنا ہی ان کے لئے خوشی اور سکون کا باعث بن سکتا ہے۔ لیکن ایک مومن سمجھتا ہے، جس کو دین کا حقیقی ادراک اور شعور ہو کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے دنیا کی نعمتیں اور سہولتیں انسان کے لئے پیدا فرمائی ہیں، لیکن زندگی کا اصل مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا ہے، تقویٰ پر چلنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنا ہے اور اس کی مخلوق کا حق ادا کرنا ہے۔‘‘

خطبہ جمعہ کے اختتام پر حضور انور نے فرمایا:

’’1934ء میں احرار جماعت کو ختم کرنے کی باتیں کرتے تھے۔ قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجانے کی باتیں کرتے تھے۔ اُس وقت حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے تحریک جدید کا اعلان کر کے دنیا میں مشنری بھیجنے کا منصوبہ بنایا۔ تبلیغ کا ایک جامع منصوبہ بنایا گیا اور آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے ہر ملک میں جماعت احمدیہ کو جانا جاتا ہے اور 209 ممالک میں جماعت احمدیہ قائم ہو چکی ہے.......... آج دنیا کے اس مغربی کونے سے ساری دنیا میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیغام کو آپ کا ایک غلام اور ادنیٰ خادم پہنچا رہا ہے۔‘‘

سیدنا حضور انور کے اس بصیرت افروز خطبہ جمعہ کی روشنی میں مخلصین جماعت احمدیہ بھارت سے گزارش کی جاتی ہے کہ وہ مالی قربانی کی ضرورت اور اہمیت کو محسوس کرتے ہوئے چندہ تحریک جدید میں پہلے سے بڑھ کر حصہ لیں اور اولین فرصت میں اپنے سیکرٹری تحریک جدید سے رابطہ کر کے معیاری وعدے پیش کرنے کے ساتھ جس قدر ممکن ہو سکے ادائیگی کی بھی کوشش کریں اور اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کے بے کراں فضلوں، رحمتوں اور برکتوں سے مستفیض ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(وکیل المال تحریک جدید قادیان)

اعلان دعا

۞ جناب پرتھوی راج صاحب آف گورداسپور اپنے کاروبار میں برکت و ترقی، افراد خاندان کی صحت و سلامتی، درازی عمر اور چھوٹی بیٹی کی ازدواجی زندگی کے کامیاب و بابرکت ہونے کیلئے قارئین بدر کی خدمت میں عاجزانہ دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ اعانت بدر مبلغ -/4,000 روپئے۔ (محسن خان، ننگل باغبانہ، قادیان)

۞ مکرم تنویر احمد صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد کے بیٹے عزیزم دانش احمد کو چند دن قبل ایک روڈ ایکسیڈنٹ کے نتیجہ میں سر میں شدید چوٹ آئی تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضور انور کی دعاؤں کے طفیل کافی دن زیر علاج رہنے کے بعد روبہ صحت تھے کہ اچانک FITS کا مرض لاحق ہو گیا ہے۔ عزیزم کو علاج کیلئے آئی.سی.یو. میں رکھا گیا ہے۔ عزیز کی مکمل شفایابی کیلئے قارئین بدر کی خدمت میں دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

(محمد جاوید احمد، انسپکٹر اخبار بدر، حیدر آباد)

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

’الیس اللہ بکافٍ عبدہ‘ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں

اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

افسوس! مکرمہ بشیر بیگم صاحبہ

اہلیہ مکرم منظور احمد چیمہ صاحب درویش مرحوم وفات پاگئیں

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ

افسوس! ہماری والدہ مکرمہ بشیر بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم منظور احمد چیمہ صاحب درویش مرحوم بعمر 93 سال مورخہ 7 نومبر 2016ء بروز سوموار صبح تقریباً 5 بجے احمدیہ نور ہسپتال میں معمولی علالت کے بعد وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

آپ سن 1923 میں چک نمبر 312 ج ب کھتووالی ضلع فیصل آباد میں پیدا ہوئیں۔ آپ کی شادی سن 1944 میں مکرم منظور احمد چیمہ صاحب درویش مرحوم کے ساتھ ہوئی جو آپ کے رشتہ میں پھوپی زاد بھی تھے۔ مکرم منظور احمد چیمہ صاحب درویش مرحوم نومبر 1947 میں قادیان حفاظت مرکز کیلئے آگئے اور والدہ صاحبہ 1952 میں قادیان آکر آپ کے ساتھ عہد درویشی میں شامل ہوئیں۔

آپ قادیان سے بے انتہا محبت کرتی تھیں۔ دروازہ پر آنے والے کسی فقیر کو خالی ہاتھ نہ جانے دیتی تھیں اور حضرت مصلح موعودؓ کا یہ مصرعہ پڑھتیں:

’’بادشاہوں سے بھی افضل ہے گدائے قادیان‘‘

ہمارے والد صاحب 1980 میں پاکستان میں ایک ایکسیڈنٹ میں وفات پاگئے تھے۔ والدہ صاحبہ نے آپ کے بعد 36 سال کا لمبا عرصہ نہایت صبر کے ساتھ گزارا۔ انتہائی پاکباز، تقویٰ شعار، نمازی، تہجد گزار، ہمدرد، غیور، صاف گو خاتون تھیں۔ ہر وقت باوضو رہنے کی کوشش کرتی تھیں۔ باوجود بیماری کے نماز کی فکر کرتی تھیں اور دعائیں کرتی رہتی تھیں۔ کم نظر آنے کے باوجود قرآن کریم روانی سے پڑھ لیتی تھیں اور کہتی تھیں کہ خود بخود آیتیں یاد آتی جاتی ہیں۔

آپ نے اپنے پیچھے 5 بیٹے اور 3 بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ کے خاندان میں کثیر تعداد میں آپ کے پوتے پوتیاں، نواسے نواسیاں دُنیا کے کئی ممالک میں پھیلے ہوئے ہیں۔ آپ کے بہن بھائیوں میں ایک بھائی حیات ہیں۔ مورخہ 8 نومبر بروز منگل بعد نماز عصر بہشتی مقبرہ کے قطعہ نمبر 13 میں آپ کی تدفین عمل میں آئی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 25 نومبر 2016 میں محترمہ والدہ صاحبہ کے اوصاف کریمہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

’’دوسرا جنازہ ہے مکرمہ بشیر بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری منظور احمد صاحب چیمہ درویش قادیان کا جو 7 نومبر 2016ء کو 93 سال کی عمر میں مختصر علالت کے بعد وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ 1923ء میں پاکستان میں پیدا ہوئیں پاکستان تو نہیں تھا اس وقت علاقہ پاکستان کا تھا۔ ہندوستان میں پیدا ہوئیں۔ 1944ء میں محترم چوہدری منظور احمد صاحب چیمہ کے ساتھ شادی ہوئی۔ چیمہ صاحب نے نومبر 1947ء میں حفاظت مرکز کے لئے قادیان جب آنے کے لئے وقف کیا تو یہ بھی 1952ء میں قادیان آکر اپنے خاوند کے ساتھ عہد درویشی میں شامل ہوگئیں۔ قادیان سے بہت محبت تھی اور خاوند کی وفات کے بعد آپ نے 36 سال کا لمبا عرصہ نہایت صبر و شکر کے ساتھ گزارا۔ اللہ کے فضل سے نہایت تقویٰ شعار اور مخلوق خدا کی ہمدرد بہت نیک خاتون تھیں۔ گھر پہ آئے ہوئے کسی سوالی کو کبھی خالی ہاتھ نہیں جانے دیتی تھیں۔ وفات سے ایک سال قبل تک ہر سال رمضان کے پورے روزے رکھا کرتی تھیں اور قرآن شریف کا دور مکمل کرتی تھیں ایک سے زیادہ مرتبہ۔ اپنی اولاد کو بھی نماز باجماعت اور قرآن کریم کی تلاوت اور خلافت اور نظام جماعت کی مکمل اطاعت اور فرمانبرداری کی تلقین کرتی رہیں۔ انتہائی دعاگو، عبادت گزار، صابر، شاکر، توکل علی اللہ کا کامل نمونہ، صاف گو، اپنی اولاد کی بہترین تربیت کرنے والی، بڑی خوددار، بڑی غیور اور مشفق خاتون تھیں۔ صاحب کشف و رؤیا بھی تھیں۔ تمام اولاد کے رشتے خالص دینی مقاصد کو سامنے رکھتے ہوئے کئے انہوں نے۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور پانچ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ تین بیٹے آپ کے واقف زندگی مربی ہیں جن میں سے ایک بیٹے طاہر احمد صاحب چیمہ جامعہ احمدیہ میں استاد ہیں۔ ایک بیٹے مبارک احمد چیمہ صاحب انچارج دفتر علیا ہیں اور سیکرٹری شوریٰ بھارت بھی ہیں اس وقت۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے۔‘‘

نماز جمعہ کے بعد سیّدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آپ کی نماز جنازہ غائب بھی پڑھائی۔

اللہ تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور آپ کے پسماندگان کو آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے آمین (طاہر احمد چیمہ، اُستاد جامعہ احمدیہ قادیان)

دعائے مغفرت

خاکسار کی بھابی مکرمہ رضیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد اختر الحق صاحب مرحوم جماعت احمدیہ پنکال اُڈیشہ مورخہ یکم نومبر 2016 کو رات دس بجے بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند اور غریب پرور خاتون تھیں۔ 9 سال تک بطور صدر لجنہ پنکال اور 5 سال زونل صدر لجنہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ مرحومہ کی بلندی درجات کیلئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

اسی طرح خاکسار کی پریشانیوں کے ازالہ اور دینی و دنیاوی ترقیات کیلئے بھی دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

(محمد نعیم الحق، جماعت احمدیہ پنکال، اڈیشہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

Courtesy: Alladin Builders
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)
سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

Satnam Singh Property Dealer

کوٹھیاں، پلاٹ، زمین بیچنے اور خریدنے کیلئے رابطہ کریں
ستنام سنگھ پراپرٹی ڈیلر
کالونی ننگل باغباں، قادیان
+91-9915227821, +91-8196808703

Prop. Zuber
Cell : 9886083030
9480943021
ಜುಬೇರ್
ZUBER ENGINEERING WORKS
Body Building & All Type of Welding and Grill Works

HATTIKUNI CROSS ROAD YADGIR

MBBS IN BANGLADESH
Your Safe & Affordable Destination For Pursuing MBBS Is Bangladesh
ADMISSION IN PVT MEDICAL COLLEGES SESSION 2016
BANGLADESH MEDICAL COLLEGE
JAHRUL ISLAM MEDICAL COLLEGE
AD-DIN WOMEN'S MEDICAL COLLEGE
MONNO MEDICAL COLLEGE
ENAM MEDICAL COLLEGE
GREEN LIFE MEDICAL COLLEGE
Salient Features:
Recognised By MCI IMED & BM&DC
Lowest Packages Payable In Installments
Excellent Faculty & Hostel facility
Package Starts From 33,000 USD
(20.00 Lacs Approx.) With Hostel.
Contact With Original Certificates & Passport
NEEDS EDUCATION KASHMIR
An ISO 9001 - 2008 Certified Consultancy
Qureshi Building, Opp. Akhara Building, Next Building To KBD Book Shop, Near Budshah Bridge, Sgr.-190001
Mob.: 09596580243 | 09419001671
Email: needseducation@outlook.com
H/o:- 69/C 5th floor, Panthapath Dhaka
Saba Ads #9906928638

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ نمبر 20

دیں۔ تو بہرحال مولوی عبدالکریم صاحب حضرت مسیح موعود کے پاس گئے۔ آپ ٹہلتے ہوئے بڑی دور چلے گئے تھے اور واپس جب آئے تو گردن جھکی ہوئی تھی۔ حضرت خلیفہ اوّل ؓ فرماتے ہیں کہ مجھے شوق ہوا کہ پوچھوں کیا جواب ملا۔ چنانچہ میں نے دریافت کیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیا فرمایا۔ مولوی صاحب نے کہا کہ جب میں نے حضور سے کہا کہ آپ یہ کیا کر رہے ہیں لوگ کیا کہیں گے۔ تو آپ نے فرمایا آخر وہ کیا کہیں گے۔ یہی کہیں گے نہ کہ مرزا صاحب اپنی بیوی کے ساتھ یوں پھر رہے تھے۔ مولوی صاحب شرمندہ ہو کر واپس آ گئے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں کے ساتھ پھرنا معیوب خیال نہیں فرماتے تھے اور جس بات کی اجازت اسلام نے دی ہے اس کو عیب نہیں کہا جا سکتا۔

پس اگر کوئی شخص کسی دوسرے پر اعتراض کرتا ہے تو اس کے معنی یہ ہیں کہ اس کے نزدیک وہ شخص اسلامی تعلیم پر عمل نہیں کرتا لیکن آپ ؐ شکایت کرنے والے کے بارے میں بتاتے ہیں کہ اس نے اپنے خط میں لکھا ہے کہ فلاں چھوٹے درجہ کا ہے، فلاں کمینہ ہے اور اس کو آپ نے فلاں عہدہ دیا ہوا ہے اور بعض الزامات ایسے لگائے جس کے متعلق شریعت نے گواہ طلب کئے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ دیکھو شکایت کرنے والے کی حیثیت کیا ہوئی۔ پہلے تو اس نے اپنا نام ظاہر نہیں کیا پھر جو ثبوت ضروری ہیں وہ پیش نہیں کئے۔ شریعت کے قواعد سے نہ تو میں آزاد ہوں نہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام آزاد ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خود شریعت کے قواعد پر چلنے کے لئے مجبور تھے پس اس شخص نے بعض ایسے اعتراضات کئے ہیں جن پر شریعت حد لگاتی ہے اور شریعت نے ان کے لئے گواہی کا جو طریق مقرر کیا ہے اس طریق پر چلنا ضروری ہے لیکن وہ کہتا ہے کہ فلاں نے قرآن کریم کا فلاں حکم توڑا ہے اسے سزا دو لیکن مجھے کچھ نہ کہو۔

اعتراض کرنے والے غلط یا صحیح اعتراض کرتے ہیں لیکن اعتراض کا طریقہ مجرمانہ ہوتا ہے اور اس طرح اس کو سزا دلاتے دلاتے خود سزا کے مستحق ہو جاتے ہیں اور پھر شور مچاتے ہیں کہ مجرم کو کوئی پکڑتا نہیں جو توجہ دلاتا ہے اسے سزا دے دیتے ہیں حالانکہ سزا دینے والے کیا کریں وہ بھی تو شریعت کے غلام ہیں۔ اگر قرآن کریم کی حکومت کو قائم کرنا چاہتے ہو تو اپنے پر بھی خدا تعالیٰ کی حکومت کو قائم کرو۔ اگر تم یہ چاہتے ہو کہ دوسروں پر تو خدا تعالیٰ کی حکومت قائم ہو اور تم پر خدا تعالیٰ کی حکومت قائم نہ ہو تو یہ درست بات نہیں ہے۔ تو میں شکایت کرنے والوں سے کہتا کہوں کہ ’’ایاز قدرِ خود بشناس‘‘ کہ ایاز تم اپنی قدر اور اپنی حیثیت کو پہلے یاد رکھو اور پہچانو۔ نام چھپانے والے اپنا نام چھپا کر دوسروں پر الزام لگاتے ہیں کہ ان کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ الزام لگانے والے خود اصل میں بے حیثیت لوگ ہوتے ہیں۔ ہم نے تو اللہ تعالیٰ کے حکم پر چلنا ہے اور اللہ تعالیٰ ہی ہے جو ہمارا رب بھی ہے اور ہر ایک کا رب ہے وہ رزق بھی دیتا ہے اور پالتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ سے ہم سب کچھ لے رہے ہیں تو پھر بات اللہ تعالیٰ کی مانی جائے گی نہ کہ ان الزام لگانے والوں کی۔ جیسا کہ میں نے کہا یہ لوگ شکایتیں کرنے والے چاہتے ہیں کہ دوسروں کو شریعت کے مطابق سزا دی جائے اور خود اپنے آپ کو شریعت کے حکموں سے باہر نکال دیتے ہیں بری کر دیتے ہیں۔ خود ہی منصف بن جاتے ہیں اپنے۔ تو ایسے لوگوں کو جب بات سامنے آئے گی کھلے گی تو پھر ان کو بھی شریعت کے مطابق ہی سزا ملے گی۔

بعض باتیں ایسی ہیں جہاں گواہوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر گواہ پیش نہیں ہوئے تو پھر اس بات کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی اور بہرحال اسے شریعت کے مطابق قرآن کے مطابق پھر اس کا فیصلہ ہوگا۔ بعض دفعہ یہ کہا جاتا ہے کہ اس نے جھوٹی قسم کھا لی اور اپنے آپ کو بچا لیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب ایک دفعہ ایسا معاملہ آیا دو جھگڑنے والے آئے تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ایک فریق قسم کھائے گا۔ دوسرے نے کہا یہ تو جھوٹا شخص ہے یہ تو سو قسمیں بھی کھا لے گا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تو خدا تعالیٰ کے حکم کے مطابق فیصلہ کرنا ہے اگر یہ جھوٹی قسمیں کھاتا ہے تو اس کا معاملہ پھر خدا تعالیٰ کے ساتھ ہے وہ خود ہی اسے سزا دے دے گا۔

پس یہ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ کسی کی شکایت پر فیصلہ صرف اس کے بتائے ہوئے اصول کے مطابق نہیں ہوگا۔ شکایت پر فیصلہ خدا تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق ہوگا جہاں دو گواہوں کی ضرورت ہے وہاں دو گواہ پیش کرنے ہوں گے جہاں چار گواہوں کی ضرورت ہے وہاں چار گواہ پیش کرنے ہوں گے اور اس کے مطابق ہی پھر تحقیق بھی ہوگی اور فیصلہ بھی ہوگا۔ ہماری کامیابی اسی میں ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کے حکم کے مطابق اپنے معاملات اور فیصلے کرنے والے بنیں اور اپنی ذاتی اَناؤں اور توجیحات کو بنیاد بنا کر انتظامیہ کو مجبور کرنے والے یا خلیفہ وقت کو مجبور کرنے والے نہ ہوں کہ اس کے مطابق فیصلے کئے جائیں۔ اللہ تعالیٰ شکایت کرنے والوں کو بھی عقل دے کہ وہ اگر صحیح سمجھتے ہیں تو پھر کھل کر تمام ثبوتوں کے ساتھ شکایت کریں جس میں ان کا نام پتہ بھی ہو اور پھر تحقیقات میں وہ بھی شامل ہوں گے۔ اسی طرح لوگ جب دیکھتے ہیں کہ حقیقت میں جماعتی نظام میں کوئی رخنہ پڑ رہا ہے تو پھر جرأت سے سامنے آنا چاہئے اور شکایت کرنی چاہئے اور ہر چیز کا پھر مقابلہ کرنا چاہئے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نظام جماعت جو ہے اس کو بھی توفیق دے اور عقل دے کہ خلیفہ وقت کی طرف سے جو مقرر کئے گئے ہیں فیصلہ کرنے پے وہ بھی جب فیصلہ کر رہے ہوں تو انصاف کے ہر پہلو کو مدّنظر رکھتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلتے ہوئے اور سنت کے مطابق فیصلے کرنے والے بنیں۔

خطبہ کے آخر پر حضور انور نے فرمایا: نمازوں کے بعد میں جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا۔ پہلا جنازہ ایک شہید کا ہے مکرم شیخ ساجد محمود صاحب ابن مکرم شیخ مجید احمد صاحب۔ 55 سال جن کی عمر تھی۔ حلقہ گلزار ہجری ضلع کراچی میں رہتے تھے مخالفین نے 27 نومبر 2016ء کو نماز مغرب کے وقت گھر کے باہر۔ فائرنگ کر کے شہید کر دیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

اگلا جنازہ مکرم شیخ عبدالقدیر صاحب ابن شیخ عبدالکریم صاحب کا ہے، جو درویش قادیان تھے 26 نومبر 2016ء کو حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے 92 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

تیسرا جنازہ تنویر احمد لون صاحب ناصر آباد کشمیر کا ہے، یہ پولیس میں تھے 25 نومبر کو دوران ڈیوٹی ضلعی صدر مقام کولگام میں نامعلوم بندوق برداروں کی فائرنگ سے وفات پا گئے۔ یہ بھی شہید کا ہی درجہ رکھتے ہیں اناللہ وانا الیہ راجعون۔

حضور انور نے ہر سہ مرحومین کے کوائف اور اوصاف حمیدہ کا تذکرہ فرمایا۔

......☆......☆......☆......

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91-82830-58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57
ہفت روزہ بدر قادیان
The Weekly BADAR Qadian
Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516
Postal Reg. No. GDP/001/2016-18 Vol. 65 Thursday 8 Dec 2016 Issue No. 49

MANAGER : NAWAB AHMAD
Tel. : (0091) 1872-224757
Mobile : +91-94170-20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com
ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs. 550/-
By Air : 50 Pounds or 80 U.S. $
60 Euro or 80 Canadian Dollar

تمام شکایت کرنے والوں پر واضح ہونا چاہئے، جو نام نہیں لکھتے، کہ ان کا یہ فعل، کہ اپنی شناخت کے بغیر شکایت کریں، قرآنی حکم کے خلاف ہے

کسی کی شکایت پر فیصلہ خدا تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق ہوگا

خلیفہ وقت کی طرف سے جو مقرر کئے گئے ہیں فیصلہ کرنے پر، اللہ تعالیٰ انہیں توفیق دے کہ وہ انصاف کے ہر پہلو کو مدّنظر رکھتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلتے ہوئے اور سنت کے مطابق فیصلے کرنے والے بنیں

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 2؍دسمبر 2016 بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بعض لوگ بعض عہدیداروں کے خلاف یا بعض ایسے لوگوں کے خلاف بھی جو عہدیدار نہیں شکایت کرتے ہیں کہ یہ ایسے ہیں اور یہ ویسے ہیں۔ اس نے فلاں جرم کیا اور اس نے فلاں خلافِ شریعت حرکت کی۔ پس فوری طور پر ان کے خلاف کارروائی ہونی چاہئے کیونکہ یہ لوگ جماعت کو بدنام کر رہے ہیں لیکن اکثر ایسے لکھنے والے اپنی شکایتوں میں اپنے نام نہیں لکھتے یا فرضی نام اور فرضی پتا لکھتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی شکایتوں پر ظاہر ہے کوئی کارروائی نہیں ہوتی اور نہ ہوسکتی ہے اور جب کچھ عرصہ گذر جائے تو پھر شکایت آتی ہے کہ میں نے لکھا تھا ابھی تک کوئی کارروائی نہیں ہوئی اگر کارروائی نہ ہوئی تو بڑا ظلم ہو جائے گا۔ یہ بے نام شکایت کرنے کی بیماری جو ہے یہ پاکستان اور ہندوستان کے لوگوں میں زیادہ ہے۔ فرمایا: یہ کوئی نئی چیز نہیں ہے ہر دَور میں ایسے لوگ پائے جاتے رہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں بھی خلافت ثالثہ میں بھی خلافت رابعہ میں بھی یہ شکایت کرنے والے موجود تھے جو بے نامی شکایتیں کیا کرتے تھے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک ایسی شکایت پر ایک دفعہ ایک خطبہ دیا تھا کیونکہ یہ ایسے لوگوں کا منہ بند کروانے کے لئے بڑا جامع اور واضح خطبہ ہے اس لئے اس خطبہ سے میں نے استفادہ کرتے ہوئے آج کچھ کہنے کا سوچا ہے۔

جو شکایت کرنے والے اپنا نام نہیں لکھتے یا فرضی نام لکھتے ہیں پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ منافقت ہوتی ہے یا وہ جھوٹے ہوتے ہیں۔ اگر ان میں جرأت اور سچائی ہو تو کسی بھی چیز کی پرواہ کرنے والے نہ ہوں۔ عہد تو یہ کرتے ہیں کہ ہم جان مال وقت اور عزت کو قربان کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہیں گے اور یہاں جب معاملہ ان کے خیال میں جماعت کے عزت اور وقار کا آتا ہے تو اپنا نام چھپانے لگ جاتے ہیں تا کہ کہیں ان کے وقار اور ان کی عزت کو نقصان نہ پہنچ جائے۔ پس جس نے ابتداء میں ہی کمزوری دکھا دی اس کی باقی باتیں بھی غلط ہونے کا بڑا واضح امکان ہے۔

قرآن کریم میں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہارے پاس اگر کوئی خبر پہنچے تو تحقیق کرلیا کرو۔ اور یہ بات ہر عقلمند جانتا ہے کہ پہنچانے والے کی بات سن کر فوراً اس بات کے متعلق تحقیق نہیں شروع ہوسکتی نہ ہوتی ہے۔ بلکہ یہ دیکھا جاتا ہے کہ یہ بات پہنچانے والا خود کیسا ہے؟ اسی سے تحقیق کی ابتداء ہوتی ہے۔ بات پہنچانے والے کے بارے میں پہلے تحقیق ہوگی کہ کیا وہ ہر قسم کی برائیوں سے پاک ہے۔ خود تو وہ کسی برائی میں ملوث نہیں؟ ایمان میں کمزور تو نہیں ہے؟ یہ نہ ہو کہ خود تو ایمان میں کمزور ہو اور دوسروں پر الزام لگا رہا ہو کہ یہ ایسا ہے ویسا ہے۔ پس تحقیق کرنے سے پہلے یہ دیکھنا پڑتا ہے کہ شکایت کرنے والا کیسا ہے وہ مؤمن ہے یا فاسق ہے؟ جب شکایت کرنے والے کا علم ہی نہیں تو یہ بھی پتا نہیں چل سکتا کہ وہ کس زمرے میں آتا ہے۔ ہاں یہ ممکن ہے کہ اگر کوئی لکھنے والا ایسی بات لکھتا ہے جو جماعت کے مفادات کو نقصان پہنچانے والی ہے تو پھر اپنے طور پر تحقیق کرلی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ اِنۡ جَآءَکُمۡ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَیَّنُوۡۤا۔

اگر تمہارے پاس کوئی فاسق شکایت لے کر آتا ہے تو اس کی تحقیق کرو، پھر اس کے بعد کوئی کارروائی کرو لیکن شکایت کرنے والے ایک تو اپنا نام نہ لکھ کر خود مجرم بنتے ہیں پھر یہ بھی کہتے ہیں کہ ان کی بات اُسی طرح قبول بھی کی جائے جس طرح انہوں نے لکھی ہے اور جس کے خلاف شکایت ہے فوراً اس کے لئے سزا کا حکم نافذ کر دیا جائے۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ فاسق کے معنی صرف بدکار کے ہی نہیں ہیں اس میں کوئی شبہ نہیں کہ عربی میں بدکار کو بھی فاسق کہتے ہیں لیکن لغت کے لحاظ سے فاسق اسے بھی کہتے ہیں جو تیز طبیعت کا ہو بات بات پر لڑ پڑتا ہو۔ فسق کے معنی ادنیٰ اطاعت کے بھی ہیں۔ اطاعت سے باہر نکلنے والا بھی فاسق ہے۔ فاسق کے معنی تعاون نہ کرنے والے کے بھی ہیں۔ فاسق کے معنی اس شخص کے بھی ہیں جو لوگوں کے چھوٹے چھوٹے قصوروں کو لے کر بڑھا چڑھا کر پیش کرتا ہے اور پھر یہ بھی کہتا ہے کہ اس کو انتہائی سزا ملنی چاہئے۔ کوئی معافی کا امکان نہیں ہے۔ تیز مزاج کو بھی فاسق کہتے ہیں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک احمدی دوست کے بارے میں بیان فرماتے ہیں، پرانے مخلص احمدی تھے۔ جہاں تک ان کے اخلاص کا تعلق ہے اس میں کوئی شبہ نہیں لیکن ان کو چھوٹی سی بات پر انتہائی فتویٰ لگانے کی عادت تھی۔ آپ کہتے ہیں کہ ان کی طبیعت میں یہ مرض تھا کہ چھوٹی چھوٹی باتوں کو لے کر کفر سے ورے نہیں ٹھہرتے تھے کوئی بات پکڑی اور کفر کا فتویٰ لگا دیا۔ بہرحال حضرت مصلح موعود نے ایسے جلد بازوں کی چاہے وہ مخلص بھی ہوں یہ مثال دی ہے۔ جو نام بھی چھپاتا ہو اور خود ایمان میں بھی کمزور ہو اور دوسروں پر فتوے بھی لگاتا ہے وہ تو ان تمام معنی کے لحاظ سے جو فاسق کے بیان کئے گئے ہیں فاسق ہی ٹھہرتا ہے۔

پس ان تمام شکایت کرنے والوں پر واضح ہونا چاہئے، جو نام نہیں لکھتے، کہ ان کا یہ فعل، کہ اپنی شناخت کے بغیر شکایت کریں، قرآنی حکم کے خلاف ہے۔ کیونکہ قرآن کریم کہتا ہے کہ پہلے شکایت کرنے والے کے بارے میں تحقیق کرو۔ اگر صرف شکایت کرنے والے کی بات پر ہی بغیر تحقیق کے عمل ہونے لگ جائے جس کا وہ مطالبہ کرتا ہے تو جماعت بجائے ترقی کے انحطاط کی طرف جانا شروع ہو جائے گی۔ خلیفہ وقت کی بھی اور نظام جماعت کی بھی اپنی کوئی تحقیق نہیں ہوگی جو کوئی کہے گا اس کے مطابق عمل ہونا شروع ہو جائے گا اور یہ چیز پھر ترقی کی طرف نہیں لے جاسکتی۔ ہر کوئی اٹھے گا اور یہی کہے گا کہ میری خواہشات کے مطابق فیصلے کئے جائیں۔ حضرت مصلح موعود بیان کرتے ہیں کہ اگر ہم جانتے بھی ہوں کہ شکایت کرنے والا شخص بڑا محتاط ہے راستباز بھی ہے مخلص بھی ہے، اگر وہ کسی کی شکایت کرتا ہے تو تب بھی سب کچھ جاننے کے باوجود بھی لازماً اس کی تحقیق کرنی پڑے گی اور تحقیق ہوگی۔ آپ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ نماز پڑھا رہے تھے نماز کے دوران کوئی غلطی ہوگئی تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مقتدیوں میں شامل تھے انہوں نے لقمہ دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پسند نہیں فرمایا۔ آپ نے انہیں کہا کہ تمہیں کس نے کہہ دیا کہ لقمہ دو۔ آپ فرماتے ہیں کہ اس ناپسندیدگی کا ایک یہ بھی مطلب ہوسکتا ہے کہ تمہارے ذمہ اور بڑے کام ہیں ان چھوٹے چھوٹے کاموں کو اَوروں کے لئے رہنے دو اور یہ بھی مطلب ہوسکتا ہے کہ یہ کام ان قاریوں کا ہے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن کریم سیکھتے تھے تم یہ کام ان کے لئے رہنے دو۔ حضرت مصلح موعود اپنے پاس اس بے نام شکایت کرنے والے کے بارے میں فرماتے ہیں کہ ہوسکتا ہے شکایت کرنے والا کوئی بڑا آدمی ہو تو میں اسے کہوں کہ تم ان باتوں کو کسی اور کے لئے رہنے دو اور اپنے اصل کام کی طرف متوجہ رہو۔ پس لکھنے والے نے اپنا نام ظاہر نہیں کیا اس لئے اس کے درجے اور حیثیت کا علم نہیں ہوسکتا اس کو سمجھایا نہیں جاسکتا۔ دوسری بات یہ کہ ایک طرف تو وہ لوگوں کی شکایت کر رہا ہے کہ وہ قرآن کریم اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کے خلاف کام کرتے ہیں اور دوسری طرف خود اس کے خلاف جاتا ہے کہ اس نے شکایت کی اور شکایت اور اس کے ثبوت کی جو شرائط رکھی ہیں وہ خود ان کو توڑ رہا ہے اور اکثر لوگ یہی کرتے ہیں۔ مجھے بھی جب لکھتے ہیں تو ان شرائط کو ہی توڑ رہے ہوتے ہیں۔ اصل چیز تو قرآن کریم کے احکامات پر اور سنت پر عمل کرنا ہی ہے اور قرآن کریم تو یہ کہتا ہے کہ کھل کے جب بات کی جائے تو اس کے ثبوت بھی مہیا کئے جائیں تحقیق بھی کی جائے جب نام ہی ظاہر نہیں ہو رہا تو تحقیق کس طرح ہوگی اور یہ قرآن کریم کے حکم کے صریح خلاف ہے۔ پس شکایت کرنے والا خود قرآن کریم کے حکم کو توڑتا ہے۔ قرآن کریم کی تعلیم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم پر عمل کرنا یہی نیکی ہے یہ بات ہمیشہ یاد رکھنی چاہئے۔ ذوقی نقطہ نظر سے یا معاشرے کے زیر اثر کوئی بات بری لگے لیکن اگر قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق وہ صحیح ہے تو وہ صحیح ہے اور اس میں کوئی عیب نہیں۔ اس بات کی وضاحت میں حضرت مصلح موعودؓ ایک واقعہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت ام المؤمنین کو ساتھ لے کر سٹیشن پر پھر رہے تھے۔ ان دنوں پردے کا مفہوم بہت سخت لیا جاتا تھا بڑا سخت پردہ ہوتا تھا اس زمانے میں۔ سٹیشن پر ڈولیوں میں عورتیں آتی تھیں دائیں بائیں اس کی چادریں گری ہوتی تھیں اور جب ڈبے میں بیٹھ جاتی تھیں تو پھر کھڑکیاں بند کر دی جاتی تھیں تا کہ کسی کی عورت پے نظر نہ پڑے۔ آپ فرماتے ہیں یہ پردہ تکلیف دینے والا تھا اور اسلام کی تعلیم کے خلاف تھا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اسلام کی تعلیم پر عمل کرتے تھے۔ حضرت ام المؤمنین برقع پہن لیتی تھیں اور سیر کے لئے باہر چلی جاتی تھیں۔ اس دن بھی حضرت ام المؤمنین نے برقع پہنا ہوا تھا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آپ کے ساتھ پلیٹ فارم پر ٹہل رہے تھے۔ مولوی عبدالکریم صاحب اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول بھی ساتھ تھے۔ مولوی عبدالکریم صاحب کی طبیعت میں تیزی تھی۔ ان کو خیال ہوا کہ یہ غلط ہو رہا ہے۔ خود تو کہنے کی جرأت نہیں تھی حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے پاس گئے اور کہا کہ مولوی صاحب یہ کیا غضب ہو گیا کل اخباروں میں شور پڑ جائے گا کہ مرزا صاحب پلیٹ فارم پر اپنی بیوی کو ساتھ لے کر پھر رہے تھے آپ جا کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سمجھائیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے کہا اس میں کیا برائی ہے مجھے تو کوئی برائی نظر نہیں آرہی۔ اگر آپ کو برائی لگ رہی ہے تو خود ہی جا کر کہہ

باقی صفحہ نمبر 19 پر ملاحظہ فرمائیں

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of the Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad